کثیر جوابی سوالات

(1) کپڑوں کی پیداوار کو درجوں میں تقسیم کیا۔

(1) پانچ (2) چھ (3) چار (4) سات

(2) کونسی ریاست میں سال 1988 کے دوداں بہت زیادہ دستی پارچہ بانی کے یونٹس تھے۔

(1) مہاراشٹرا (2) ٹاملناڈو (3) کرناٹک (4) مہاراشٹرا

(3) کس ملک کے ہنری فورڈ نے بہتر صنعتی پیداوار کے لئے اسمبلی لائن طریقہ شروع کیا۔

(1) برطانیہ (2) امریکہ (3) ہندوستان (4) چین

(4) Harvester کا استعمال کس کی کٹائی میں کیا جاتا ہے۔

(1) گنا (2) ترکاری (3) دھان (4) درخت

(5) نہروز والوجیکل پارک واقع ہے۔

(1) بنگلورو (2) رنگاریڈی (3) حیدرآباد (4) عادل آباد

(6) دارم ونود کس ضلع کا کاروباری ہے۔

(1) کریم نگر (2) ورنگل (3) چینائی (4) حیدرآباد

(7) ہندوستان کا مواصلاتی نیٹ ورک دنیا کا کونسا بڑا نیٹ ورک ہے۔

(1) پہلا (2) دوسرا (3) چوتھا (4) تیسرا

(8) ہندوستان میں 2012ء میں فون صارفین کی تعداد تھی۔

(1) چار ملین (2) 929 ملین (3) 900 ملین (4) پانچ ملین

(9) کونسے سال پہلی مرتبہ موبائیل فون متعارف ہوئے۔

(1) 1995ء (2) 1996ء (3) 1998ء (4) 2000ء

(10) کونسے سال تک عوام کو موصول ہونے والے کالس پر پیسے ادا کرنے پڑتے تھے۔

(1) 1995ء (2) 2002ء (3) 1998ء (4) 2000ء

جوابات

10-2	9-1	8-2	7-4	6-1	5-3	4-3	3-2	2-2	1-2

حکومت اور صحت عامہ

- ساریتا کا تعلق خوشحال گھرانے سے تھا۔
- ساریتا کے والد کو سرکاری ہسپتال میں فراہم کردہ سہولیات پر بھروسہ نہیں تھا۔
- ساریتا کے والد خانگی دواخانے سے رجوع ہوئے اور کم وقت میں زیادہ پیسے 3500 روپے خرچ کئے جس کے سبب سریتا صحت یاب ہوگئی۔

- دیہاتوں میں آنگن واڑی مراکز بڑے بچوں کو ٹیکہ اندازی اور تغذیہ کی فراہمی کے مرکز کی طرح خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہاں بچوں کے وزن پر بھی نظر رکھی جاتی ہے آیا وہ اپنی عمر کی مناسبت سے بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔
- ذیلی مرکز 5000 نفوس پر مشتمل آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔ جو دیہی علاقوں میں ایک یا اس سے زیادہ دیہاتوں میں ہوتے ہیں۔ اس مرکز میں ہمہ مقصدی طبی اعداد (Multipurpose Health Assistants MPHA) (مرد وزن) ہوتے ہیں۔
- انھیں عام بیماریوں سے متعلق، بچوں کو ٹیکہ اندازی، حاملہ ماؤں کی نگہداشت، ملیریا اور دست کی روک تھام کے اقدامات کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ مراکز منڈل کی سطح پر قائم ابتدائی طبی مراکز (PHC) کی نگرانی میں کام انجام دیتے ہیں۔ ہر ابتدائی طبی مرکز 30,000 آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔ (تقریباً پانچ ذیلی مراکز کا علاقہ) پر 4 تا 5 ابتدائی طبی مرکز پر ایک (Community Health Centre) ہوتا ہے۔
- عوامی سہولیات کا تعلق عوام کی بنیادی ضروریات سے ہے۔ جو ہر سماج کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سہولتیں اس لیے مہیا کی جاتی ہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔ دستور میں ہر فرد کو جینے کا حق حاصل ہے۔
- حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ عوامی سہولیات فراہم کرے۔ طبی سہولتوں کے لیے دونوں مرکزی و ریاستی حکومتیں ذمہ دار ہیں۔
- (Priyamvada ایک خانگی دواخانہ چلاتی ہے۔ جس میں سرکاری دواخانہ کی بہ نسبت زیادہ سہولتیں دستیاب ہیں۔
- NRHM سے مراد NRHM(National Rural Health Mission
- JBAR سے مراد JBAR(Jawahar Bala Arogya Raksha

کثیر جوابی سوالات

(1) ادویات کی پیداوار میں ہندوستان کو مقام ہے۔

(1) تیسرا (2) چوتھا (3) پانچواں (4) چھٹا

(2) کونسے سال ہندوستان میں 18218 دواخانے تھے۔

(1) 1995ء (2) 1996ء (3) 1998ء (4) 2000ء

(3) کرن اور ساریتا کس شہر میں پڑھتے ہیں۔

(1) وجے واڑہ (2) حیدرآباد (3) کاکناڈا (4) مچھلی پٹنم

(4) ہر ابتدائی طبی مرکز کتنی آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔

(1) پچیس ہزا (2) تیس ہزار (3) چالیس ہزار (4) بیس ہزار

(5) صحت عامہ میں گاؤں کے رضاکار (Volunter) کو کہتے ہیں۔

(1) اوشاورکر (2) آشاورکر (3) شانتی ورکر (4) سوشیل ورکر

(6) ایمرجنسی میں کونسی خدمات پہنچ کر ابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہے اور مریض کو قریبی صحت کے مرکز کو پہنچاتی ہے۔

(1)108 (2) 104 (3)102 (4) ان میں سے کوئی نہیں

(7) کتنے سے زائد ہندوستانی ہر سال پانی سے متعلقہ بیماریوں سے مرتے ہیں۔

(1) 1200 (2) 1400 (3)1600 (4)2000

(8) آندھراپردیش میں 5 سال سے کم کمر کے کتنے فیصد بچوں کا وزن عمر کے حساب سے کم پایا گیا۔

(1) 36% (2) 40% (3)33% (4) 43%

(9) WHO کے مطابق کتنے فیصد ترقی پذیر ممالک میں اموات وبائی امراض سے متاثر ناقص غذا کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(1) 36% (2) 40% (3)33% (4) 53%

(10) جیاماں حسب ذیل کا استعمال کرتی ہے۔ان میں سے آپ کن کو عوامی بنیادی سہولتوں میں شامل کریں گے؟

(A) مدرسہ کو اسکوٹر پر جاتی ہے۔ (B) اپنے بچے کو آنگن واڑی بھیجتی ہے۔

(C) اس کے پاس TV ہے۔ E) بستی میں سڑکیں

(1)bاورd (2) aاورb (3)cاورd (4)aاورd

جوابات

10-1	9-4	8-3	7-3	6-1	5-2	4-2	3-3	2-4	1-2

موضوع III: سیاسی نظام اور طرز حکمرانی

انگریزوں اور نظاموں کے تحت زمیندار اور لگان دار

- بادشاہ کے ماتحت عہدیدار اور خودمختار سردار زمیندار کہلاتے ہیں۔
- زمینداروں یا انعام داروں کو عطاء کی گئی زمینات جاگیریں کہلاتے ہیں۔
- بادشاہ کی حکمرانی کا علاقہ سمستھان کہلاتا ہے۔
- بادشاہ کے ماتحت آزاد اور خودمختار حکمراں انعام دار کہلاتا ہے۔
- مالکانہ حقوق کے کاغذات پٹہ کہلاتا ہے۔
- ٹیکس ادا کرنے کیلئے انفرادی طور پر زمین کی تقسیم رعیت واری کہلاتا ہے۔
- گاؤں کا صدر جو برطانوی حکمرانوں کے جانب سے محصول وصول کرتا ہوں دیش مکھ کہلاتا تھا۔
- مغلیہ دور میں زمیندار اپنے ماتحت کے گاؤں کی چند زمینات کے مالک ہوتے تھے۔
- مغلیہ دور میں زمیندار کاشتکاروں سے لگان وصول کرتے اور اسے مغلیہ حکومت کے عہدیداروں کے حوالے کرتے تھے۔اس کے بدلے میں ان زمینداروں کو وصول شدہ لگان کا ایک حصہ ملتا تھا۔
- زمینداروں کو گھوڑوں اور ہتھیاروں سے لیس مختصر فوجی جتھے رکھنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا تھا۔ان کے مکانات چھوٹے قلعوں کی مانند ہوتے تھے جنہیں تلنگانہ میں ''گڑھی'' کہا جاتا تھا۔ان چھوٹے قلعے کی بناء پر انہیں اپنے ماتحت دیہاتوں پر کنٹرول کرنے میں سہولت ہوتی تھی۔
- انگریزوں کے دور میں بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔ اس نظام کو زمینداری نظام بھی کہا جاتا تھا۔

- زمیندار وصول شدہ محصول کا 90% حکومت کو پیش کرتے تھے اور 10% وصولی کے معاوضے کے طور پر خود رکھ لیتے تھے۔ وہ حکومت کو مقررہ رقم ادا کردیتے تھے جس میں مستقبل میں بھی اضافے کا کوئی امکان نہیں تھا۔
- زمیندار ہراج میں طے کردہ لگان سے زیادہ لگان کسانوں سے وصول کرلیتے تھے۔ انہوں نے محصول میں مسلسل اضافہ کیا اور ان کا مطالبہ پورا نہ کرنے والے کسانوں کو تبدیل کرنے لگے۔ اس طرح اس نظام نے تمام کسانوں کو کرایہ دار کی حیثیت دے دی۔
- کمپنی نے 1793ء میں بندوبست دوامی کے نظام کو متعارف کیا جب کہ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل تھا۔ اس بندوبست کے شرائط کے مطابق زمینداروں کو ہراج کے طریقے سے محصول طے کرنا اور اسی کے مطابق وصول کرنا تھا۔ اس طرح ان تبدیلیوں نے نسل در نسل کاشتکاری کرنے والے کسانوں کے موقف کو شدید طور پر متاثر کیا۔
- رعیت واری نظام کے وقت زمین اور پیداوار کے رقبہ کے لحاظ سے ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔ اس لئے رعیت واری نظام کے تحت زمینات کا تفصیلی سروے کروایا گیا۔
- علاقہ رائل سیما پر نومبر 1800ء میں تھامس منرو کو چیف کلکٹر مقرر کیا گیا۔ اس دور میں ان اضلاع میں نراجیت کی کیفیت تھی۔ اس علاقے میں آٹھ چھوٹے سردار موجود تھے جو Palegars کہلاتے تھے۔ انہوں نے برطانوی اقتدار کے نفاذ کے خلاف سخت مزاحمت کی اور مسلسل جنگوں اور لوٹ مار میں مصروف رہے۔
- تھامس منرو نے سب سے پہلے ان سرداروں کو مغلوب کیا اور ان کے مسلح فوجی جتھوں کو تحلیل کردیا۔ نظم وضبط کی برقراری کے بعد منرو نے زمینات کے سروے اور محصول کے بندوبست پر توجہ دی۔
- رعیت کے معنی کاشتکار کے ہیں۔ رعیت واری سے مراد معیاد کاشتکاری ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ محصول حقیقی کاشتکاروں یا زمین کے مالکین سے وصول کیا جائے گا، جو اپنے زمینات پر کام کرتے ہوں یا دوسروں سے کام کرواتے ہوں۔
- اس نظام کے تحت کاشتکاری کرنے والے کسانوں کی شناخت کی گئی۔ انکے کھیتوں کی شناخت کی گئی اور انہیں ایک سروے نمبر دیا گیا اس طرح ان زمینات کی ملکیت کے حقوق قانونی طور پر محفوظ کئے گئے۔ محصول مقرر کرنے کے لیے فی ایکڑ پیداوار، قیمتوں کی سطح، بازار کے حالات اور فصل کی نوعیت کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا اور کسانوں نے زیادہ آمدنی کی امید پر قرض لے کر کپاس اگانا شروع کیا۔
- 1865ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کا اختتام ہوا اور ہندوستانی کپاس کی مانگ کم ہوگئی جس کی وجہ سے قیمتیں بھی گر گئیں۔ کپاس جو 1864ء میں بارہ آنے فی کیلو بکتا تھا اب چھ آنے فی کلو بکنے لگا۔ اس طرح کسان شدید متاثر ہوئے اور انہیں اس قدر کمائی بھی نہیں ہوئی کہ وہ اپنے قرض اور محصول ادا کر پائے۔
- کسان زمینات پر کاشتکاری کیلئے ساہوکاروں اور زمینداروزمینداروں سے اونچی شرح پر قرض لیتے تھے اور کسان زمینداروں کی زمینوں پر کام کرنے کی وجہ سے اکثر کسان اپنی زمینوں اور کھیتوں پر مناسب توجہ نہیں دے پاتے تھے۔ انکی قابل رحم حالت کا اندازہ ہمیں 1878ء میں تحریر کردہ حکومت کی رپورٹ کے مطالعے ہوسکتا ہے
- 1861ء میں امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے برطانوی کارخانوں میں ہندوستانی کپاس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کے نتیجے میں کپاس کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا۔

- حیدر آباد کے حکمران نظام انگریزوں کے حلیف تھے اور انہی کی پالیسیوں پر عمل کرتے تھے۔ 19 ویں صدی عیسوی کے ابتدائی دور میں انہوں نے 'دیشمکھوں' کے ذریعے زیادہ سے زیادہ محصول حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں زمینات بنجر ہوگئے اور زراعت پوری طرح تباہ ہوکر رہ گئی۔
- نوآبادیاتی دور میں کسانوں کو زمینداروں کی زمینوں پر بیگار (Vetti) یعنی بغیر اجرت کے کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کردیتے تو فوجیوں کے ذریعے انہیں مجبور کیا جاتا تھا۔
- Doras قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- آزادی سے پہلے کرایہ دار کسانوں کی حالت قابل رحم اور خستہ تھی اور انھیں محصولات ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اگر وہ محصول ادا نہیں کرپاتے تب انھیں زمینات سے بے دخل بھی کیا جاتا تھا لیکن موجودہ دور میں کسانوں کی حالت میں کافی بہتری آئی ہے اور حکومت کسانوں کے لئے مخصوص اسکیمات بھی روشناس کررہی ہے۔
- دورا قلعہ نما مکانات میں رہتے تھے جنہیں گڑھی کہا جاتا تھا۔
- دورا کے ملازمین اور سپاہیوں کے جتھے ہوتے تھے۔ ان زمینداروں نے بے کار زمینات کو کرایہ دار کسانوں اور بیگار مزدوروں سے قابل کاشت بنایا۔
- اودھ کے زمیندار عالیشان مکانات میں رہتے ہیں۔
- اودھ کے زمینداروں کے پاس فوجی جتھے نہیں تھے۔
- زمیندار حکومت اور کسانوں کے درمیان درمیانی کردار ادا کرتے تھے۔
- سر آرتھر کاٹن کی ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں 1849ء میں گوداوری ندی پر دھلیش ورم کے قریب ایک آئی کٹ تعمیر کیا گیا۔ جس سے ضلع بہت جلد فروغ پانے لگا جو کہ 1833ء سے شدید قحط سالی سے متاثرہ تھا۔
- اسی طرح اور ایک آئی کٹ دریائے کرشنا پر ضلع وجے واڑہ کے قریب 1854ء میں تعمیر کیا گیا۔ جس کو ڈیلٹائی علاقے کے فروغ میں معاون ثابت ہوا۔ 1857ء کے بعد کرنول۔ کڈپہ کنالی تعمیر کیا گیا جس سے رائلسیما کے خشک علاقوں کو پانی سربراہ کیا گیا۔
- رعیت واری علاقوں میں بھی اراضی کا محصول بہت زیادہ مقرر کیا گیا تھا۔ زمینداری نظام کے برخلاف اس کی میعاد بیس سے تیس سال کے درمیان ہوتی تھی۔
- معیاد کی تکمیل پر بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر محصول کی تجدید کی جاتی تھی۔ ابتداء میں اراضی محصول بہت زیادہ تھا اور اسے جبری طور سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن بہت جلد محصول کے مقابلے میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کو فائدہ ہونے لگا اور انہوں نے یہ مفید خیال کیا کہ زمین کو کاشتکاری کے لیے کرایہ پر دے کر کرایہ داروں سے کرایہ وصول کرلیا جائے۔
- ملک کے علاقوں کی طرح آندھرا کا علاقہ بھی انیسویں اور بیسویں صدی میں شدید قحط سے متاثر ہوا۔ جن میں شدید قحط گنجام کا قحط تھا جو 66-1865 کے دوران واقع ہوا۔ رائل سیما کے علاقے میں آبپاشی کی سہولتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بار بار قحط پڑتے تھے۔

○ انیسویں صدی عیسوی کے آخری نصف میں تقریباً گیارہ قحط واقع ہوئے۔ ہزاروں لوگ فوت ہو گئے۔ اجناس کے لیے آندھرا کے کئی اضلاع میں دنگے فسادات ہوئے۔ اور تشدد کے خاتمے کے لیے فوجی دستے روانہ کئے گئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) مالکانہ حقوق کے کاغذات کہلاتے تھے۔

(1) کاغذ (2) پانی (3) پٹہ (4) یہ تمام

(2) کونسے سال میں بندوبست دوامی متعارف ہوئی۔

(1)1794ء (2) 1793ء (3) 1795ء (4)1798ء

(3) بندوبست دوامی کا آغاز کس جنرل کے دور میں ہوا۔

(1) جنرل کارنوالس (2) جنرل منرو (3) لارڈ کرزن (4) لارڈ میکالے

(4) رعیت کے معنیٰ کیا ہیں۔

(1) صنعتکار (2) بنکر (3) فنکار (4) کاشتکار

(5) رائل سیما کا صدر محصل 1800ء میں مقرر کیا گیا۔

(1) تھامس ہنری (2) تھامس منرو (3) لارڈ میکالے (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) پرکاشم بیارتیج .... مقام پر واقع ہے۔

(1) وجے واڑہ (2) مشرقی گوداوری (3) تروپتی (4) محبوب نگر

(7) نظام حیدرآباد کی ذاتی جاگیرات کو........................ کہا جاتا تھا۔

(1) صرف عام (2) گڑھی (3) صرف خاص (4) یہ تمام

(8) سمستھانم .... گاؤں پر مشتمل تھے۔

(1) 1204ء (2) 497 (3)1203 (4) 1206ء

(9) تلنگانہ کے محبوب نگر اور نلگنڈہ میں .... دوراتھے۔

(1) 540 (2) 550 (3) ہندوستانی (4) چینی

(10) امریکہ میں خانہ جنگی کی وجہ سے کونسی شئے کی مانگ میں اضافہ ہوا تھا۔

(1) کپاس (2) شکر (3) جوٹ (4) دھان

جوابات

10-4	9-2	8-2	7-3	6-1	5-2	4-4	3-1	2-2	1-3

قومی تحریک۔ابتدائی مرحلہ

قومی تحریک آزادی کی جانب 1919 تا 1947

- انگریزوں کی آمد سے قبل ہندوستان میں سماجی برائیوں کی بہتات تھی۔
- انگریزوں نے ہندوستان میں انگریزی تعلیمی نظام کو متعارف کیا۔
- سماجی مصلح راجہ رام موہن رائے و دیگر مغربی نظریات سے متاثر ہوئے اور انھوں نے سماجی برائیوں کے خلاف تحریکیں منظم کی۔
- جہاں تک آزادی کے پہلے مرحلے کا تعلق ہے اس میں اکثر وکلاء، صحافی، صنعتکار، اساتذہ اور زمیندار شامل تھے۔
- سودیشی سے مراد برطانوی اشیاء، ملبوسات اور نمک کا بائیکاٹ تھا۔اس تحریک کا آغاز 1903ء میں ہوا اور اس کے اثرات حسب ذیل مرتب ہوئے۔
- 16 اکتوبر 1905ء کو بنگال کی تقسیم عمل میں آئی۔اس دن سارے بنگال میں سوگ منایا گیا۔
- تمام ملک کے حصوں میں احتجاج کیا گیا۔
- انڈین نیشنل کانگری کے ابتدائی مرحلے میں ملک کے مختلف حصوں سے لوگوں نے شرکت کی۔
- ہندوستانی صنعتکاروں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سودیشی صنعتیں قائم کرنا شروع کیا۔
- اپنے مطالبات کی یکسوئی کے لئے تخریبی طریقوں کو اختیار کرنا۔
- ستیہ کے معنٰی سچائی اور گرہ کے معنٰی قائم رہنے کے ہیں اس طرح ستیہ گرہ کے معنٰی سچائی پر قائم رہنے کے ہیں
- برطانوی انتظامیہ سے تعاون نہ کرنے کی تحریک عدم تعاون کہلاتی ہے۔
- چیرالا پیرالا تحریک کی قیادت دگی رالا گوپال کرشنا نے کی۔
- برطانوی حکومت نے چیرالا پیرالا کو میونسپلٹی میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔
- لگ بھگ 15000 افراد نے قصبہ چھوڑ دیا اور ایک نئی بستی رام نگر کے نام سے آباد کر لی۔
- گاندھی جی کے مشورے پر نئے بستی کو آباد کیا گیا
- 1919ء میں پہلی عالمی جنگ کے بعد توقع کی جارہی تھی کہ برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو بنیادی حقوق عطاء کریں گی لیکن 1919ء میں برطانوی حکومت نے رولٹ ایکٹ پاس کیا جس کی رو سے ہندوستانیوں کے بنیادی حقوق مثلاً اظہار خیال کی آزادی کو سلب کیا گیا اور پولیس کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا نیز ایک ایکٹ کے تحت پولیس کسی بھی ہندوستانی کو وجہ گرفتار کر سکتی تھی۔
- 1912ء میں نمک کا قانون برطانوی حکومت نے منظور کیا۔اس قانون کے مطابق ہندوستانی ساحل کے کنارے نمک تیار نہیں کر سکتے تھے اور انھیں نمک کی تیاری کے لئے محصول برطانوی حکومت کو ادا کرنا پڑتا تھا۔
- 1906 میں مسلم لیگ قائم ہوئی۔
- 1937ء میں لیگ نے کانگریس کے ساتھ مل کر متحدہ صوبوں میں مشترکہ حکومت تشکیل دینا چاہا لیکن کانگریس نے اسے مسترد کر دیا
- 1930ء کے دہے میں کانگریس مسلمانوں کو اپنے جانب راغب کرنے میں ناکام رہی۔

- 1940ء میں مسلم لیگ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مسلمانوں کیلئے ملک کے شمال مغربی اور مشرقی علاقوں میں ''آزاد ریاستوں'' کا مطالبہ شروع کیا۔
- 1946ء میں کلکتہ میں فسادات رونما ہوئے۔
- لارڈ لوئیس مونٹ بیٹن جو 1947ء میں ہندوستان کا وائسرائے مقرر ہوا تھا۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان اختلافات کو دور کرنے میں ناکام رہا۔
- ہندوستان تقسیم ہوا ہندوستان نے 15 اگست 1947ء اور پاکستان نے 14 اگست 1947ء کو آزادی کی تقریب منائی۔
- گاندھی جی کا مقصد امن اور عدم تشدد سے آزادی کا تھا لیکن 1922ء میں کسانوں کے پر جوش ہجوم نے چوراچوری کے پولیس اسٹیشن پر حملہ کیا جس کے سبب 22 پولیس والوں کی موت واقع ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد گاندھی جی نے تحریک سے دستبرداری کا اعلان کردیا کیونکہ گاندھی جی احتجاج میں کسی قسم کا تشدد نہیں چاہتے تھے۔
- برطانیہ چاہتا تھا کہ دوسری عالمی جنگ میں ہندوستان کے لوگوں اور رقومات کا استعمال کریں۔
- جنگ میں برطانیہ کی حمایت کے بدلے کانگریس نے خود مختاری کی مانگ کی۔ برطانوی حکومت اس مانگ کو پورا کرنا نہیں چاہتی تھی۔
- 8 اگست 1942 کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا اور یہ قرارداد منظور کی گئی کہ ''ہندوستان میں برطانوی حکومت کا فوری اختتام ہونا چاہئے۔
- گاندھی جی نے قوم سے ''کرو یا مرو'' کا نعرہ دیا۔
- 9 اگست 1942ء کو حکومت نے کانگریس کے کئی سرکردہ قائدین کو گرفتار کیا جن میں گاندھی جی، نہرو، پٹیل اور مولانا آزاد وغیرہ تھے
- حکومت نے بہرحال تحریک کو کچلنے کے لئے ہر قسم کے ظلم واستبداد کا سہارا لیا لیکن عوام کی اس شدید مزاحمت نے حکومت کو آخرکار گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) 16 اکتوبر 1905ء کس کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس دن سارے بنگال میں سوگ منایا گیا۔

(1) حیدرآباد　(2) ممبئی　(3) بنگال　(4) لاہور

(2) انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ہوا۔

(1) 1888ء　(2) 1885ء　(3) 1905ء　(4) 1880ء

(3) تحریک عدم تعاون میں آندھراپردیش کا کونسا ضلع بڑا مرکز بنا۔

(1) کرشنا　(2) نیلور　(3) گنٹور　(4) عادل آباد

(4) ''کرو یا مرو'' کا نعرہ دیا۔

(1) جواہرلال نہرو　(2) گاندھی جی　(3) مولانا آزاد　(4) سردار پٹیل

(5) 1942-1944ء کے دوران متوازی حکومت یہاں قائم کی گئی تھی۔

(1) ناگپور　(2) نیلور　(3) گنٹور　(4) مدناپور

(6) لندن میں ایسٹ انڈیا اسوسی ایشن کس نے قائم کی۔

(1) گاندھی جی (2) بال گنگا دھر تلک (3) دادا بھائی نوروجی (4) گوپال کرشن

(7) انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

(1) وجے واڑہ (2) لاہور (3) پونہ (4) ممبئی

(8) کدمبری گنگولی کس شہر کی پہلی خاتون گریجوٹ تھی جس نے کانگریس میں شرکت کی۔

(1) چینائی (2) کلکتہ (3) حیدرآباد (4) دہلی

(9) کونسے سال سودیشی تحریک کا آغاز ہوا۔

(1) 1903ء (2) 1904ء (3) 1905ء (4) 1908ء

(10) 1907ء کونسے شہر کے اجلاس میں کانگریس دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔

(1) ممبئی (2) لاہور (3) سورت (4) کولکتہ

جوابات

10-3	9-1	8-2	7-4	6-3	5-4	4-2	3-3	2-2	1-3

ریاست حیدرآباد میں تحریک آزادی

- جنوبی ہند میں حیدرآباد برطانوی اقتدار اعلیٰ میں ایک اہم دیسی ریاست تھی۔ اس پر آصفیہ فرماواؤں کی حکومت تھی۔ وہ برطانوی وائسرائے کے حلیف تھے اور ریاست حیدرآباد کے حکمراں مسلمان تھے اور یہاں کی اکثریت ہندوؤں کی تھی۔
- نظام کے دور میں وزیراعظم کے عہدہ پر مہاراجہ کشن پرشاد بھی فائز تھے۔ اس علاقہ کے مسائل برطانوی حکمرانوں کے مقابلے میں کم تھے۔
- برطانیہ کے افراد ہندوستان کو ایک نوآبادی تصور کرتے تھے اور یہاں کی عوام کے تئیں ان کا رویہ غیر ملکیوں کی طرح رہا لیکن نظام نے حیدرآباد ریاست کو اپنا مادر وطن تصور کیا۔
- عوام کیلئے مختلف شعبہ حیات میں سہولیات مہیاء کی نیز حکومت آصفیہ کے خاتمہ پر استصواب رائے عامہ کیلئے بھی رضامند ہوئے۔ لیکن دونوں حکومتیں غیر جمہوری تھیں۔
- سوامی رامانند تیرتھ (1903-1972) مجاہد آزادی اور سماجی مصلح تھے۔
- دوراچونکہ نظام حکومت کی جانب سے نامزد کردہ تھے۔ اس لئے انھوں نے رضاکاروں کی حمایت کی ہوگی۔
- حیدرآباد 1948ء میں انڈین یونین میں شامل کرلیا گیا۔ حکومت ہند نے خود نظام سے کہا کہ وہ جمہوری نظام کے قیام تک حکمراں کی حیثیت سے برقرار رہیں۔ نظام سابع نے جاگیرداری نظام کو منسوخ کردیا اور انتخابات کے عمل کا آغاز کیا۔
- ہندوستان میں انضمام کے بعد دستور ہند کا نفاذ 26/جنوری 1950ء سے ہوا اور ہندوستان جمہوری ملک بن گیا اور حیدرآباد کے حکمراں میر عثمان علی خاں کا اقتدار 26/جنوری 1950ء کو اختتام پذیر ہوا۔

- آندھرامہاسبھا کا قیام 1930ء کو ہوا۔اس کا بنیادی مقصد زیادہ تعلیمی سہولتوں کی فراہمی تھا۔آندھرامہاسبھا کی سرگرمیاں تلنگانہ میں پھیلی۔انھوں نے دوردراز واقع دیہاتوں میں لائبریریاں اور ثقافتی مراکز قائم کئے۔
- حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے مطالبات تھے کہا اظہار خیال کی آزادی،صحافت کی آزادی اور مذہبی جلوس وغیرہ پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ منتخبہ نمائندے قانون تدوین کریں۔1948ء کے بعد تمام مطالبات کی تکمیل ہوئی۔
- اناہزارے نے کرپشن کے خلاف ہندوستان میں تحریک چلائی اور مطالبہ کیا کہ لوک پال بل کو پارلیمان میں منظور کیا جائے اور حال ہی میں مصر میں جاسمین انقلاب اور لیبیاء میں قذافی حکمرانی کے خلاف تحریکیں رونما ہوئی۔

کثیر جوابی سوالات

(1) حیدرآباد میں نظام کے دور میں سرکاری زبان تھی۔

(1) تلگو (2) ہندی (3) اردو (4) انگریزی

(2) عثمانیہ یونیورسٹی کے بانی ہیں۔

(1) نواب میر محبوب علی خاں (2) سکندر علی خاں (3) عثمان علی خاں (4) آصف الدولہ

(3) حیدرآباد میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی گئی۔

(1) 1892 (2) 1893 (3) 1895ء (4) 1891ء

(4) ریاست کے راج پرمکھ 1956ء تک تھے۔

(1) عثمان علی خاں (2) سکندر علی خاں (3) نواب میر محبوب علی خاں (4) آصف الدولہ

(5) حیدرآباد کے پہلے وزیراعلیٰ بنے۔

(1) رام کرشن پرشاد (2) رام کرشن راؤ (3) نواب میر محبوب علی خاں (4) معین الدولہ

(6) ماڈپاٹی ہنمنت راؤ اور دیگر نے مل کر کونسے سال آندھراجناسنگم کا قیام عمل میں لایا۔

(1) 1932 (2) 1931ء (3) 1930ء (4) 1935ء

(7) حیدرآباد کو کونسے سال میں انڈین یونین میں شامل کیا گیا۔

(1) وجے واڑہ (2) 1947ء (3) 1948ء (4) ممبئ

(8) ساتویں نظام کب تک راج پرمکھ تھے۔

(1) 1955ء (2) 1948ء (3) 1956ء (4) 1950ء

(9) نظام کے دور میں وزیراعظم کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔اس علاقہ کے مسائل برطانوی حکمرانوں کے مقابلے میں تھے۔

(1) نواب بہادر یار جنگ (2) مہاراجہ کرشن پرشاد
(3) مہاراجہ کشن پرشاد (4) نواب وقارالملک

(10) حیدرآباد میں پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔

(1) 1951ء (2) 1952ء (3) 1947ء (4) 1948ء

جوابات

10-2	9-3	8-3	7-3	6-3	5-2	4-1	3-1	2-3	1-3

دستور ہند

- ایسی طرز حکومت جس میں اختیارات کا سر چشمہ بادشاہ ہوں بادشاہت کہلاتی ہے۔
- عوام کی جانب سے منتخب کیا جانے والا امیدوار نمائندہ کہلاتا ہے۔
- ایسی طرز حکومت جس میں اختیارات مرکز اور ریاست میں تقسیم کئے جائے وفاقی نظام کہلاتا ہے۔
- دستور میں تبدیلی یا دستور میں اضافہ و کمی کرنا ترمیم کہلاتی ہے۔
- دستور ساز اسمبلی میں خاتون اراکین کی تعداد صرف 15 تھی جس میں قابل ذکر سروجنی نائیڈو اور درگا بائی دیشمکھ تھی۔
- گاندھی جی کا نظریہ تھا کہ ہندوستان میں چھوت چھات، شراب اور منشیات کی لعنتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔
- ڈاکٹر امبیڈکر نے مساوات کو یقینی بنانے پر زور دیا اور ووٹ کی اہمیت کو اپنے بیان میں اجاگر کیا۔
- ہندوستان پر کابینہ کی حکمرانی ہوتی ہے اور کابینہ کا صدر وزیر اعظم ہوتا ہے۔ وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو فیصلوں کی منظوری کے لئے لازمی طور پر پارلیمان سے رجوع ہونا پڑتا ہے
- ہندوستان میں پارلیمانی جمہوریت پائی جاتی ہے اور لوک سبھا کے اراکین راست طور پر عوام سے منتخب ہوتے ہیں اور صدر جمہوریہ کا انتخاب بالراست طور پر ہوتا ہے۔ اس لئے صدر جمہوریہ کے آگے پارلیمان جوابدہ نہیں ہوتی ہے۔
- عدلیہ جمہوریت کے تین اعضاء میں سے ایک اہم عضو ہے۔ ججس بغیر کی مداخلت کے آزاد اور منصفانہ فیصلے دینے کے مجاز ہیں۔
- دستور ہند نے واضح طور پر یہ تحریر کر دیا گیا ہے کہ ہندوستان میں عدلیہ آزاد ہوگی۔ آزاد عدلیہ کا ہونا لازمی ہے تا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اثر و رسوخ اس پر مرتب نہ ہوں۔
- الیکشن کمیشن آزاد اور خود مختار قانونی ادارہ ہے۔ دستور کی دفعہ 324 کے مطابق الیکشن کمیشن کو بناء کی مداخلت کے آزادانہ افعال انجام دینے کی ضمانت دی گئی ہے۔
- جمہوری ملک میں انتخابات منصفانہ منعقد کئے جانے کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن کو آزاد اور خود مختار رکھا جائے۔
- دستور ہند میں آزادی، مساوات، اخوت اور انصاف کے عہدوں، آرزوؤں اور اقدار کی ہم شناخت کر سکتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ذیل میں سے کونسا بیان درست ہے۔

(1) دستور عوام اور حکومت کے درمیان تعلقات کو متعین کرتا ہے۔

(2) جمہوری ملک عموماً ایک دستور کا حامل ہوتا ہے۔

(3) ہندوستان جیسے تنوع والے ملک کے لئے دستور سازی کرنا ایک آسان کام نہیں ہے۔

(4) تمام درست ہیں۔

(2) آزادی سے قبل کونسے سال موتی لال نہرو اور انڈین نیشنل کانگریس کے دیگر آٹھ لیڈروں نے ملکر ہندوستان کے لئے دستور مرتب کیا تھا۔

(1)1933ء (2)1928ء (3) 1932ء (4)1936ء

(3) 1931ء میں کونسے اجلاس کے قرارداد میں اس بات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی تھی کہ آزاد ہندوستان کا دستور کیسے ہو۔

(1) ممبئی اجلاس (2) پونہ اجلاس (3) لکھنو اجلاس (4) کراچی اجلاس

(4) دستور ساز اسمبلی میں خاتون اراکین کی تعداد صرف تھی

16(1) (2) 15 (3) 14 (4) 18

(5) ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں اراکین کی تعداد تھی۔

290(1) 199(2) 299 (3) 280(4)

(6) ہر سال ہم یوم جمہوریہ مناتے ہیں۔

(1)15اگست (2)20اگست (3) 26جنوری (4)26اگست

(7) ہندوستان میں ووٹ ڈالنے کی عمر ہے۔

(1)20سال (2) 25سال (3) 18سال (4) 21سال

(8) ریاستی اسمبلیوں کا ایوان مرکز میں ہوتا ہے۔

(1)لوک سبھا (2) راجیہ سبھا (3) کونسل (4)ان میں سے کوئی نہیں

(9) ہندوستان کے پہلے وزیر محنت تھے۔

(1)امرت کور (2)جان ماتھائی (3) سردار پٹیل (4) جگجیون رام

(10) 2011ءتک ہمارے دستور میں کتنی ترمیمات کی گئی ہیں۔

97(1) (2) 90 (3) 99 (4) 76

جوابات

1-2	2-2	3-4	4-2	5-3	6-3	7-3	8-4	9-4	10-1

پارلیمنٹ اور مرکزی حکومت

- دستور ہند ملک کے لیے پارلیمانی طرز حکومت کی سفارش کرتا ہے جس میں قانون سازی کا اعلیٰ ترین ادارہ پارلیمنٹ ہوتا ہے۔
- ہر ریاست میں قانون ساز اسمبلی کے ارکان (MLAs) اپنی ریاست کے لیے قانون بناتے ہیں۔ ہر ریاست صرف چند امور پر اپنے لیے قانون سازی کرتی ہے۔ اور ریاستی سطح کی عاملہ ہوتی ہے جو قانون ساز اداروں کے بنائے ہوئے قوانین اور پالیسیوں کو نافذ کرتی ہے۔
- لوک سبھا چینل نئی دہلی میں پارلیمنٹ کے ایوان میں ہونے والے مباحث کو روزانہ نشر کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کے کام کاج کے طریقے کے بارے میں جاننے کے لیے کچھ دیر اس چینل کا مشاہدہ کیجیے۔
- ہماری پارلیمنٹ کئی فرائض انجام دیتی ہے۔ جن میں سب سے اہم فرض سارے ملک کے لیے قانون سازی کرنا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ملک کے لیے پالیسیاں بھی طے کرتی ہے۔
- مثلاً جنگلات، قدرتی وسائل، معدنیات کا استعمال کرنے، دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرنے، تعلیم کے بارے میں، صنعتوں کے بارے میں اور زراعت کے بارے میں پالیسیاں وغیرہ۔

- حکومتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان پالیسیوں کے مطابق اپنے پروگراموں کو نافذ کریں گے۔ مثال کے طور پر 1986ء میں پارلیمنٹ نے قومی تعلیمی پالیسی کو منظور کیا۔ یہ پالیسی آج تک بھی تعلیم کے میدان میں پروگراموں کو نافذ کرنے میں رہنمائی کررہی ہے۔
- سال 2009ء میں پارلیمنٹ نے ''بچوں کے لازمی اور مفت تعلیم کے حق کا قانون'' منظور کیا تاکہ تمام بچوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔
- حکومت جو سارے ملک پر حکمرانی کرتی ہے ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے پارلیمنٹ میں بنائے ہوئے قوانین کو نافذ کرتی ہے۔ حکومت کو اپنے کاموں کے لیے پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔
- پارلیمنٹ میں مباحث کے دوران کوئی بھی رکن پارلیمنٹ کسی بھی مسئلہ پر حکومت سے وضاحت طلب کرسکتا ہے اور حکومت کی جانب سے متعلقہ رکن (وزیر) کو وضاحت دینی پڑتی ہے۔ اس طرح حکومت پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہوتی ہے۔
- پارلیمنٹ حکومت کے آمدنی اور اخراجات کی منظوری بھی دیتی ہے۔ ہر سال حکومت سالانہ بجٹ کو پارلیمنٹ میں منظوری کے لیے پیش کرتی ہے۔
- پارلیمنٹ کے دو ایوان ہوتے ہیں۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا۔ لوک سبھا کے ارکان کو عوام کے ذریعے راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے جبکہ راجیہ سبھا اراکین ریاستوں کے قانون ساز اداروں کے ارکان کی جانب سے منتخب کیے جاتے ہیں۔
- راجیہ سبھا میں زیادہ سے زیادہ 250 ارکان ہوسکتے ہیں۔ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں اور مرکزی علاقوں کی جانب سے راجیہ سبھا کے ارکان منتخب کیے جاتے ہیں۔
- کسی بھی عام قانون کو دونوں ایوانوں کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں دونوں ایوانوں میں اختلاف ہو تو اس پر فیصلہ دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں کیا جاتا ہے۔
- اس مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کے ارکان شرکت کرتے ہیں اور لوک سبھا کے ارکان کی تعداد زیادہ ہونے کی بناء پر اس کے نکتہ نظر کے مطابق ہی فیصلہ ہوتا ہے۔
- مالی معاملات میں لوک سبھا کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اگر لوک سبھا نے حکومت کے پیش کردہ بجٹ کو ایک مرتبہ منظور کردیا یا کسی مالی قانون کو منظوری دے دی تو راجیہ سبھا کو اسے منسوخ کرنے یا نامنظور کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔
- سب سے اہم اختیار لوک سبھا کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ مجلس وزراء پر کنٹرول کرتی ہے۔ صرف اسی شخص کو وزیراعظم بنایا جاتا ہے جسے لوک سبھا میں اکثریت کی تائید حاصل ہو۔
- اگر لوک سبھا کے ارکان اکثریت یہ کہے کہ انہیں مجلس وزراء پر اعتماد نہیں ہے تو تمام وزیروں کو بشمول وزیراعظم کے اپنے عہدے سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ راجیہ سبھا کو اس قسم کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔
- لوک سبھا کے لیے عموماً پانچ سال میں ایک مرتبہ انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ تمام شہری جو اٹھارہ سال یا اس سے زائد عمر کے ہوں ان انتخابات میں ووٹ کا استعمال کرسکتے ہیں۔
- ووٹ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ان کا نام اس انتخابی حلقے میں درج کیا گیا ہو جہاں وہ رہتے ہیں۔ کوئی بھی فرد جو 25 سال سے زائد عمر کا ہو لوک سبھا کا رکن بننے کے لیے انتخاب میں حصہ لے سکتا ہے۔ لوک سبھا میں فی الحال 545 نشستیں ہیں۔

- تمام ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کو انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جہاں سے لوک سبھا کے ارکان منتخب کیے جاتے ہیں۔ کم آبادی والی ریاستوں کی بہ نسبت جن ریاستوں میں آبادی زیادہ ہو وہاں زیادہ حلقے ہوتے ہیں۔
- اس لیے اتر پردیش میں 80 انتخابی حلقے ہیں جبکہ میگھالیہ میں صرف دو حلقے ہیں۔ آندھرا پردیش میں 42 انتخابی حلقے ہیں اور مرکزی علاقہ چنڈی گڑھ میں صرف ایک ہی انتخابی حلقہ ہے۔
- عام بالغ رائے دہی کی اساس پر انتخابات منعقد کرنے کے لیے تمام شہریوں کو جو 21 سال یا اس سے زائد عمر کے ہوں ووٹ دینے کا حق دیا گیا۔
- اس وقت ہندوستان میں 17,30,00,000 سے زائد شہری ووٹ دینے کے اہل تھے۔ ان میں سے اکثر کے لیے ووٹ دینے کا یہ پہلا موقع تھا۔ ووٹروں کی کثیر تعداد ناخواندہ اور دیہاتوں میں رہنے والی تھی۔
- بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ ''یہ انتخابات **اندھے کنویں میں چھلانگ** لگانے کی مانند ہیں۔ اور ہندوستان جیسے ملک کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ ہندوستان میں ذات پات پر مبنی سماج قائم ہے جس میں تمام شہری مساوی ہیں کا اصول اکثر طبقات کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا۔ اس لیے جمہوری انداز میں انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں ہوگا۔''
- دوسری جانب عوام کا ایک اور طبقہ تھا جو بہت پر امید تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستانیوں نے تحریک آزادی میں شرکت کی اور انگریزوں سے آزادی حاصل کی ہے۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنی رائے اور مرضی سے حکومت کا انتخاب کریں۔
- غیر جانبدار اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے الیکشن کمیشن کو قائم کیا گیا۔ پہلے انتخابات کے لیے انتظامات کو قطعیت دینا ایک بڑا اور پیچیدہ امر تھا۔ اس کے لیے سب سے پہلے اہل ووٹروں (رائے دہندوں) کے اندراج کے لیے گھر گھر سروے کیا گیا۔
- انتخابات میں مقابلہ کرنے والے افراد کسی نہ کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے یا آزاد امیدوار تھے۔ الیکشن کمیشن نے ان میں سے ہر ایک امیدوار کو ایک انتخابی نشان الاٹ کیا۔ ان نشانات کے عکس کو بیالٹ باکسوں پر اتارا گیا جن میں ووٹروں کو ووٹ ڈالنا تھا۔ ووٹر اپنی پسند کے امیدوار کے بیالٹ باکس میں اپنا ووٹ ڈالتے تھے۔ رائے دہی کو خفیہ رکھنے کے لیے پردے لگائے گئے۔
- سارے ملک میں لگ بھگ 2,24,000 رائے دہی کے مراکز (Polling Booths) قائم کیے گئے۔ 25,00,000 سے زائد آہنی باکس تیار کیے گئے۔ اور تقریباً 62,00,00,000 بیالٹ پیپر (ووٹ) چھاپے گئے۔
- کم و بیش 10 لاکھ عہدیداروں نے انتخابات کے عمل کی نگرانی کی اور 17,500 امیدواروں نے اس میں حصہ لیا۔ اور آخر کار 489 افراد پہلی لوک سبھا کے لیے منتخب کیے گئے۔ یہ انتخابات کافی نظم و ضبط کے ساتھ، آزادانہ اور منصفانہ انداز میں منعقد ہوئے اور تشدد کے اکا دکا واقعات ہی پیش آئے۔
- تمام ریاستوں کی اسمبلیوں کے اراکین (MLAs) اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین صدر جمہوریہ کو منتخب کرتے ہیں۔
- نائب صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان کرتے ہیں۔
- نائب صدر راجیہ سبھا کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے اور صدر جمہوریہ کی غیر حاضری میں صدر جمہوریہ کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔ پارلیمنٹ میں قوانین کو منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ اسی وقت نافذ العمل ہو سکتے ہیں جب صدر جمہوریہ ان پر دستخط کرے۔
- وزیر اعظم اور مجلس وزراء کا انتخاب پارلیمنٹ کے ایوان (لوک سبھا یا راجیہ سبھا) میں سے کیا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ کا کام صرف قانون سازی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ وہ قانون کے مطابق حکومت چلانے والے افراد کو بھی مہیا کرتی ہے۔

- اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں پارلیمانی طرز کی حکومت قائم ہے۔ یہ دونوں کام جداگانہ ہوتے ہیں۔ پہلا کام قانون سازی ہے جو مقنّنہ (پارلیمنٹ) کرتی ہے۔اوردوسرا کام پارلیمنٹ میں بنائے گئے قوانین کونافذ کرنا ہے جو عاملہ کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں۔
- عاملہ کا سربراہ بھی صدر جمہوریہ ہوتا ہے۔وزیراعظم اور مجلس وزراء مختلف وزارتوں کے نگران کار ہوتے ہیں اوران کی ماتحتی میں سرکاری ملازمین کا بہت سارا عملہ کام کرتا ہے۔
- حکومت ہند کے سارے فیصلے صدر جمہوریہ کے نام پر لیے جاتے ہیں جو ملک کا روایتی سربراہ ہوتا ہے۔لیکن صدر جمہوریہ، وزیراعظم اور مجلس وزراء کے مشورے سے ہی اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔
- کابینہ حکومت کے عاملانہ شعبے کی طرح کام کرتی ہے۔اس کا کام قوانین کو نافذ کرنا، قانون کے مطابق ملک کا نظم ونسق چلانا، ترقی کے منصوبے بنانا اورانہیں روبہ عمل لانا، نئے قوانین اور پالیسیوں کومرتب کرنا یا موجودہ قوانین اور پالیسیوں میں ترمیم وتبدیلی کرنا اورانہیں پارلیمنٹ میں منظور کروانا ہوتا ہے۔
- حکومت کے سارے کام مختلف شعبوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسے مال، خارجی امور، داخلی سلامتی، دفاع، ریلوے، صنعت، زراعت، تعلیم، صحت وغیرہ۔ان میں ہر شعبہ ایک وزارت کی نگرانی میں کام کرتا ہے،جس کا سربراہ کوئی تجربہ کار وزیر ہوتا ہے۔
- وزیر کے علاوہ وزارات میں سرکاری عہدیداروں کی بڑی تعداد ہوتی ہے جن میں اعلیٰ ترین عہدیدار سکریٹری ہوتا ہے۔جو وزرات کے روز مرہ کام کاج اورامور کی دیکھ بھال کرتا ہےاوروزرات سے متعلق مختلف معاملات کا جائزہ لیتا ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) پارلیمنٹ کے ایوان میں ہونے والے مباحث کوروزآنہ نشر کرنے والا ٹی۔وی چیانل ہے۔

(1) آج تک (2)لوک سبھا (3)این۔ڈی۔ٹی۔وی (4)اسٹار پلس

(2) پارلیمنٹ نے کونسے سال قومی تعلیمی پالیسی کومنظوری دی تھی۔

(1)2006ء (2) 1986ء (3)2009ء (4)1996ء

(3) پارلیمان کے کتنے ایوان ہیں۔

(1) تین (2)ایک (3) چار (4)دو

(4) کونسے معاملات میں راجیہ سبھا کے مقابلے میں لوک سبھا کوزیادہ اختیارات حاصل ہیں۔

(1) قانون سازی (2)انتظامی (3)مالیاتی (4)یہ تمام

(5) اترپردیش میں کتنے لوک سبھا کے انتخابی حلقے ہیں۔

80(1) 42(2) 70 (3) 75(4)

(6) میگھالیہ میں کتنے لوک سبھا کے انتخابی حلقے ہیں۔

15(1) 4(2) 6 (3) 2(4)

(7) ہندوستان میں پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔

1947-48(1) 1952-53 (2) 1951-52 3) 1950-51 (4)

(8) 2009ء میں انتخابات میں رائے دہی کا فیصد تھا۔

(1)55% (2)58% (3) 60% (4)65%

(9) ڈاک کا نظام کونسے فہرست میں شامل ہے۔

(1) مرکزی فہرست (2) ریاستی فہرست (3) مشترکہ فہرست (4) ان تمام میں

(10) زراعت کو کونسی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

(1) مرکزی فہرست (2) ریاستی فہرست (3) مشترکہ فہرست (4) ان تمام میں

جوابات

10-2	9-2	8-2	7-3	6-2	5-1	4-3	3-4	2-2	1-2

قانون اور انصاف ۔ ایک مقدمے کا مطالعہ

عدلیہ اور انصاف

- سپریم کورٹ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ یہ 30 ججس اور 1 چیف جسٹس پر مشتمل ہوتی ہے۔
- سپریم کورٹ میں تمام معاملات انگریزی زبان میں انجام پاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ ہندوستان کے صدر مقام نئی دہلی میں واقع ہے۔
- مرکزی کابینہ کے مشورے پر صدر جمہوریہ چیف جسٹس اور دوسرے ججوں کا تقرر کرتا ہے۔ صدر جمہوریہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ان ججس کے لئے مشورہ کرتا ہے جو چیف جسٹس کے تقرر کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔
- سپریم کورٹ کے جج بننے کے لئے اہلیتیں
  1. وہ مسلسل پانچ سال تک کسی ہائی کورٹ میں جج کے فرائض انجام دیا ہو۔
  2. وہ کسی ایک یا زائد ہائی کورٹس میں مسلسل 10 سال تک وکیل کے فرائض انجام دیا ہو۔
  3. وہ صدر کی رائے میں ماہر قانون ہو۔
- تنخواہ اور الاؤنس: سپریم کورٹ کا چیف جسٹس اور ججس، پارلیمنٹ کی جانب سے متعین کردہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس آف انڈیا کی تنخواہ ماہانہ ایک لاکھ روپئے اور دیگر ججوں کی تنخواہ 90 ہزار روپئے ہے۔
- ہمارے دستور میں سپریم کورٹ کے ججس کے تقرر کے لئے کم سے کم حد عمر متعینہ معیاد تجویز نہیں کی گئی ہے۔ ایک بار تقرر کے بعد چیف جسٹس اور دوسرے ججس 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتے ہیں۔
- پارلیمنٹ کی جانب سے تحریک مواخذہ کی منظوری کے بعد صدر ہند ججس کو ہٹا سکتا ہے۔
- ہندوستان کی سپریم کورٹ ابتدائی سماعت اور مشاورتی فرائض انجام دیتی ہے۔ وہ ریکارڈ کی عدالت کے طور پر فرائض انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو فیصلہ پر نظر ثانی اور عدالتی نظر ثانی کے اختیارات حاصل ہیں۔

- سپریم کورٹ کو ابتداءِ سماعت کا اختیار حاصل ہے۔حکومت ہند اور ہندوستان کی کسی بھی ریاست ،حکومت ہند اور ایک ریاست یا ریاستوں کی جانب سے یا دو یا زائد ریاستوں کے درمیان تنازعات کی ابتدائی سماعت کا اختیار ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو حاصل ہے۔
- مرافعہ کی سماعت کا اختیار: ہندوستان میں مرافعہ کی آخری عدالت سپریم کورٹ ہے۔اس کے اپیلی اختیارات کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

  i. دستوری تشریح کے حامل مقدمات ii. دیوانی مقدمات iii. فوجداری مقدمات
- سپریم کورٹ کے چند مشاورتی فرائض ہیں۔صدر جمہوریہ قانونی جواز سے متعلق یا عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کرسکتا ہے۔سپریم کورٹ کو عدالتی نظر ثانی اور فیصلوں پر نظر ثانی کا بھی اختیار حاصل ہے۔
- ہندوستان کے عدالتی نظام میں سپریم کورٹ کو برتر مقام حاصل ہے۔ہندوستان میں یہ انصاف اور اپیل کی آخری عدالت ہے۔یہ وسیع اختیارات کی حامل ہوتی ہے اور دستوری اقدار، جمہوری روایات،شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں کئی فرائض انجام دیتی ہے۔
- روی زمینات کا کاروبار (رئیل اسٹیٹ) کرنے والا ہے۔وہ بڑی زمینات خرید کر پلاٹ بنا کر فروخت کرتا ہے۔روی نے اپنے پلاٹوں کے بارے میں اخبارات کے ذریعے تشہیر کی۔جو لوگ پلاٹ خریدنا چاہتے تھے انہیں ہر ماہ -/5000 روپے کی اقساط پانچ سال تک ادا کرنا تھا۔
- سامبا، جو ایک کوآپریٹیو سوسائٹی کا ملازم ہے۔اس نے روی کے اخباری اشتہار کو دیکھا اور ایک پلاٹ خریدنے کا فیصلہ کیا۔اس نے اپنی آمدنی میں سے بچت کر کے پانچ سال میں تمام اقساط ادا کیے اور مکان کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔لیکن اسوقت اسے پتہ چلا کہ روی نے اسی پلاٹ کو سشیل نامی ایک شخص کو بھی فروخت کیا ہے۔
- سامبا اپنے بیٹے کرانتی کے ساتھ روی کے گھر گیا۔اور اس سے اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جو اس نے پلاٹ کی خریدی کے لیے پانچ سال تک ادا کی تھی۔اس بات پر وہاں ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا اور ویرو نے سامبا کی پٹائی کی اور اسکا ہاتھ توڑ ڈالا۔
- جیسے ہی یہ خبر عام ہوئی وہاں ایک بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔گاؤں کا سرپنچ بھی وہاں چلا آیا اور سامبا اور روی کو روکنے کی کوشش کی۔کچھ دیر بعد کرانتی نے اپنے والد سامبا کو قریبی قصبے کو لے گیا جو اس منڈل کا مستقر بھی تھا۔
- وہاں سامبا کو ڈاکٹر کے پاس لے جا کر مرہم پٹی کروائی گئی۔اس کے بعد انہوں نے ڈاکٹر کا تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) لے کر پولیس اسٹیشن پہنچے تا کہ رپورٹ درج کرواسکیں۔
- پولیس اسٹیشن میں کرانتی نے روی کے خلاف شکایت پیش کی۔شکایت کی عرضی میں حسب ذیل تفصیلات کا ذکر ہونا ضروری ہوتا ہے۔
  1. عرضی پولیس اسٹیشن کے SHO کے نام لکھی جائے۔
  2. شکایت کی تفصیل
  3. تاریخ، وقت اور جائے واقعہ
  4. کیا واقعہ پیش آیا۔
  5. ملزم کا نام، جنس، رہائش کی تفصیل وغیرہ

6. گواہوں کے نام (جن کی موجودگی میں جرم کیا گیا)

7. درخواست (قانون کے مطابق ملزم کو سزا دینے کی درخواست، اگر قانون یا دفعہ کا علم ہو تو اس کا ذکر کریں)

8. درخواست گذار کی دستخط، رہائش وغیرہ کی تفصیل

- پولیس اسٹیشن کے محرر نے دی گئی عرضی کے مطابق شکایت درج کر لی۔ اسے First Information Report یا F.I.R. کہا جاتا ہے۔ کرانتی نے اس رپورٹ پر دستخط کر دی اور محرر سے کہا۔ ''برائے مہربانی اس رپورٹ کا اندراج اپنے رجسٹر میں کر لیجئے اور اسکی ایک نقل ہمیں دے دیجئے۔'' تب محرر نے جواب دیا'' مجھے رجسٹر میں رپورٹ درج کرنے کے لیے SHO کا انتظار کرنا ہوگا۔''
- پولیس اسٹیشن کے انچارج آفیسر کو عموماً اسٹیشن ہاؤز آفیسر (Station House Officer) کہا جاتا ہے۔ اس پولیس اسٹیشن کا SHO ایک سب انسپکٹر (Sub-Inspector) تھا۔ لہذا کرانتی نے SHO کے آنے تک انتظار کیا اور اپنی رپورٹ کو رجسٹر میں درج کروایا۔
- **First Information Report (F.I.R)** اگر آپ کو پولیس میں کوئی شکایت درج کروانا ہو تو پولیس اسٹیشن میں F.I.R. کا لکھوانا لازمی ہوتا ہے۔ F.I.R. کے لکھنے کے بعد معاملے کی تحقیق کرنا اور مسئلہ کو حل کرنا پولیس کا فرض بن جاتا ہے۔
- پولیس کی ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ جرم کے بارے میں شکایت کی تحقیقات کریں۔ تحقیقات میں گواہوں کے بیانات قلمبند کرنا اور مختلف ثبوتوں کو جمع کرنا شامل ہوتا ہے۔ تحقیقات کی بنیاد پر پولیس کو اپنی رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- اگر پولیس یہ خیال کرتی ہے کہ دستیاب ثبوت ملزم کے جرم کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ عدالت میں چارج شیٹ پیش کرتی ہے۔ ملزم کو سزا دینا پولیس کا کام نہیں ہوتا۔
- روی کا مقدمہ چونکہ ایک فوجداری مقدمہ تھا اس پر عدالت میں چارج شیٹ پیش کر کے اسے لاک اپ میں رکھا گیا۔ مگر یہ کوئی سزا نہیں ہوتی۔ بلکہ تحقیقات میں تعاون حاصل کرنے اور ملزم کو ثبوتوں کو مٹانے اور گواہوں کو ڈرانے یا دھمکانے سے روکنے کے لیے رکھا جاتا ہے۔
- چند دن گذرنے کے بعد روی کے گھر والے اسے ضمانت پر چھڑانے کے لیے عدالت سے رجوع ہوئے۔ خطرناک جرائم مثلاً قتل، رشوت خوری، ڈاکہ زنی وغیرہ کی صورتوں میں عموماً ضمانت نہیں دی جاتی۔ ضمانت حاصل کرنے کے لیے عدالت میں کسی ضامن کو پیش کرنا پڑتا ہے۔
- جو جائداد کی صورت میں ہوسکتی ہے یا کوئی شخص بھی ضامن کے طور پر عدالت میں پیش ہوسکتا ہے۔ یہ ایک معاہدہ کی صورت میں ہوتا ہے کہ ملزم اس بات کا عہد کرتا ہے کہ عدالت جب بھی طلب کرے گی وہ حاضر عدالت ہوگا۔ عدالت میں موجود جج اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ ملزم کو ضمانت دی جانی چاہیے یا نہیں۔
- ضمانت ملزم کا حق ہوتا ہے۔ البتہ اسکا حصول جرم کی شدت اور گواہوں پر اثر انداز ہونے کے امکانات پر منحصر ہوتا ہے۔ عدالت ضمانت دینے سے قبل اس بات کا یقین حاصل کرتی ہے کہ اگر ملزم کو ضمانت پر رہا کیا گیا تو اس سے سماج، گواہوں یا شکایت کرنے والے (استغاثہ) کو کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال تو نہیں ہے۔
- قابل ضمانت جرائم میں SHO ضمانت دینے کا اختیار رکھتا ہے جبکہ ناقابل ضمانت جرائم کی صورت میں ملزم کو عدالت میں ضمانت کی عرضی داخل کرنی پڑتی ہے۔
- عدالت میں روی اور سامبا کے مقدمے پر وکیلوں نے بحث کی۔ روی کو اپنا وکیل خود کرنا پڑا۔ لیکن سامبا کو سرکاری وکیل یا پبلک پراسیکیوٹر مہیا کیا جاتا ہے۔ قانونی طریقہ کار کافی پیچیدہ ہوتا ہے اور اس پر بحث کرنے کے لیے خصوصی معلومات رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

- ایک فوجداری جرم کو عوامی غلطی شمار کرتے ہوئے درج کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ جرم صرف متاثرہ شخص کے خلاف نہیں ہوا بلکہ پورے سماج کے خلاف کیا گیا۔
- اس لیے عدالت میں پبلک پراسیکیوٹر ملک کے مفاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ پولیس کی جانب سے تحقیقات اور عدالت میں چارج شیٹ پیش کرنے کے بعد اس کا رول شروع ہوتا ہے۔ تحقیقات میں پراسیکیوٹر کا کوئی کام نہیں ہوتا۔
- وہ مملکت کی جانب سے عدالت میں بحث کرتا ہے۔ عدالت کے عہدیدار ہونے کی بناء پر یہ اسکی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبداری سے مکمل حقائق، گواہوں اور ثبوتوں کو عدالت کے آگے پیش کرے تاکہ عدالت کو فیصلہ کرنے میں سہولت ہو۔
- قانون کی حکمرانی کا اصول کہتا ہے کہ ہر فرد قانون کے آگے برابر ہے۔ کسی کو مجرم قرار دینے سے پہلے اس کو اس بات کا موقع دیا جانا چاہیے کہ کھلی عدالت میں اس کے مقدمے کی غیر جانبدارانہ سماعت کی جائے۔ بحث کا آغاز ''بے گناہی کے مفروضے'' سے ہوتا ہے اور جرم کو ایسے ثابت کرنا پڑتا ہے کہ کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔
- جوڈیشل مجسٹریٹ کے عدالت میں ساما اور اسکا بیٹا کرانتی، ویرو اور سب انسپکٹر حاضر تھے۔ روی نے ایک وکیل کو مقرر کیا۔ دوسری جانب ایک اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر حکومت کی جانب سے مقدمہ لڑ رہا تھا۔
- پہلی سماعت کے دوران جوڈیشل مجسٹریٹ نے روی پر الزام عائد کیا کہ اس نے ساما کو شدید زخمی کیا ہے۔ اگر یہ جرم ثابت ہوتا ہے تو اسے چار سال کی جیل ہو سکتی ہے۔ روی نے عائد کیے گئے الزامات سے انکار کیا۔ لہٰذا مجسٹریٹ نے پندرہ دن کے بعد دوسری سماعت کا حکم دیا۔
- جج کسی کھیل میں امپائر کی مانند ہوتا ہے وہ غیر جانبداری سے کھلی عدالت میں مقدمے کی سماعت کرتا ہے۔ وہ استغاثہ اور Defence کی جانب سے پیش کیے گئے ثبوتوں اور گواہوں کو سنتا ہے۔
- تمام گواہوں اور ثبوتوں کی موجودگی میں وہ قانون کے مطابق اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ ملزم بے گناہ ہے یا گناہ گار۔ اگر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو جج اسے سزا سناتا ہے۔
- قانون کے مطابق جج اس شخص کو جیل کو روانہ کر سکتا ہے یا جرمانہ عائد کر سکتا ہے یا دونوں سزائیں دے سکتا ہے۔
- پولیس بھی عدلیہ کا حصہ نہیں ہوتی، بلکہ وہ عاملہ کا حصہ ہوتی ہے۔ گذشتہ جماعت میں آپ نے ضلع کے نظم ونسق کے بارے میں پڑھا ہے۔ ضلع کی سطح پر کلکٹر کی طرح ایک پولیس آفیسر ہوتا ہے جو ضلع میں نظم وضبط اور قانون کی برقراری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- محکمہ پولیس ریاستی حکومت کے وزارت داخلہ کے تحت ہوتا ہے۔ عدلیہ کی بہتر کارکردگی کے لیے حکومت کے شعبوں میں اختیارات کی تقسیم کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کا تقرر میں بھی حکومت کے دیگر شعبوں کی مداخلت کم سے کم ہوتی ہے۔
- اگر کوئی تحت کی عدالت کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہوتا تو اس کو کا اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اعلیٰ درجے کی عدالت سے اپنے مقدمے کو رجوع کرے۔
- ہمارے ملک میں عدالتوں کے تین درجے ہوتے ہیں۔ سب سے نچلے درجے پر بے شمار عدالتیں ہوتی ہیں۔ ان عدالتوں کو تحت کی عدالتیں یا ضلع کی عدالتیں کہا جاتا ہے۔ جہاں عموماً لوگ اپنے مقدمے لے کر رجوع ہوتے ہیں۔ یہ عدالتیں ضلع یا ڈیویژن میں یا کسی قصبے میں ہوتی ہیں اور مختلف قسم کے مقدمات کی سماعت کرتی ہیں۔
- اسکے بعد کے درجے میں ہر ریاست میں ایک ہائی کورٹ ہوتی ہے جو ریاست کی اعلیٰ ترین عدالت ہوتی ہے۔
- سب سے اوپر کے درجے میں سپریم کورٹ ہوتی ہے جو نئی دہلی میں واقع ہے۔ یہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے۔ اس میں سب سے بڑا جج

''چیف جسٹس آف انڈیا'' ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو ہندوستان کی تمام عدالتوں کو ماننا لازمی ہوتا ہے۔

- روی کے وکیل نے روی کی طرف سے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کردی۔ سیشن کورٹ نے جوڈیشل مجسٹریٹ کے فیصلے پر ایک حکم التوا (Stay) کیا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ روی کو فوری جیل جانے کی نوبت نہیں آئے گی۔
- اس عدالت میں روی کو ایک بار پھر عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔ ساما اور اسکے گواہوں کو حاضری کی ضرورت نہیں پڑی۔ باقی پیشیوں کی سماعت پر وکیل کی حاضری کافی ہوگئی۔ سیشن کورٹ نے فیصلہ سنانے کے لیے دو سال لیے۔ یہاں بھی روی کو گناہ گار قرار دیا گیا البتہ اسکی سزا کو کم کرتے ہوئے ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔
- روی سیشن کورٹ کے فیصلہ سے بھی مطمئن نہیں ہوا۔ اس کے وکیل نے بتلایا کہ چھوٹی عدالتوں کے فیصلوں کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ جو ریاست کی اعلیٰ ترین عدالت ہوتی ہے۔
- ہائی کورٹ میں ملزم یا گواہوں کو حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہاں مقدمے کی تفصیلات کی بنیاد پر فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ ''اگر تم اپنی سزا کو کم کروانا چاہتے ہو تو ہم ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر کے اس کی کوشش کر سکتے ہیں۔
- روی نے وکیل کو مزید کچھ فیس ادا کی اور اسے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کے لیے کہا۔ اپیل دائر کی گئی۔ کچھ مہینوں کے بعد ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے فیصلہ کو برقرار رکھا۔ اس طرح روی ہائی کورٹ میں مقدمہ ہار گیا اب اسے سیشن کورٹ کی جانب سے دی گئی سزا کو قبول کرنا تھا۔
- اب روی کے پاس دو ہی راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ جیل چلا جائے اور دوسرا یہ کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرے۔ لیکن وہ روی اس لمبے عرصے میں کافی تھک چکا تھا اب اسے مزید آگے جانے کی ہمت نہیں تھی اس طرح روی کا مقدمہ ہائی کورٹ میں اختتام کو پہنچا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) روی تھا

(1) مینیجر (2) رئیل اسٹیٹ کاروبار کرنے والا (3) سرکاری ملازم (4) وکیل

(2) FIR سے مراد

First Information Register(1) First Identification Report (2)

First Informaiton Report (3) (4) ان میں سے کوئی نہیں

(3) ساما تھا۔

(1) کوآپریٹیو سوسائٹی کا ملازم (2) رئیل اسٹیٹ کاروبار کرنے والا

(3) سرکاری ملازم (4) وکیل

(4) چوری کو کونسے جرائم میں شامل کیا گیا ہے۔

(1) دیوانی (2) فوجداری (3) دیوانی و فوجداری (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) زمین کے مقدمات کونسے جرائم میں شامل کیے گئے ہیں۔

(1) دیوانی (2) فوجداری (3) دیوانی وفوجداری (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) ہمارے ملک میں عدالت کے کتنے درجے ہیں۔

3(1) 4(2) 6 (3) 2(4)

(7) آندھراپردیش ہائیکورٹ واقع ہے۔

(1) حیدرآباد (2) وجے واڑہ (3) گنٹور (4) کڑپہ

(8) سپریم کورٹ واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) کولکتہ (3) دہلی (4) چینائی

(9) ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت ہے۔

(1) ہائیکورٹ (2) سپریم کورٹ (3) ڈسٹرکٹ کورٹ (4) یہ تمام

(10) ضلع کی سطح پر فوجداری مقدمات کے لئے کونسی عدالت ہوتی ہے۔

(1) سپریم کورٹ (2) ڈسٹرکٹ کورٹ (3) ہائیکورٹ (4) سیشن کورٹ

جوابات

10-4	9-2	8-3	7-1	6-1	5-1	4-2	3-1	2-3	1-2

موضوع IV: سماجی تنظیمیں اورعدم مساوات

زمینداری نظام کی تنسیخ

- ہندوستان کی آزادی کے وقت سب سے بڑا مسئلہ دیہی علاقوں میں پائی جانے والی غریبی تھی۔ایک تخمینہ کے مطابق دیہی آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ (55 فیصد) مفلس اور نادار تھا۔مجموعی طور پر 18.6 کروڑ لوگ غریبی کی دلدل میں تھے۔
- تمام ریاستی حکومتوں نے 1950ء میں زمینداری نظام کی منسوخی کا قانون منظور کیا۔جبری مزدوری جیسے بیگار اور روٹی چاکری کا بھی خاتمہ کردیا گیا۔اس سے دیہی عوام کی ایک اہم شکایت رفع ہوگئی۔
- زمینداروں کے تسلط کی تین اقسام کی نشاندہی کی گئی۔

(i) مالگزاری کی وصولی (ii) کاشت کی گئی اراضیات پر اجارہ داری (مسلمہ کرایہ داروں کی جانب سے کاشت کی گئی اراضیات جوراست زمینداروں کی زیرنگرانی تھی) (iii) جنگلات اور غیرافتادہ زمین پر تسلط۔

- نئے قوانین کے لحاظ سے حکومت نے بیکار اور جنگلات کی اراضیات کو حاصل کرلیا۔جن پر زمینداروں کو قبضہ تھا۔زمیندار درختوں کو کاٹ کر فروخت کررہے تھے۔اس طرح جنگلات کا ایک بڑا حصہ تباہ ہوگیا تھا۔
- حکومت نے بیکار اراضیات کا ایک بڑا حصہ اپنے دسترس میں لے لیا اور اسے فروغ دیتے ہوئے غریب لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

- مدراس اراضیات کا قانون 1950ء میں روبہ عمل آیا۔ (اس زمانہ میں آندھرا مدراس پریسیڈنسی کا حصہ تھا) اس قانون کے اعتبار سے زمینداروں اور انعامداروں کو ساڑھے پندرہ کروڑ (15.5 کروڑ) کا معاوضہ دیا گیا اور ان کے قبضہ کے اراضیات کو ان کرایہ داروں کے حوالے کیا گیا جو کاشت کررہے تھے۔
- آندھرا کے علاقہ میں زمین بہتر انداز میں کاشت کرنے والی ذاتوں کے سپرد کی گئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ سیاسیات اور تجارت میں طاقتور ہو گئے۔ اس کے برعکس، مزدوری کرنے والے ملازمت کرنے والی ذاتوں کو اراضیات کی اصلاح کے قانون سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچا۔
- تاہم اس قانون سے رعیت واری نظام سے وابستہ افراد متاثر نہیں ہوئے۔ وہ عملاً زمینداروں کے حصہ سے کام کرتے رہے۔ اس قانون نے اس زمینداری نظام کو برخواست کیا جو کچھ حصوں میں رائج تھا۔
- تلنگانہ کے علاقہ میں کسانوں کی زبردست تحریک چل رہی تھی۔ آصفیہ سلطنت کو انڈین یونین میں ضم کیا گیا۔ آزادی سے قبل جبری مزدوری، وٹی چاکری کو 1927ء میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس قانون پر عمل آواری نہیں ہوئی۔
- لیکن جن علاقوں میں تلنگانہ مسلح جدوجہد طاقتور تھی ان خرابیوں کا 1948ء میں خاتمہ کر دیا گیا۔ جب تلنگانہ تحریک کا آغاز ہو رہا تھا نظام نے کرایہ دار کسانوں کے تحفظ کے لیے قوانین مرتب کئے تھے۔ ان کی روشنی میں وہ اپنے ناموں کا اندراج کرواتے اور انہیں مستقل طور پر کاشت کاری کے حقوق عطا کئے جاتے تھے۔
- حیدرآباد کے بھارت سرکار میں انضمام کے فوراً بعد بھی نظام ریاست حیدرآباد کے راج پرمکھ رہے۔ انہوں نے ایک فرمان جاری کیا اور اپنی شخصی اراضیات صرف خاص کو منسوخ کر دیا۔ اس کے ساتھ جبری مزدوری کی تمام اشکال کو ممنوع قرار دیا۔
- 15 اگست 1949ء میں ایک دوسرے فرمان کے ذریعہ سمستان اور مختوں کو برخواست کیا گیا۔ ان جاگیروں میں کاشت کرنے والی کمیونٹی کے غالب طبقوں کو اراضیات کے پٹے دیئے گئے۔
- حیدرآباد کے جاگیرداری تنسیخ کے قانون کے مطابق جاگیروں کے ایک بڑے حصہ کو حکومت نے چند دنوں کے اندر حاصل کر لیا۔ کم و بیش 18 کروڑ کا معاوضہ ادا کیا گیا۔ اس قانون کے تحت 995 جاگیرداروں کو برخواست کیا گیا اور اراضیات کو کاشت کرنے والے کسانوں کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ مالگزاری کی شرح میں کمی کی گئی۔
- نئی حکومت نے حیدرآباد زرعی اصلاحی کمیٹی کا تقرر کیا۔ اس کا مقصد اراضیات کا ارتکاز، پیداوار بڑھانے کے ذرائع موجودہ قانون کی روشنی میں کسانوں اور کرایہ داروں کی امنگوں کا مطالعہ تھا۔
- حیدرآباد کرایہ دار قانون 1950ء میں نافذ کیا گیا۔ اس کی رو سے تمام کرایہ داروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ زمینداروں کے خوشنودی پر کام کرنے والے کرایہ دار کسانوں کو محفوظ کرایہ داروں کو درجہ دیا گیا۔
- وہ تمام کرایہ دار جو چھ سال سے مسلسل اراضیات پر قابض ہیں انہیں محفوظ کرایہ داروں یا قلیل سی رقم کی ادائیگی پر پٹہ داروں کا درجہ دیا گیا۔ اب انہیں اراضیات سے بہ آسانی بے دخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ کئی نسلوں تک اراضیات پر کاشت کر سکتے تھے۔ اس طرح حیدرآباد انعامی اراضیات کی تنسیخ کا قانون 1955ء میں روبہ عمل لایا گیا۔
- 1950ء کے اراضیات کے ابتدائی اصلاحی قانون کو 1954ء میں نافذ کیا گیا۔ اس سے اراضیات کی اصلاح کے مقصد پر کاری ضرب لگی۔

اس سے کاشتکاروں کے مخصوص طبقات کومحفوظ کرایہ داری کا حق نہیں دیا گیا۔

- اس قانون نے زمینداروں کو کروڑ ہا روپے دینے کی سفارش کی۔ اس طرح ایک آزاد ملک کو جاگیرداری نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ بڑی عمارتیں' مویشیوں کے ٹھکانے' زرعی اوزار سابقہ زمینداروں کے تصرف میں رہے۔
- بہت سے قوانین پر سست روی سے عمل آوری ہونے لگی۔ اس سے زمینداروں نے فائدہ اٹھایا۔ کرایہ داری کے قانون میں خامیاں تھیں۔ اس سے زمینداروں نے کرایہ داروں کے اراضیات پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔
- زمینداری کے نظام کی برخواستگی کے بعد بھی انہوں نے اراضیات پر اپنا قبضہ برقرار رکھا اور اسے اپنی اراضیات کہا۔ ان اراضیات پر کارخانے قائم کئے گئے۔ مثال کے طور پر چلا پلی کے زمیندار نے اپنی شکر کے کارخانہ کے لیے 2650 ایکڑ زمین بتلائی۔
- بالآخر اسے آندھرا میں تجارتی صنعت کی حیثیت سے تبدیل کیا گیا۔ انہوں نے تلنگانہ میں اکیسویں صدی میں بھی اپنا غلبہ برقرار رکھا۔
- یہی صورتحال ہمارے ملک میں تھی۔ اس بات کو ذہن نشین کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے اراضیات کی اصلاح کے دوسرے مرحلہ کا آغاز کیا۔ اس میں اراضیات کی کمیت پر دھیان دیا گیا۔
- غریبوں میں اراضیات کی تقسیم پر زور دیا گیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے زمینات کی تحدیدات کے قانون کو 1972ء میں روبہ عمل لایا گیا۔
- اراضیات کی تحدید کے قانون کو آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں ستمبر 1972ء میں منظور کیا گیا۔ اس پر عمل آوری جنوری 1975ء سے ہونے لگی۔
- قانون میں پانچ اراکین کے خاندان کو ایک اکائی سے موسوم کیا گیا۔ ایسا خاندان 10 سے 27 ایکڑ تری زمین اور 35 سے 54 ایکڑ تک خشک زمین رکھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اراضی کو فاضل زمین کہا گیا اور اسے حکومت حاصل کرنے لگی۔
- آندھرا پردیش میں 8 لاکھ ایکڑ زمین کو فاضل قرار دیا گیا۔ اس میں 6 لاکھ 41 ہزار ایکڑ اراضیات کو حکومت لے لی۔ حکومت نے 5 لاکھ 82 ہزار ایکڑ زمین کو 5 لاکھ 40 ہزار بے زمین اور غریب کسانوں میں بانٹ دی۔
- درحقیقت یہ بھی مطلوبہ مانگ سے کم تھی۔ اس قانون کو صحیح انداز میں عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ زمینداروں کی ریشہ دوانیاں اور حکومت میں سیاسی عزم وعمل کی کمی سے قانون کاغذ پر ہی رہا۔
- 2005-06ء کے اعداد وشمار کے لحاظ سے بہت سے سارے کسان (84 فیصد) چھوٹے کسان تھے۔ ان کے پاس تقریباً تمام کاشت شدہ زمین کا نصف حصہ تھا۔ اس کے برعکس بڑے زمینداروں کے پاس ایک فیصد سے بھی کم زمین تھی لیکن عملی طور پر ان کے پاس 6 فیصد زمین تھی۔
- دراصل بہت سے بڑے زمینداروں نے اپنے اراضیات کو چھوٹے رقبوں میں تقسیم کردیا اور مکاری سے اپنے رشتہ داروں اور نوکروں میں تقسیم کردیا۔ یہی صورتحال کم وبیش ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں تھی۔
- اراضیات پر تحدیدات کے قانون کو مغربی بنگال میں موثر طریقہ سے روبہ عمل لایا گیا۔ مغربی بنگال کی حکومت نے عزم راسخ کے ساتھ پیش قدمی کی۔ بے زمین اور چھوٹے کسانوں کو متحد کیا تاکہ وہ اراضیات پر تحدیدات کے قانون کی عمل آوری میں حصہ لے سکیں۔ ❍ حکومت نے 12 لاکھ 94 ہزار ایکڑ زمین حاصل کی اور 10 لاکھ 64 ہزار زمین ایکڑ زمین 26 لاکھ 51 ہزار خاندانوں میں تقسیم کی۔
- تلنگانہ کی زمینداری' مسلح کسانوں کی بغاوت نے ملک میں تشویش کی لہر دوڑادی تھی۔ سرودیا رہنما آچاریہ ونوبا بھاوے نے اراضیات کے

ارتکاز کے مسئلہ کو پرامن طریقہ یعنی بھودان تحریک کے ذریعہ حل کرنا چاہا۔ بھودان کے معنی بے زمین کسانوں کو زمین حوالہ کرنا ہے۔ وہ زمینداروں سے رضا کارانہ طور پر اراضیات لے کر بے زمین کسانوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔

- ونوبا نے 18 اپریل 1951ء میں بھودان تحریک کا آغاز کیا۔ اسے اراضیات کی اصلاح کی تاریخ میں ایک سنگ میل سے موسوم کیا گیا۔ ونوبھا حیدرآباد کے قریب شیورام پلی تک آئے۔ وہ نلگنڈہ ضلع میں پوچم پلی تک پیدل سفر کرتے ہوئے پہنچے۔ ایک تالاب کے قریب ایک درخت کے نیچے دعایہ اجتماع رکھا گیا۔ اس جلسہ میں بچھڑے ہوئے طبقہ سے تعلق رکھنے والے چالیس خاندانوں نے اراضیات کے حصول کی گذارش کی۔
- اس جلسہ میں ویڈار راچند رریڈی نے 250 ایکڑ اراضیات کا عطیہ اپنے والد کی یاد میں دے دیا۔ میسیا پہلا شخص تھا جسے زمین ملی۔ اس واقعہ سے متاثر ہوکر ونوبا جی نے تحریک میں سرعت پیدا کی اور اسے گرام دان تحریک میں تبدیل کر دیا۔
- ونوبا جی نے سارے ملک میں 44 لاکھ ایکڑ اراضیات عطیہ کے طور پر حاصل کیں۔ تاہم اس تحریک نے ملک کے اراضیات کے مسئلہ کے حل کے لیے کچھ زیادہ پیشرفت نہیں کی۔ زمینداروں کا ملک میں زرخیز اراضیات کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ برقرار رہا۔
- **اراضیات کی تحدید کا قانون 75-1972ء**

زمینداری کے نظام کے منسوخی کے قانون نے اراضیات کے ارتکاز کے مسئلہ کو حل نہیں کیا۔ آپ جدول 1 کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اراضیات کے اصلاحات کی تکمیل 56-1955ء میں ہوئی۔ کسانوں کے خاندانوں میں دو ہیکٹر زمین سے زیادہ نہیں آئی۔ بڑے زمینداروں کی دسترس میں قابل کاشت اراضیات کا 38 فیصد حصہ تھا۔ بے زمین دلت مزدور زمین کے لیے آواز بلند کر رہے تھے۔ کسانوں کے انجمنوں نے مزید اراضیات کی اصلاحات کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ حکومت وسیع وعریض اراضیات کی ایک حد کا تعین کرے۔ حکومت فاضل اراضیات کو حاصل کرے اور بے زمین مزدوروں اور چھوٹے کسانوں میں دوبارہ تقسیم کرے۔

جدول 1۔ آندھرا پردیش میں 2006 - 1956 میں اراضیات کی ساخت اور تقسیم

	1955-56		1980-81		2005-06	
	اراضیات کی کمیت میں حصہ	کاشت کردہ علاقہ میں حصہ	اراضیات کی کمیت میں حصہ	کاشت کردہ علاقہ میں حصہ	اراضیات کی کمیت میں حصہ	کاشت کردہ علاقہ میں حصہ
چھوٹی ہیکٹر 2-0	58%	18%	73%	29%	83%	48%
اوسط ہیکٹر 10-2	32%	44%	25%	52%	16%	46%
وسیع ہیکٹر 10 سے بالاتر	10%	38%	2%	19%	1%	6%
جملہ	100%	100%	100%	100%	100%	100%

ماخذ: ڈائرکٹریٹ اقتصادیات اور اعداد و شمار حیدرآباد۔

- 56-1955ء کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اراضیات کی اصلاح کی عمل آوری کے بعد 60 فیصد کسان چھوٹے کسان رہے۔ ان کے پاس 2 ہیکٹر سے کم زمین رہی۔ حالانکہ ان کی تعداد تمام کسانوں میں نصف سے زیادہ تھی۔ ان کے پاس کاشت کی گئی زمین کا صرف

20 فیصد حصہ تھا۔اس کے برخلاف آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بڑے کسان یا زمیندار جو کسانوں میں سے صرف 10 فیصد تھے ان کے پاس کاشت کی گئی زمین کا 38 فیصد حصہ تھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان کی آزادی کے وقت سب سے بڑا مسئلہ تھا۔

(1) آبی بحران (2) غریبی (3) برقی بحران (4) ماحولیاتی بحران

(2) مدراس اراضیات کا قانون کب روبہ عمل میں لایا گیا۔

(1) 1950ء (2) 1951ء (3) 1949ء (4) 1947ء

(3) آزادی سے قبل جبری، وٹی چاکری کو کب منسوخ کردیا گیا۔

(1) 1892 (2) 1893 (3) 1927ء (4) 1891ء

(4) کب سمتسھان اور مقطعوں کو فرمان کے ذریعہ برخواست کردیا گیا۔

(1) 15 اگست 1947ء (2) 15 اگست 1951ء (3) 15 اگست 1950ء (4) 15 اگست 1949ء

(5) حیدرآباد کرایہ دار کو کونسے سال نافذ کیا گیا۔

(1) 1948ء (2) 1947 (3) 1950ء (4) 1951

(6) اراضیات کی تحدید کے قانون کو آندھراپردیش میں کونسے سال منظور دی گئی۔

(1) 1971ء (2) 1970ء (3) 1972ء (4) 1968ء

(7) کونسی ریاست میں اراضیات کے قانون کو موثر طریقہ سے روبہ عمل میں لایا گیا۔

(1) آندھراپردیش (2) کرناٹک (3) مغربی بنگال (4) مہاراشٹرا

(8) 2005-06 کے اعدادوشمار کے لحاظ سے کتنے فیصد چھوٹے کسان تھے۔

(1) 88 فیصد (2) 84 فیصد (3) 48 فیصد (4) 60 فیصد

(9) کس نے 18 اپریل 1951ء میں بھودان تحریک کا آغاز کیا۔

(1) بھاگیہ ریڈی (2) ونوبھاوے (3) پرکاشم پنتلو (4) پنگلی وینکیا

(10) حیدرآباد انعامی اراضیات کی تنسیخ کا قانون کب روبہ عمل میں لایا گیا۔

(1) 1954ء (2) 1955ء (3) 1948 (4) 1950ء

جوابات

10-2	9-2	8-2	7-3	6-3	5-3	4-4	3-4	2-1	1-2

غریبی کا ادراک

- رام چاری ریاست آندھرا پردیش کے ضلع نلگنڈہ کے ایک گاؤں میں بڑھئی کا کام کرتا ہے۔ وہ گاؤں میں کسانوں کے لیے اوزار اور ضروری آلات بناتا ہے۔ اُس کے پاس نہ زمین ہے اور نہ ہی مویشی۔
- کالی چرن بنڈی چلانے والا ہے اُس کا خاندان گاؤں میں رہتا ہے وہ شہر کی مارکٹ میں کام کرتا ہے اور شہر کی جھوپڑ پٹی میں رہتا ہے۔ بعض دفعہ وہ 100 روپے کماتا ہے اور بعض ایام میں وہ 40 روپے سے زیادہ نہیں کماتا۔
- وہ اپنی گاڑی کے پھیروں کے حساب سے کماتا ہے۔ کالی چرن دن میں مارکٹ کی بنڈی سے فروخت کی جانے والی روٹی اور دال کھالیتا ہے۔ وہ اپنے خاندان کو بھیجنے کے لیے پیسے بچاتا ہے اس لیے وہ اکثر و بیشتر بہت کم کھاتا ہے۔
- وہ جتنی جسمانی مشقت کرتا ہے اُس لحاظ سے وہ کھانا نہیں کھاتا۔ وہ شام میں بہت تھک جاتا ہے۔ تمام بنڈی چلانے والے جھوپڑ پٹی میں رہتے ہیں۔ وہ شام کا کھانا تیار کرتے ہیں۔ کالی چرن بیس برس تک اسی انداز سے کام کرتا رہا۔ اُسے مناسب غذا میسر نہیں آئی۔ اُس کی توانائی پوری خرچ ہو چکی تھی۔ وہ اپنی عمر سے زیادہ دکھائی دینے لگا تھا۔
- پرانی فاقہ کشی پھیلی ہوئی ہے۔ ہندوستانی دیہاتوں اور شہروں میں رام چاری اور کالی چرن کی طرح روز آنہ مناسب غذا حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ صحت مند نہیں رہتے اور نہ ہی سرگرم زندگی بسر کرتے ہیں۔
- وہ گلی کوچوں میں رہنے والے بے گھر اور بوڑھے لوگوں کی طرح دکھائی نہیں دیتے۔ وہ ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن وہ فاقہ کشی اور تھکان کا شکار رہتے ہیں۔ اُنہیں کھانے کے لیے مناسب غذا نہیں ملتی۔
- وہ کم کھانا کھاتے ہیں اور یہ صورتحال طویل عرصہ تک جاری رہتی ہے۔ یعنی پرانی اور مستقل فاقہ کشی۔ وہ عام طور پر کمزور اور تھکے ہوئے ہوتے ہیں اور بسا اوقات علیل بھی رہتے ہیں۔
- ہمیں اعضاء و جوارح کی حرکت' چلنے پھرنے' بات کرنے اور روزمرہ کے کام کاج کے لیے توانائی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ ہمیں یہ توانائی ہماری غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس توانائی کی کیلوری کے ذریعہ پیائش کیا جاسکتا ہے۔
- مثال کے طور پر ایک چائے کے شکر کا چمچہ ہمیں 40 کیلوری مہیا کرتا ہے۔ تیل سے لبریز ایک چمچہ 90 کلو کیلوری دیتا ہے۔ اگر آپ کسی کھانے کے پاکٹ کو دیکھیں تو آپ کو کیلوری کا پتہ چلے گا۔
- قومی کیلوری کا معیار دیہی اور شہری علاقوں کے لیے یومیہ 2400 اور 2100 کلو کیلوری ہے۔ ایک آدمی کے لیے اوسطاً مطلوبہ غذا 2100 کلو کیلوری فراہم کرنے والی ہو۔
- یہ صحت مند رہنے کے لیے کم از کم توانائی ہے۔ دیہی علاقوں میں جسمانی محنت و مشقت زیادہ کی جاتی ہے۔ وہاں یومیہ 2400 کیلوری درکار ہوتی ہے۔
- دیہی علاقوں میں 80 فیصد لوگ معیاری کیلوریز سے نیچے رہتے ہیں اور تھوڑی غذا حاصل کر پاتے ہیں۔ پانچ افراد میں چار افراد کی غذا میں کیلوری کی مقدار کم ہوتی ہے۔

- 1980 کے مقابلے میں ہمارا ملک زیادہ خوشحال ہو گیا ہے۔ کئی اشیا اور سہولتیں میسر ہیں۔ لیکن غریبوں کے لیے بھوک اور فاقہ کشی بڑھ گئی ہے۔ آج وہ پچھلے 25 برسوں کے عرصہ میں کم کیلوری استعمال کر رہے ہیں۔
- فاقہ کشی ناقابل برداشت ہی نہیں وہ تباہ کن بھی ہوتی ہے۔ کم غذاؤں سے مستقل فاقہ کشی اور کیلوری کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ مستقل طور پر فاقہ کشی کا شکار ہونے والے لوگ محفوظ اور غذائیت والے کھانے سے محروم رہتے ہیں۔
- غذائی سائنس داں جسمانی وزن وقد کی پیائش Body Mass Index (BMI) سے معلوم کرتے ہیں۔
- اس کا آسانی سے حساب لگایا جا سکتا ہے۔ ایک شخص کے وزن کو کلوگرام کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد قد کو میٹر میں معلوم کیا جاتا ہے۔ وزن کو قد سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر وہ 185 سے کم ہو تو وہ فرد کم غذا کا شکار تصور کیا جائے گا۔
- اگر وہ BMI' 25 سے زیادہ ہو تو ایسا شخص موٹا کہلائے گا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس اساس کا اطلاق نشو ونما پاتے ہوئے بچوں پر نہیں ہوگا۔ جماعت کا ہر طالب علم مختلف معاشی پس منظر رکھنے والے تین افراد کا وزن اور قد معلوم کرے گا۔ مثلاً دفاتر میں کام کرنے والے نوکر' ملازمین' تجارت کرنے والے افراد وغیرہ۔
- ہندوستان میں 50 فیصد سے زیادہ لوگ اپنے روزگار کے لیے زرعی سرگرمیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے چھوٹے کسان اور زرعی مزدور ہوتے ہیں۔
- ان کے علاوہ بعض لوگوں کا پیشہ زراعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے نجار (رام چاری)' کھیتی باڑی کرنے والے جیسے کمہار' موچی' چھوٹی مصنوعات چلانے والے زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔
- آندھرا پردیش میں دیہی خاندانوں کے کم وبیش 2 یا 5 فیصد لوگ زرعی مزدور ہیں۔ یہ خاندان بے زمین ہیں اور دوسرے تھوڑی سی زمین پر کاشت کرتے ہیں۔ کام کے مواقع محدود ہیں۔
- زرعی مزدوروں کو سال میں 120 سے 180 دنوں تک کام ملتا ہے۔ ایسے طویل موسم ہوتے ہیں جب کھیتوں میں کوئی کام نہیں ہوتا۔
- بعض اوقات قحط سالی' سیلاب' کیڑوں کے حملے یا اور کوئی مصیبت کی وجہ سے زرعی کام کرنے کے ایام میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے زمانے میں بڑے پیمانے پر کسانوں کا دیہاتوں سے اخراج عمل میں آتا ہے اور دیہاتوں میں مصائب وآلام' بھوک وفاقہ کشی پھیل جاتی ہے۔
- دستور ہند میں کام کے حق کا ''ریاست کے رہنمایانہ اصولوں میں'' حوالہ دیا گیا ہے۔ دستور کی دفعہ 41 میں زور دیا گیا ہے کہ ''ریاست اپنی معاشی استطاعت اور فروغ میں کام کرنے کے حق کا تحفظ کرے گی'' تاہم عوام نے ان حقوق کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔
- حکومت اپنی سوابدید پر عوامی کاموں کی شروعات کرتی ہے اور مزدوروں کو کام پر لگاتی ہے لیکن لوگ عام طور پر کام کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ بالخصوص اپنی رہائش کے قریب کام نہیں مانگ سکتے۔ برسہابرس کی عوامی جدوجہد کے بعد قومی دیہی کام کے تحفظ کا قانون
Mahatma Gandhi National Rural Employment Guarantee (MNREGA)
2005 میں منظور کیا گیا۔ اس سے دیہی علاقوں میں روزگار کے تحفظ کا راستہ ہموار ہوا۔
- گاؤں کے متعلق سماجی تنقیح کی یہ معلومات ویب سائٹ پر ملاحظہ کر سکتے ہیں:

http://125.17.121.162/SocialAudit/Login.jsp

- ''بادشاہ اپنے اناج کے گودام سے مصائب وآلام کے وقت دیہی عوام کے لیے اناج کا آدھا حصہ مختص کر دے اور دوسرے نصف حصہ کو

استعمال کرے۔ پرانے اناج کے حصہ کو نئے اناج سے تبدیل کرے۔'' یہ جملے ارتھ شاستر (2.15.22-23) کوٹیلیا۔ چوتھی صدی ق م کے ہیں۔

- حکومت روزگار کے ساتھ خریدے جانے والی غذائی اشیا تک رسائی کو یقینی بنائے۔ اگر ضروری اشیاء کی قیمتیں بہت زیادہ ہوں تو روزگار اور آمدنی سے کچھ نہیں ہوگا۔ حکومت راشن شاپ "Fair Price Shop" کے ذریعہ غذائی اشیا کو عوام تک پہنچا سکتی ہے۔
- حکومت کسانوں سے غذائی اجناس خریدتی ہے اور انہیں راشن شاپ کو فراہم کرتی ہے۔ راشن شاپ میں اناج کا ذخیرہ رہتا ہے (دیگر ضروری اشیا جیسے شکر، دالیں، مٹی کا تیل) ان چیزوں کو عوام میں فروخت کیا جاتا ہے راشن شاپ پر قیمتیں مارکٹ کی قیمتوں سے نسبتاً کم ہوتی ہیں۔
- راشن شاپ کے ذریعہ اناج اور دیگر ضروری اشیا کی تقسیم کو پبلک ڈسٹربیوشن سسٹم (PDS) کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد سے PDS کا وجود ہے۔
- PDS کو صحیح انداز میں روبہ عمل لانا چاہیے۔ یہ اسکیم جنوبی ہند کی ریاستیں جیسے کیرالا، آندھراپردیش اور تاملناڈو میں بہتر طریقے سے چل رہی ہے۔ اگر ہر فرد کا تعاون رہے تو اُس کی کارکردگی میں اور بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔
- حکومت ہند کے اور منصوبے ہیں اُس نے 1997 میں فیصلہ کیا کہ راشن شاپس صرف غریبوں تک محدود رہے۔ اس سے صرف غریب عوام استفادہ کریں۔ باقی لوگ غذائی اشیا زیادہ قیمتوں پر مارکٹ سے خریدیں۔
- حکومت منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جاننا چاہی کہ غریب کون ہیں؟ پنچایتوں سے کہا گیا کہ وہ BPL، غریبی کی نچلی سطح پر رہنے والوں کا سروے کریں۔ اس سروے میں خاندان کی آمدنی، ذرائع آمدنی، دن میں تناول طعام کے اوقات، لباس، رہائش گاہیں، اخراج، قرضے وغیرہ شامل ہیں۔ اس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ خاندان غریب ہے۔
- اس سروے کی اساس پر تین قسم کے کارڈ تقسیم کیے گئے۔ غریب خاندان کو انتودیا کارڈ تقسیم کیے گئے۔ حالات قدرے بہتر تھے انہیں غریب ہی تصور کیا گیا۔ انہیں APL کارڈس دیے گئے باقی ماندہ خاندانوں کو BPL کارڈ جاری کیے گئے۔ ہر راشن کارڈ کی مقدار اور قیمتیں مختلف تھیں۔
- مثال کے طور پر انتودیا کارڈ رکھنے والے اپنے خاندان کے لیے ہر مہینہ 35 کلو اناج (چاول، گیہوں) لے سکتے ہیں۔ آندھراپردیش میں BPL کارڈ رکھنے والے خاندان کا ہر فرد 4 کلو اناج حاصل کرسکتا ہے۔ APL کارڈ رکھنے والے افراد اپنے خاندان کے لیے 2 یا 3 کلو شکر ہر مہینہ حاصل کرسکتے ہیں۔
- راشن شاپ کے ذریعہ اناج BPL اور انتودیا کارڈ رکھنے والوں سے مہیا کیا جاتا ہے۔ راشن شاپوں میں فروخت نہیں کیا جانے والا اناج کا ذخیرہ بھی ہوتا ہے اور عوام کی ایک کثیر تعداد بھوکا پیٹ لیے سوجاتی ہے۔ یا وہ آدھا پیٹ کھاتی ہے۔ اس بنیادی حق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔
- دستور ہند کی دفعہ 21 میں زندگی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لوگ سوال کر رہے ہیں کہ بغیر کھانے کے زندگی کیسے ممکن ہے۔ حکومت ذمہ داری قبول کیوں نہیں کرتی۔ حکومت غذائی اجناس خراب کرنے یا سڑانے کے بجائے خود اناج تقسیم کیوں نہیں کرتی۔

○ سپریم کورٹ کی ہدایتیں اور عام آدمی کی جانب سے مسلسل دباؤ کے باعث حکومت کی بہت سی اسکیموں بشمول PDS کی کارکردگی پر اثرات مرتب ہوئے لیکن ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) رام چاری کونسے ضلع سے تعلق رکھتا تھا۔

(1) ورنگل (2) محبوب نگر (3) نلگنڈہ (4) کریم نگر

(2) دیہی علاقوں میں کتنے فیصد لوگ معیاری کیلوریز سے نیچے زندگی گزارتے ہیں۔

(1) 82 (2) (3) 8070 (4) 85

(3) توانائی کی کس کے ذریعہ پیائش کیا جاسکتا ہے۔

(1) کیلو (2) کیلوری (3) حجم (4) لیٹر

(4) سائنس داں جسمانی وزن وقد کی پیائش .... سے معلوم کرتے ہیں.

(1) BMI (2) MIB (3) IMB (4) CCE

(5) دستور ہند میں کس کا ''ریاست کے رہنمایانہ اصولوں میں'' حوالہ دیا گیا ہے۔

(1) زندگی کا حق (2) کام کے حق (3) آرام کا حق (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) حکومت کی جانب سے MNREGA کے تحت ہر............کو جسمانی کام دیا جاتا ہے۔

(1) بچہ (2) بالغ فرد (3) بچی (4) یہ تمام

(7) ارتھ شاستر کا مصنف ہے۔

(1) میگاستھنیز (2) کوٹلیا (3) فاہیان (4) ابوالفضل

(8) کون راشن شاپ "Fair Price Shop" کے ذریعہ غذائی اشیا کو.........................تک پہنچا سکتی ہے۔

(1) حکومت (2) خانگی شعبہ (3) رئیس طبقہ (4) یہ تمام

(9) BPL سے مراد ہے۔

(1) Below Power Line (2) Base Poverty Line

(3) Below Poverty Line (4) Base Poverty Line

(10) کونسی دفعہ کے تحت زندگی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

(1) دفعہ 29 (2) دفعہ 21 (3) دفعہ 45 (4) دفعہ 30

جوابات

1-3	2-3	3-2	4-1	5-2	6-2	7-2	8-1	9-3	10-2

ترقی کی سمت صحیح قدم

- جمہوریت کی طرح انسانی حقوق کے نظریہ نے بھی 300 برسوں میں ساری دنیا میں اہمیت اختیار کر لی ہے۔
- یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سارے انسان بلا لحاظ ذات پات، جنس، مذہب، ملک وغیرہ، خواہ وہ کم درجہ کے ہوں یا مجرم۔ انہیں چند بنیادی حقوق حاصل ہیں اور ان سے انہیں محروم نہیں کیا جا سکتا۔ غریبی کے تناظر میں دو حقوق نہایت اہم ہیں۔

  (1) باوقار زندگی کا حق (2) آزادی و حریت کا حق
- زندگی کے حق سے مراد یہ ہے کہ سارے انسان زندہ رہنے کا حق رکھتے ہیں۔ وہ اس طرح سے جیئیں کہ انسانی عظمت پر کوئی سمجھوتہ یا مصالحت نہ ہو پائے۔
- آزادی حریت کے حق سے مراد یہ ہے کہ وہ پیش قدمی کر سکتے ہیں۔ اپنا عقیدہ رکھ سکتے ہیں اور بغیر کسی خوف کے وہ اظہار خیال کر سکتے ہیں۔ (دوسروں کی آزادی کو تلف کئے بغیر) وہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
- پون گیارہ برس کا لڑکا اپنی ماں کی ساتھ رہتا ہے۔ وہ مندر کے شہر میں رہتا ہے۔ جہاں بہت سے زائرین آتے ہیں۔ پون مندر کے باہر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بھیک مانگتا ہے۔ وہ زائرین کے قدموں میں گر جاتا ہے۔ کھانے کے لیے گڑگڑاتا ہے۔
- بعض دفعہ وہ لوگ ٹفن کے ڈبے میں بچے ہوئے خراب ہوتے ہوئے کھانے کو دیتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ ان کے وزنی صندوقوں کو اٹھاتا ہے۔ اسے معمولی سا معاوضہ دیا جاتا ہے۔
- پون کی ماں ایک گھر میں نوکرانی کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ وہ روزانہ بارہ گھنٹے کام کرتی ہے۔ وہ سارا مہینہ اسی طرح کام انجام دیتی ہے۔ اس کے مالکین کے ساتھ گھر کے نوجوان بچے بھی اسے مسلسل حکم دیا کرتے ہیں۔
- سب لوگوں کے کھانے کے بعد اسے بچا ہوا کھانا دیا جاتا ہے۔ اسے مالکین کے روبرو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ ان سے نرمی اور عاجزی سے بات کرتی ہے۔ اس کی چھوٹی سی غلطی پر بے عزتی کی جاتی ہے۔ نوکری کے چلے جانے کے ڈر سے وہ اپنے غصہ اور آنسوؤں کو پی جاتی ہے۔
- جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ عوام کے بنیادی حقوق ہیں تو حکومت کا بنیادی فریضہ بن جاتا ہے کہ وہ ان حقوق کو عملی جامہ پہنائے۔ اس کے علاوہ ان پر خرچ کئے جانے والے وسائل کو خیرات یا فضول نہ سمجھا جائے بلکہ انہیں ملک کے مستقبل کے ضروری سرمایہ کاری تصور کیا جائے۔
- اس لیے ایسی قانون سازی ضروری ہوگئی ہے جس سے سارے لوگوں کے معاشی وفلاحی حقوق کا تحفظ ہو سکے۔
- جب اقوام متحدہ کی تاسیس 1945ء میں ہوئی تو اس وقت تمام ممالک نے اقرار کیا کہ آزادی، معاشی ترقی سارے انسانوں کا بنیادی حق ہے۔
- کئی ملکوں نے آزادی کے حق کی ضمانت دی ہے لیکن انہوں نے معاشی فلاح و بہبود جیسے ملازمت، مناسب اجرتیں، تعلیم، طبی سہولتیں، رہائش اور غذا کے حصول کے حق پر چپ سادھ لیتے ہیں۔ ایک بار پھر تمام ممالک نے 1983ء میں دونوں قسم کے حقوق کی اہمیت سے اتفاق کیا۔
- حکومت کا نظام وسیع وعریض اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ پالیسیوں اور منصوبوں پر عمل آوری مشکل ہوتی ہے۔ غریبی کے خاتمہ اور غریبوں کو فائدہ پہنچانے والے منصوبے مستحق لوگوں تک پہنچ نہیں پاتے۔ امداد کو دوسری طرف منعکس کر دیا جاتا ہے۔

- اس کا سب سے بڑا سبب رشوت ستانی ہے۔اس رشوت ستانی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عام لوگ منصوبوں اوران کی عمل آوری کے بارے میں نہیں جانتے۔
- راجستھان میں عوام الناس کے ایک گروہ نے مزدور کسان شکتی سنگم (MKSS) کے پرچم تلے خود کو منظم کرتے ہوئے معلومات کا مطالبہ کیا۔حکومت سے مفصل معلومات حاصل کرنے کا کوئی قانونی جواز نہیں تھا۔
- ابتدا میں عہدیداروں کی مدد سے دستاویزات کو اکٹھا کیا گیا۔عوام نے عوامی جلسوں میں ان دستاویزات کا معائنہ کیا۔بعض عہدیداروں نے معلومات کے انکشاف سے گریز کیا۔اس واقعہ سے عوامی تحریک کی شروعات ہوئی۔
- اگلے تین برسوں تک جلوس اور جلسے کئے جاتے رہے۔عوام نے اپنی فلاح و بہبود کے لیے معلومات کے حصول کا مطالبہ کیا۔انہوں نے بحث کی اور مندرجہ ذیل نکات پیش کیے۔
- انسانی نشونما اور ترقی جمہوری حقوق کے لیے معلومات نہ گزیر ہیں۔عوام حکومت کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔اگر ان کے پاس سرکاری دستاویزات کی شکل میں معلومات ہوں تو حقیقی ترقی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔
- معلومات کی فراہمی سے حکومت میں احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور کارکردگی بہتر ہوگی۔سرکار کے کام کاج پر نگاہ رکھی جاسکتی ہے۔بدعنوانیوں کی روک تھام بھی کی جاسکتی ہے۔غریب لوگوں کی بقا کے لیے معلومات ضروری ہیں۔
- اگر معلومات کو عوام میں پیش کردیا جائے تو منتخبہ نمائندوں یا عہدیداروں کے غلط فیصلوں کی روک تھام ہوسکتی ہے۔
- کئی برسوں کی جدو جہد کے بعد سرکاری معلومات کی فراہمی کا قانون 1996ء میں راجستھان میں بنایا گیا۔
- دوسری کئی ریاستوں نے آئندہ برسوں میں اس قسم کے قوانین کو منظور کیا۔قومی سطح پر حق معلومات (RTI)Right to Information کے بل کو 2005ء میں پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا۔آج حق معلومات میں دستور میں دو بنیادی حقوق جیسے 1۔اظہار خیال کی آزادی 2۔زندگی کے حق کے تحت تسلیم کیا گیا۔
- حق معلومات (RTI) کے تحت اگر سرکاری دفتر کے لیے لازمی ہے کہ وہ لوگوں کے استفسار سے پہلے کھلے عام معلومات بہم پہنچائے۔آپ ان کی عمارت کی دیواروں پر نشاندہی کرسکتے ہیں۔ا
- گر آپ کو انٹرنٹ تک رسائی ہے تو بہت سے سرکاری دفاتر نے اپنے ویب سائٹ پر اپنے اداروں کے بارے میں حق معلومات کے کالم میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔آپ ان سرکاری دفاتر کا براہ راست دورہ کیجیے یا ان کے ویب سائٹ دیکھیے اور معلومات کو ضبط تحریر میں لائیے۔
- برطانوی حکومت نے اتفاق نہیں کیا۔بد قسمتی سے آزادی کے بعد بھی ایسا قانون منظور نہیں کیا گیا۔بالآخر پارلیمنٹ نے 2002ء میں تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا۔
- دستور کی 86ویں ترمیم نے تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا اور 2002ء میں اسے منظور کیا۔86ویں ترمیم میں کہا گیا ہے کہ ''ریاست 6 سے 14 برس سن کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی۔قانون اس کا تعین کرے گا'' اس قانون کو 2009ء میں منظور کیا گیا۔اور اسے ''بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2009ء سے موسوم کیا گیا''۔
- RTE اعلان کرتا ہے کہ 6 سے 14 برس کے تمام بچوں کو مفت تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔بچوں کے پڑوس میں مدرسوں کی عمارتیں تعمیر کی جائیں۔پڑھے لکھے اساتذہ کا تقرر کیا جائے اور تمام سہولتیں فراہم کی جائیں۔

- اس قانون میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ تعلیم تمام بچوں کی ہمہ جہت نشونما کو یقینی بنائے۔ سرگرمیوں کے ذریعہ اکتساب علم، تلاش وجستجو کی روح بیدار کرے اور بچوں کے ساتھ دوستانہ ماحول میں تدریسی کام انجام دیا جائے۔ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ بچوں کو ان کی مادری زبان میں پڑھایا جائے۔ وہ بالا خوف وخطر، فکرمندی اور پریشانی والجھن کے اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں۔
- بالفرض محال آس پاس مدارس نہ ہوں، اساتذہ کی تعداد پڑھانے کے لیے غیر تشفی بخش ہو۔ تدریس اور اکتساب علم کا مواد میسر نہ ہو یا بچے کی مار پیٹ کی جائے یا اسے ڈرایا دھمکایا جائے۔ اسے غیر دوستانہ انداز میں پڑھایا جائے تو ایسے طلبا ارباب مجاز کے خلاف عدالتوں میں شکایت کر سکتے ہیں۔
- **جن سنوائی (عوامی سماعت):** مزدور کسان شکتی سنگم (MKSS) جلسوں کا انعقاد کرنے لگی۔ جسے جن سنوائی یا عوامی سماعت کہا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ سرکاری دستاویزات کو پڑھ نہیں سکتے۔
- گاؤں کا ہر آدمی دستاویزات کے بارے میں جاننے کے لیے مشتاق ہوتا ہے۔ انہیں پڑھ کر وضاحت کی جاتی ہے۔ دستی پمپ بنانے کے لیے لوگوں کو کتنی اجرت دی گئی۔
- ناموں کی فہرست سے ان کے ناموں کا اعلان کیا جاتا ہے گاؤں والے ان لوگوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن کے نام فہرست میں لکھے گئے۔ کیا وہ لوگ موجود تھے یا کہیں ہجرت کر گئے تھے۔ کیا انہیں اتنی کی ہی رقم دی گئی جتنی کہ رجسٹر میں لکھی گئی ہے۔ اس سے رشوت ستانی بے نقاب ہوجاتی ہے۔ ان واقعات سے عوام الناس نے اقدامات کو ضروری بنا دیا۔
- عہدیداروں کو بھی دستاویزات میں دی گئی تفصیلات کی مدافعت اور گفتگو کرنی کی سہولت مہیا کی گئی۔ ضلع کے نظم ونسق اور پنچایت کے عہدیداران جلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ جب رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف فوجداری کے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کونسے سال تمام ممالک نے آزادی اور معاشی حقوق کی اہمیت سے اتفاق کیا ہے۔

(1) 1981ء (2) 1982ء (3) 1983ء (4) 1985ء

(2) کونسی ریاست کے عوام الناس کے گروہ نے مزدور کسان شکتی سنگم (MKSS) کے پرچم تلے خود کو منظم کرتے ہوئے معلومات کا مطالبہ کیا۔

(1) کرناٹک (2) آندھرا پردیش (3) راجستھان (4) مہاراشٹرا

(3) دستور کی کونسی ترمیم نے تعلیم کو بنیادی حق تسلیم کیا گیا۔

(1) 82 (2) 86 (3) 44 (4) 42

(4) کونسے سال سرکاری معلومات کی فراہمی کا قانون راجستھان میں بنایا گیا۔

(1) 1981ء (2) 1986ء (3) 1983ء (4) 1996ء

(5) جن سنوائی سے مراد ہے۔

(1) عہدیداروں کی سماعت (2) عوامی سماعت (3) خصوصی سماعت (4) ان میں سے کوئی نہیں

(6) کونسے قائد نے برطانوی دور میں مفت اور لازمی تعلیم کا مطالبہ کیا تھا۔

(1) بال گنگادھر تلک (2) گاندھی جی (3) گوپال کرشن گوکھلے (4) مولانا آزاد

(7) کونسے سال گوپال کرشن گوکھلے نے برطانوی نوآبادیات سے مفت تعلیم کا مطالبہ کیا۔

(1) 1981ء (2) 1911ء (3) 1920ء (4) 1922ء

(8) قانون حق تعلیم کا نفاذ کب سے ہوا۔

(1) یکم اپریل 2009ء (2) 26 جنوری 2009 (3) یکم اپریل 2010ء (4) 15 اگست 2010ء

(9) قانون حق تعلیم میں بنیادی تعلیم سے مراد۔

(1) اول تا پنجم (2) اول تا ہفتم (3) اول تا ہشتم (4) اول تا دہم

(10) مزدور کسان شکتی سنگم کا تعلق کس ریاست سے تھا۔

(1) پنجاب (2) بہار (3) گجرات (4) راجستھان

جوابات

10-4	9-3	8-3	7-2	6-3	5-2	4-4	3-2	2-3	1-3

موضوع V: مذہب اور سماج

سماجی و مذہبی اصلاحی تحریکیں

سیکولرازم کا فہم

- ہمیں تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں اخراج' مذہب کے اساس پرستایا گیا۔ آپ پڑھے ہوں گے ہٹلر نے جرمنی میں کس طرح یہودیوں کو ستایا اور کس طرح کئی لاکھ یہودیوں کا قتل کیا گیا۔
- لیکن اب اسرائیل کی صیہونی ریاست اپنی مسلم اور عیسائی اقلیت کے ساتھ برا سلوک کر رہی ہے۔ سعودی عرب میں غیر مسلمانوں کو مندر یا چرچ وغیرہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں عوامی مقامات پر جمع ہو کر عبادت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔
- ہندوستان نے ایسی حکمت عملی اختیار کی جس کے مطابق مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا ہے۔ سیکولرازم ریاست سے مذہب کی علیحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔
- اکثریت کی بربریت' بنیادی حقوق کی پامالی کی وجہ سے جمہوری سماج میں مذہب کو ریاست سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔
- دستور ہند میں ہندوستانی ریاست کو سیکولر لازمی قرار دیا ہے۔ دستور کے مطابق ایک سیکولر ریاست ہی مندرجہ ذیل چیزوں کو یقینی بنا سکتی ہے۔
  1. ایک مذہبی گروہ دوسرے گروہ پر مسلط نہ ہونے پائے۔
  2. ایک ہی مذہبی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے اراکین دوسرے اراکین پر اپنا غلبہ قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔
  3. ریاست کسی مخصوص مذہب پر عمل پیرا نہیں ہوسکتی۔ افراد کی مذہبی آزادی کو بھی چھین نہیں سکتی۔
- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں اپنے دن کا آغاز ''وفاداری کا عہد'' سے کرتے ہیں۔ اس عہد میں زیر خدا

کے الفاظ ہیں۔آج سے 60 برس پہلے یہ کہا گیا تھا کہ سرکاری مدارس کے طلبا اس عہد کو نہیں پڑھیں گے۔اگر وہ ان کے مذہبی عقائد سے متصادم ہوتا ہے

- اس کے علاوہ کئی قانونی مقدمہ بازیاں بھی ہوئیں اور زیر خدا کے الفاظ پر تنقید کی گئی۔اس سے ریاست اور کلیساء کی علیحدگی کا تصور متاثر ہوتا ہے۔امریکہ کے دستور کی پہلی ترمیم ریاست اور مذہب کی علیحدگی کی ضمانت دیتی ہے۔
- ہندوستانی سیکولرازم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سیکولرازم سے معنی ومفہوم کے اعتبار سے الگ ہے۔امریکہ میں مذہب اور ریاست دونوں علیحدہ ہے۔اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ہندوستانی سیکولرازم میں ریاست مذہبی امور میں مداخلت کرسکتی ہے۔
- اگرچیکہ ہندوستانی سیکولرازم میں ریاست مذہب سے سختی کے ساتھ علیحدہ نہیں ہے لیکن مذہب ریاست اور ریاست مذہب سے اصولی طور پر فاصلہ بنائے رکھتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست کی مذہبی امور میں مداخلت دستوری تصورات کی روشنی میں ممکن ہے۔یہ تصورات مثالی ہے۔ان کے ذریعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ریاست سیکولر نظریات کے مطابق کام کررہی ہے یا نہیں۔
- ہندوستانی ریاست سیکولر ہے اور یہ مختلف طریقوں سے مذہبی غلبہ کی روک تھام کرتی ہے۔دستور ہند بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے جو سیکولر تصورات پر مبنی ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہندوستانی سماج میں ان حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔بلا شبہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دستوری طریقہ سے انہیں روک سکے۔
- بنیادی حقوق سے آگہی وواقفیت سے ہم ان کی خلاف ورزیوں کے متعلق حساس ہوجاتے ہیں اور انہیں روکنے کے لیے مناسب اقدامات کرتے ہیں۔
- فرانس نے فروری 2004ء میں ایک قانون منظور کیا اور سیاسی ومذہبی علامتوں کا اظہار کرنے والے لباس ودیگر لوازمات پر پابندی عائد کردی۔ان ممنوعہ چیزوں میں اسلامی حجاب' صیہونی ٹوپی' مسیحی صلیب ہے۔اس قانون کی بڑے پیمانہ پر سخت مزاحمت کی گئی۔
- مخالفت کرنے والوں میں سابقہ فرانسیسی نوآبادیات جیسے الجیریا' تیونس اور مراقش کے تارکین وطن شامل تھے۔فرانس میں 1960ء میں مزدوروں کی قلت پیدا ہوگئی تھی تو حکومت نے ان مہاجرین کو ویزا کی سہولتیں فراہم کیں تاکہ وہ ان کے ملک میں آکر کام کریں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) جرمنی میں ہٹلر نے کونسی قوم ستایا تھا۔

(1) مسلمان (2) یہودی (3) عیسائی (4) پارسی

(2) اسرائیل میں کس پر ظلم کیا جارہا ہے۔

(1) مسلم (2) سکھ (3) عیسائی (4) بدھسٹ

(3) کون ریاست سے مذہب کی علحدگی کا حوالہ دیتا ہے۔

(1) سرمایہ داریت (2) اشتراکیت (3) سیکولرازم (4) یہ تمام

(4) کونسے ملک میں زیادہ تر بچے سرکاری مدارس میں دن کا آغاز وفاداری کے عہد سے کرتے ہیں۔

(1) امریکہ (2) ہندوستان (3) چین (4) برطانیہ

(5) کونسے ملک میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔

(1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی

(6) کونسے سال فرانس میں سیاسی و مذہبی علامتوں کے اظہار کرنے والے لباس اور دیگر لوازمات پر پابندی عائد کی گئی۔

(1)2004ء (2)2002ء (3) 2003ء (4)1983ء

(7) اسلامی حجاب پر پابندی کونسے ملک پر عائد کی گئی۔

(1) آسٹریلیا (2) امریکہ (3) فرانس (4) جرمنی

جوابات

7-3	6-1	5-3	4-1	3-1	2-1	1-2

موضوع VI: تہذیب اور ترسیل

عہد جدید میں مظاہرہ کئے جانے والے فنون اور فنکار

- مظاہرہ کرنے والے فن کاروں سے ہماری مراد اُن سے ہے جو رقص کرتے ہیں، گاتے ہیں، ناٹک وغیرہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرے فن کاروں جیسے مصور، سنگ تراش اور ادیبوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اول الذکر کا م کو محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ ہر دفع انہیں ازسرنو مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔
- بہت سے لوگ فنون کا مظاہرہ عوام الناس ہی میں کرتے ہیں۔ دہقانی اور قبائیلی خواتین کام کرتے ہوئے یا فاضل اوقات میں یا تہواروں کے موقع پر گاتی بھی ہیں اور رقص بھی کرتی ہیں۔ چٹوکھوڈو تلنگانہ کا ایک فن ہے جسے کسان کام کرتے ہوئے گاتے ہیں۔
- **دھما:** آراکو وادی میں رہنے والے قبائیلی گروہ دھما ناچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شادیوں اور تہواروں میں دھما ناچنے والے گاؤں گاؤں سفر کرتے ہیں۔
- رقص کرنے والوں کے ساتھ موری، کریڈی، ٹوڈاموڈپو اور کمولو جیسے موسیقی کے ساز بجانے والے بھی ہوتے ہیں۔ ناچ کے آٹھ مختلف درجے ہیں۔ بوڑادھما، گن دیوی دھما، گوڈی بیٹا دھما، پوٹارا، ٹولا دھما، بھاگ دھما، نئی کاری دھما، کونڈا دھما، بایا دھما۔ نتی کاری دھما ناچ گروپ کی شکل میں پیش نہیں کیا جاتا۔
- **گوسادی:** عادل آباد کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ ہرن سینگوں سے مور کے پروں سے خود کو آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔ اُن کے ہمراہ موسیقی کے آلات جیسے دپو، ٹوڈومو، پرپری اور کالی کوم ہوتے ہیں۔
- **لمباڑی:** آندھرا پردیش میں ایک نیم خانہ بدوش قبیلہ لمباڑی بھی ہے۔ وہ روزمرہ کے کام کاج جیسے فصل کاٹنا، شجرکاری اور تخم ریزی کے مرحلوں پر ناچتے ہیں۔ اُن کے لباس پر کانچ کے منکے، چمکیلی ٹکیا چسپاں ہوتی ہے۔
- **سادر ناچ:** یہ ناچ کی تنہا شکل ہے۔ دیوداسیاں صدیوں سے مندروں اور جنوبی ہند کے شاہی درباروں میں ناچتی رہیں۔ اُس میں ٹمل ناڈو بھی شامل تھا۔
- **کوراونجی:** یہ عورتوں کا ایک ناچ ہے۔ جب ایک لڑکی کی محبت کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُسے محبوب مل جاتا ہے تو اُس وقت وفور شوخ میں رقص کیا جاتا ہے۔ اور اُس رقص کے ذریعہ جمالیاتی تصورات کی ترجمانی کی جاتی ہے۔

- **کچی پوڈی:** آندھراپردیش میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں ۔ یہ رقص ناٹک کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔اس رقص کو مردناٹک کے روپ میں پیش کرتے ہیں ۔
- **براکتھا:** براکتھا تلگو میں قصہ گوئی کا فن ہے۔آندھرا کے علاقے میں براکتھا کو جنگم کتھا' تلنگانہ میں اسے تنبوراکتھا' رائلسیما میں اسے تندانہ کتھا کہا جاتا ہے۔ براکتھا کا ماٰخذ بارھویں اور تیرھویں صدی کی ویرشیومت کی تحریک سے وابستہ رہا۔
- برا کی اصطلاح تنبورہ سے تعلق رکھتی ہے۔ایک تاروں والا ساز جو قصہ گو کے داہنے بازو سے لگا رہتا ہے۔عموماًاس فن کے مظاہرہ میں پیچو گنٹلالا یا جنگالوں ذاتوں یا قبائل سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے دو یا تین افراد کا گروپ ہوتا ہے۔
- براکتھا میں مرکزی قصہ گو تنبورہ کو بجاتے ہوئے گھنگھرو پہن کر ناچتے ہوئے داستان بیان کرتا جاتا ہے۔ وہ سُر تال کے لحاظ سے اسٹیج پر آگے پیچھے متحرک ہوتے ہوئے ناچ کر قصہ گوئی کرتا چلا جاتا ہے۔
- براکتھا کے مشہور و معروف ٹیپ کے مصرعوں میں ونرا بھارتہ' ویرا کمارا' وجیم' منادے را' تندانا تانا ہیں ۔ براکتھا کا آغاز شام میں ہوتا ہے۔ ابتدا میں مختلف دیوی' دیتاؤں کی تعریف میں گانے گائے جاتے ہیں ۔ پھر قصہ گو داستان کا تعارف کراتا ہے۔ وہ مقام' وقت اور داستان کا سیاق و سباق بھی پیش کرتا ہے۔اس کے مددگار ساتھی ٹیپ کے مصرعوں کو دھراتے جاتے ہیں ۔
- داستان کی تمہید کے بعد تینوں فن کار مختلف قسم کے کردار اپناتے ہیں ۔واقعات کے بیان میں چھوٹے ہوئے حصے بھی پورے کرتے جاتے ہیں ۔ براکتھا میں داستان کا بیانیہ موثر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ناچ' اظہار' گانے اور مناظر کی ترجمانی کہانی میں دلچسپی اور کشش پیدا ہوجاتی ہے۔
- براکتھا عموماً دو سے تین گھنٹوں تک بولی جاتی ہے۔لمبی کہانی کو قسطوں کی شکل میں شام کے اوقات میں پیش کیا جاتا ہے۔
- عام طور پر براکتھا دسہرہ یا سنکرانتی کے تہواروں کے موقع پر پیش کی جاتی ہے۔ رامائن' مہابھارت اور بعض راجاؤں جیسے کمبوجا راجو کی کہانی' بلی کا قصہ' پالاناٹی کی حکایت' کٹماراجو کی داستان وغیرہ سنائی جاتی ہے۔
- تحریک آزادی کے زمانے میں براکتھا کو آندھراپردیش میں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ براکتھا نے عوام کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا
- کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پرجاناٹیا منڈلی قائم کی۔لوک کتھا کے فن کاروں کو مدعو کیا اور انہوں نے تلنگانہ کے دیہاتوں میں قومیت اور کمیونزم کا پیام براکتھا کے ذریعہ عام کیا۔کمیونسٹ پارٹی کی رکن خواتین جیسے متوری اودیم' کوٹیشورمانے براکتھا کو پیش کیا۔
- تلنگانہ تحریک کے زمانہ میں نظر نے براکتھا پیش کیے۔اُس کا ماسکو پولیمیرا لونا بہت مشہور ہوا۔تلنگانہ کے فن کاروں نے اپنی تحریک کی خاطر نئے طرز کے براکتھاؤں کو پیش کیا۔ان میں تریونگری رامن جائیلو کا ''تلنگانہ ویرایودھولو' ادوری ایودھیا راما کا ''نظام پبلاوم'' اور ایس کے چودھری کا ''قاسم رضوی'' سنکارانہ ستیہ نارائن کی ''کشتہ جیوی'' نے کافی شہرت حاصل کی۔
- سنکاراستیانارائن کی براکتھا 1944 میں لکھی گئی۔اس میں ایک مسلم دہقان بندگی کی بہادری وشجاعت بیان کی گئی۔ بندگی نے زمیندار وسنوری دیشمکھ کے ظلم و ستم کے خلاف بہادری سے لڑائی کی تھی۔
- **تھولوبومالتا:** یہ ایک کٹھ پتلی کی نمائش ہے۔اسے سفر کرنے والے فن کار پیش کرتے ہیں ۔ کٹھ پتلیوں کو جانوروں کی چمڑی سے بنایا جاتا ہے۔ اُن کھالوں کی دباغت کی جاتی ہے۔انہیں نیم شفاف بنایا جاتا ہے۔انہیں کئی شکلوں اور قدروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

- اُن کٹھ پتلیوں کی لمبائی اور قد ایک فٹ سے لے کر چھ فٹ تک ہوتی ہے۔ ویسے اس کا دارومدار کرداروں کی عمر اور فطرت پر ہوتا ہے۔ رنگی ہوئی تابناک کٹھ پتلیوں کے کولھے، بازوؤں اور کہنی میں چھید ہوتے ہیں اس میں باریک ڈوری کے ذریعہ تماشا کیا جاتا ہے۔
- ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکلوں کے مآخذ کا علم بھارتہ کی کتاب سے ملتا ہے۔ آج ٹملناڈو کے خاص ناچ کے انداز کا نام بھرت ناٹیم ہے۔ سو برس پہلے بھرت ناٹیم کے نام کا رواج مفقود تھا۔
- ٹملناڈو اور آندھرا پردیش میں رائج قدیم ناچ کو سادر، کراونجی اور کچی پوڈی کہا جاتا تھا۔
- آج جسے ہم بھرت ناٹیم کہتے ہیں وہ سادر ناٹیم سے ماخوذ ہے۔ دیوداسیاں ناچتی تھیں جو مندر کی عبادت کا جز تھا۔ دیوداسی کا مطلب دیوتا (دیوا) کی کنیز (داسی) ہے۔ وہ فن کارہ تھی۔ اُسے مندر میں خدمت کے لیے وقف کر دیا جاتا تھا۔
- دیوداسی کا ناچ مندر کی ریت اور عبادت کا ایک مربوط حصہ تھا۔ والدین اپنے نوجوان لڑکیوں کو دیوتاؤں کی نذر تصور کرتے ہوئے مندروں کی سپرد کرتے تھے۔ انہیں شادی کی اجازت نہیں تھی۔
- دیوداسی خاندان موسیقی اور ناچ کے فن میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ نٹو وانرس (ناچ کے اساتذہ۔ دیوداسیوں کی نرینہ اولاد) کی مدد سے نسل در نسل روایتوں کا اہتمام کرتے رہے۔
- برطانوی دورِ حکومت میں ہندوستانی آرٹ کے خلاف پروپگنڈہ کیا گیا کہ وہ خام، اخلاق سوز اور مغربی تہذیب کے تصورات کی روشنی میں کم تر ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ ہندوستانی بھی ان خیالات سے متاثر ہوئے اور سادر جیسے فن کو حقارت سے دیکھنے لگے۔
- دیوداسی کمیونٹی کی رفاقت قحبہ گری سے ہونے کے باعث ان کی نیک نامی کو گہن لگنے لگا۔ سادر، ناچ، داسی، اتم اصطلاحوں کے بھی توہین آمیز معنی نکالے جانے لگے۔
- 19 ویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتداء میں سماجی مصلحین جیسے کنڈوکوری ویریشالنگم نے ناچ اور دیوداسی نظام کے خلاف مہم کی شروعات کی۔ اُن کا مقصد بدچلنی کا خاتمہ تھا جو دیوداسیوں سے منصوبہ ہو چکی تھی۔
- انھوں نے آرٹ کو بھی ایک سماجی برائی کہا اور اُس کا خاتمہ چاہا۔ 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور دیوداسی نظام کو برخواست کیا گیا (لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا)۔
- بھاگیہ ریڈی ورما نے ریاست حیدرآباد میں دیوداسی نظام کے خلاف مہم چلائی اور نظام سے اُسے برخواست کر دینے کی گذارش کی۔ دیوداسی نظام کی منسوخی کے لیے مضبوط و موثر تحریک چلنے کے سبب جنوبی ہند کے قدیم رقص کا بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں خاتمہ ہو گیا۔ وہ ٹاملناڈو سے بھی ختم ہو گیا۔
- ای۔ کرشنا ایئر مجاہدہ آزادی اور وکیل تھے۔ انھوں نے بھرت ناٹیم سیکھا تھا۔ وہ زنانہ لباس پہن کر ناچتے تھے۔ وہ اُس کلنک کو مٹانا چاہتے تھے جو اُس ناچ پر لگ گیا تھا۔ اُنھوں نے اُس آرٹ کے متعلق عوام میں دلچسپی پیدا کی۔ انھوں نے مدراس (چنائی) میں موسیقی کی اکیڈیمی کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا۔
- اب بھرت ناٹیم کی جانب باعزت خاندان کے نوجوان فن کار متوجہ ہونے لگے ہیں۔ ابتدا میں ذہنی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا لیکن اُن کی شرکت سے عوامی رائے اس آرٹ کے بارے میں بتدریج تبدیل ہوتی گئی۔ مغربی فن کار جیسے بالیرینا، انا پاؤلووا نے انھیں ہندوستانی ناچ کو سیکھنے کی صلاح دی۔
- دیوداسیوں کی ایک تنظیم نے بھرت ناٹیم کی تجدید کی کوشش کی۔ رکمنی دیوی کے استاد کے علاوہ بنگلور ونا گارتنما اور افسانوی رقاص بالا سرسوتی کی کاوشیں بھی رہیں۔

- رکمنی دیوی کا 1935 میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔اُن کی کوششوں سے مدراس کے راس العقیدہ کمیونٹی کے لوگ ان کے مواقف ہوگئے۔انہوں نے لباس،اسٹیج کی اشیاء،موسیقی کے لوازمات اور موضوع سخن میں اصلاح کی
- بالاسرسوتی نے دیوداسیوں کے روایتی رقص کو فروغ دیا۔اُن کا خیال تھا کہ اصلاحات غیر ضروری ہیں اور فن سے انحراف کا سبب بن سکتی ہیں۔ان کا شجرہ دیوداسی کا تھا۔اُنہیں بہتر رقص کی وجہ سے بڑی شہرت ملی۔
- ہندوستانی سماج میں بھرت ناٹیم میں دوبارہ دلچسپی پیدا ہونے سے ناچ کے اساتذہ نے اپنی تربیتی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور کئی فن کار اس میدان میں داخل ہوئے۔اس رقص کے کئی انداز اور نام ہیں۔جیسے پنڈانالور،واضویور،تنجاپور وغیرہ یہ اُن دیہاتوں کے نام ہیں جہاں دیوداسیاں رہا کرتی تھیں۔ان ناموں کو تسلیم کیا گیا ہے۔
- جلد ہی بھرت ناٹیم ہندوستان کے قدیم ناچ کی شکل کی حیثیت سے مقبول ہوگیا۔اسے عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا اور ہندوستان کا قیمتی اثاثہ مان لیا گیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) گوسادی کس ضلع کے راج گونڈ دیوالی دھوم دھام سے مناتے ہیں

(1) ورنگل (2) گنٹور (3) عادل آباد (4) میدک

(2) کس ریاست میں ایک برہمن گاؤں کا نام کچی پوڈی ہے۔مختلف افراد مل کر یہ رقص کرتے ہیں۔

(1) کرناٹک (2) ٹاملناڈو (3) آندھراپردیش (4) راجستھان

(3) براکتھا تلگو میں کس کا فن ہے۔

(1) نظم (2) قصہ گوئی (3) نثر (4) کہانی

(4) کس پارٹی سے تعلق رکھنے والے ترقی پسند فن کاروں نے 1943ء میں پرجاناٹیا منڈلی قائم کی۔

(1) کمیونسٹ (2) کانگریس (3) جنتا (4) یہ تمام

(5) رکمنی دیوی کا__ میں پہلا ناچ کا مظاہرہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔

(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935

(6) سنکاراستیانارائن کی براکتھا کونسے سال میں لکھی گئی۔

(1) 1950ء (2) 1945 (3) 1944 (4) 1935

(7) 1934 اور 1947 کے درمیان ممبئی اور مدراس پریزیڈنسی میں ایک قانون بنایا گیا اور کس نظام کو برخواست کیا گیا۔

(1) بچوں کی شادی (2) ستی کی رسم (3) زمینداری (4) دیوداسی

(8) دیوداسی نظام سے مراد۔

(1) بچوں کو مندروں کے حوالے کرنا (2) لڑکیوں کو مندروں کے حوالے کرنا

(3) فنکارہ بن کر زندگی بسر کرنا (4) ان میں سے کوئی نہیں

(9) براکتھا کا آغاز ہوتا ہے۔

(1) صبح (2) شام (3) سہ پہر (4) دوپہر

(10) برا کی اصطلاح سے تعلق رکھتی ہے۔

(1) موسیقی (2) ڈھولک (3) تنبورہ (4) بانسری

جوابات

10-3	9-2	8-2	7-4	6-3	5-4	4-1	3-2	2-3	1-3

فلم اور پرنگ میڈیا

- ڈرامہ موسیقی کے تمام سازوں کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا' ٹکنالوجی کی ترقی سے ڈرامہ کی شوٹنگ ہونے لگی جسے فلم بنا کر کئی جگہوں پر پیش کیا جانے لگا۔ مزید یہ کہ سینما کو کم وقت میں شوٹ کیا جا سکتا تھا۔
- رفتہ رفتہ اس میں بھی ایڈیٹنگ اور مکنگ کے ذریعہ بالکل نیا پن پیدا ہونے لگا۔ جارج برناڈ شاہ اور شیکسپر کے ڈرامے فلم بنا کر پردے پر دکھائے جانے لگے۔
- اسی طرح مشہور تلگو ڈرامے وکرایم' ستیہ ہرش چندرا' کینا شلکم فلموں میں ڈھالے گئے اور ان کی فلمیں بنائی گئیں۔ اسٹیج کے فنکار/ آرٹسٹ فلم میں موقع پانے کے لیے اسٹوڈیو کے چکر لگاتے۔
- جب سے فلمیں چل پڑیں ڈراموں کی شہرت میں قابل لحاظ کمی ہوتی گئی۔ اس کے باوجود فلم کے مشہور ایکٹر گولا پوڈی ماروتی راؤ اور نصیر الدین شاہ آج بھی ڈراموں میں کام کرتے ہیں۔
- تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پرتگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پرہلادا جو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر H.M Reddy تھے۔
- پہلی بولتی فلم عالم آراء 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔
- بابائے تلگو فلم رگھوپتی ونکیا ہیں۔ ان کا جنم بندر میں ہوا۔ پھر بہ حیثیت اسٹل فوٹو گرافر (Still photographer) مدراس میں بس گئے۔ انہوں نے مدراس میں فلم اسٹوڈیو بنایا جس کا نام Gaity تھا۔
- اسٹوڈیو' تھیٹر کے مالک اور پروڈیوسر ہونے کی بنا پر تلگو فلمی صنعت کے لیے رگھوپتی ونکیا کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اس لیے ہر سال حکومت آندھرا پردیش تلگو فلم صنعت کے اداکاروں کو ننندی ایوارڈ کے ساتھ رگھوپتی ونکیا ایوارڈ بھی عطا کرتی ہے۔
- رنگیا آج بھی 1938ء اور 1939ء میں ریلیز ہوئی پرانی فلموں مالا پلاّ اور ریتو بڑا کا ذکر گرم جوشی سے کرتا نظر آتا ہے۔
- فلم مالا پلاّ، چھوت چھات اور دلتوں کے مندر میں داخلہ پر مبنی ہے۔ فلم کا اصل کردار چودھری گاندھیائی نظریات کا حامل ہے۔ اونچی ذات والوں کو اصلاح کی تلقین کرتا ہے۔
- قومی تحریک پر کئی فلمیں تیار کی گئیں۔ تلگو میں فلم ''الو ری ستیارامارا جو'' اور ''کومرم بھیم'' قبائیلوں کی جدوجہد سے متعلق ہے۔
- 1882ء میں انگریزی حکومت نے جنگل قانون بنایا جس کی رو سے قبائیلوں کا جنگل میں رہنا اور Pody کی کاشت کرنا منع تھا۔
- راجو کی قیادت میں قبائیل اس ہراسانی کی خلاف انگریزوں سے احتجاج کرتے ہیں' اور کئی پولیس اسٹیشنوں پر دھاوا بولتے ہیں اور یہ واقعہ 1922ء کی رمپا بغاوت کے نام سے مشہور ہے۔
- ان کی لڑائی انگریزوں سے روایتی ہتھیاروں اور دھاوک میں ضبط شدہ توپوں سے ہوتی ہے۔ تب انگریزی حکومت رتھرفورڈ کی سرکردگی میں آسام رائفل کمپنی ستیارامارا جو۔ دیگر فیاسل قائد بشمول گھنٹم دورا کا خاتمہ کرتی ہے۔

- یہ فلم نہ صرف تجارتی سطح پر کامیاب رہی بلکہ فلک کے گیت کار سری رنگم سری نواس راؤ آموسری سری کے نام سے مشہور ہیں وان کے گیت تلگو ویرا یسورا (تلگو کے بہادر ماگ ذرا) پر بہترین قومی گیت کار کا ایوارڈ دیا گیا۔
- فلم' کومرم تھیم' جولائی 2010ء میں ریلیز ہوئی' جو بننے کے بیس سال سے زائد عرصے کے بعد ہوئی۔ مکومدم گاری گوپال ریڈی اس فلم کے ہیرو ہیں فلم کے ہدایت کار الّانی سریدھر جن کو پہلے بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ ملا۔
- اس فلم کو بہترین فلم برائے قومی یک جہتی اور دیگر ریاستی وننڈی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ کومرم تھیم عادل آباد کا ایک قبائلی گونڈ ہے۔ گوکہ وہ ناخواندہ تھا۔ اس نے نظامی حکومت کی جانب سے قبائیلوں کے استعمال کے خلاف جدوجہد کی قانونی اور ہتھیاروں دونوں طرح سے جنگ کی۔ 27/ اکتوبر 1947ء کو بھیم نظام حکومت کے ساتھ جنگ میں باب جھری کے مقام پر مارا گیا۔
- تلگو میں کئی فلمیں قومی یک جہتی پر بنی ہیں ان کی کہانی یا کچھ حصّہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔ کئی گیت قومی یک جہتی اور حب الوطنی پر بنی ہیں۔
- فلمیں سماج میں لوگوں کی رائے اور خیال پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ تلگو میں کئی فلمیں ہیں جس کا موضوع حب الوطنی' زمین کے لیے لوگوں کی جدوجہد' دشمن سے بے خوف' رشوت کے خلاف لڑنے والے۔ زندگی کے سچے بہادر ہیرو وغیرہ۔
- تلگو فلمی صنعت ایک سال میں کئی فلمیں بنانے کا ریکارڈ رکھتی ہے۔ تلگو فلموں کا سال میں اس کا تقریباً 200 ہے۔ جن میں ڈب کی گئی فلمیں بھی شامل ہیں۔ حکومت کی حوصلہ افزائی سے چینائی میں موجود فلمی صنعت حیدرآباد منتقل ہوگئی ہے۔
- ہر فلم کی تیاری پر 5 سے 35 کروڑ خرچ ہوئے ہیں۔ ریاست میں 2000 سے زائد تھیٹر ہیں۔ فلمی صنعت راست پروڈکشن اور بالراست فلموں کی نمائش کے لیے ہزاروں لوگوں کو روزگار اور ملازمت فراہم کرتی ہے۔
- 11ویں صدی میں کاغذ کی ایجاد اور 15ویں صدی میں گٹن برگ کی ایجاد کردہ پرنٹنگ مشین سے حالات بدل گئے ہیں۔ پڑھنا لکھنا پہلے اونچے طبقے تک محدود تھا مگر پرنٹنگ (طباعت) نے علم کو عوام تک لیجانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔
- (طباعت) پرنٹنگ نے کتاب کی کئی جلدیں/ کاپیاں بنانے کے علاوہ اخبار و میگزین کے کلچر کو جنم دیا ہے۔ جو روزآنہ، ہفتہ، پندرہ دن اور مہینے کے وقفہ سے شائع ہوتے ہیں۔
- پرنٹ میڈیا میں اخبار' ہفتہ واری' میگزین ماہانہ شمارے اور دیگر جرائد شامل ہیں۔ جو اطلاع اور معلومات فراہم کرتی ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ الکٹرانک میڈیا کے دور میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔
- اخبارات ہماری روزمرّہ زندگی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ کئی محققین کا ماننا ہے کہ چین کا The peking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔
- جدید نقطہ نظر سے پرنٹ/ طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں آکسفورڈ لندن سے شائع ہوا تھا امریکہ میں پہلا اخبار Public Occurrences 1690ء میں شائع ہوا۔ کلکتہ میں پہلا اخبار بنگال گزٹ کے نام سے 1780ء میں شائع ہوا یہ Calcutta Advertiser کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔
- انڈین گزٹ' کلکتہ گزٹ اور بنگال جرنل ہندوستان کے دوسرے تیسرے اور چوتھے اخبارات تھے جو کلکتہ سے شائع ہوتے تھے' تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتریکا ہے۔ جس کے مدیر منٹوری کرشنا راؤ تھے۔

- تکنیکی انقلاب نے پرنٹ میڈیا کو جدّت بخشی' کئی دنوں تک اخبارات ہاتھ سے کمپوز کئے جاتے تھے۔ بعد میں Monstype اور Linotype کے طرز میں شائع ہونے لگے۔ اس اثنا میں کی بورڈ مشین Keyboardmachine کے ذریعہ چھپوائی کا کام ہونا لگا۔ بعد میں یہ طریقہ بھی قدیم ثابت ہوا۔
- کئی مجاہدین آزادی ان اخبارات کے مدیر تھے' امرت بازار پتریکا 1868ء میں شروع ہوا جس کے مدیر سیسر کمار گھوش تھے۔ Benegalee اخبار 1833ء میں شروع ہوا' مدیر سریندر ناتھ بنرجی تھے۔
- The Hindu 1878ء میں شروع ہوا' مدیر سبرامنیم ایر تھے۔ اخبار کیسری 1881ء میں شروع ہوا' جس کے مدیر بال گنگا دھر تلک تھے۔ ان لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا۔
- مہاتما گاندھی کثرت سے لکھتے تھے وہ 1918ء میں Young Indian سے وابستہ ہوئے اور گجراتی میں ایک جریدہ ''نوجیون'' نکالا۔ مہادیوی دیسائی کی ادارت میں شائع ہونے والے جریدہ ''ہریجن'' میں بھی خوب لکھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) تلگو میں پہلی خاموش فلم بھیشما پرتگنہ تھی جب کہ پہلی بولتی فلم بھکتا پرہلاداجو 1931 میں ریلیز ہوئی جس کے پروڈیوسر کون تھے۔

(1) رگھوپتی ونکیا (2) ایچ ایم۔ ریڈی (3) مٹوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(2) پہلی ہندی بولتی فلم کونسی تھی جو 1931ء میں ریلیز ہوئی جس کو Ardeshar Irani نے بنایا تھا۔

(1) بھکتا پرہلاداجو (2) سکندر اعظم (3) عالم آراء (4) سکندا عظم

(3) بابائے تلگو فلم ہیں۔

(1) رگھوپتی ونکیا (2) سبرامنیم ایر (3) مٹوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(4) فلم 'کومرم تھیم' جولائی کے کونسے سال میں ریلیز ہوئی۔

(1) 2011 (2) 2010 (3)80 (4) آصف الدولہ

(5) جدید نقطہ نظر سے پرنٹ/طبع ہونے والا اخبار Oxford Gazzette ہے جو 1655ء میں کس شہر سے شائع ہوا تھا۔

(1) ویٹکن سٹی (2) نیویارک (3) پیرس (4) لندن

(6) کئی محققین کا ماننا ہے کہ کونسے ملک کا The peking gazette پہلا اخبار ہے جو 618ء میں شروع ہوا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہاتھوں سے لکھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ پرنٹ اشاعت کیا جانے لگا۔

(1) امریکہ (2) چین (3) جاپان (4) کوریا

(7) تلگو کا پہلا اخبار کرشنا پتریکا کے مدیر تھے۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرامنیم ایر (3) مٹوری کرشنا راؤ (4) پرکاشم پنتلو

(8) The Hindu 1878ء میں شائع ہونے والے اخبار کے پہلے مدیر تھے۔

(1) بال گنگا دھر تلک (2) سبرامنیم ایر (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(9) اخبار کیسری کے ایڈیٹر تھے۔۔

(1) بال گنگادھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(10) نوجیون اخبار کونسی زبان میں شائع ہوتا تھا۔

(1) تلگو (2) ہندی (3) گجراتی (4) اردو

(11) کس کی ادارت میں کی ادارت میں جریدہ ''ہریجن'' شائع ہوتا تھا۔

(1) بال گنگادھر تلک (2) نہرو (3) گاندھی جی (4) مہادیوی دیسائی

(12) تلگو فلمی صنعت کو کہا جاتا ہے۔

(1) ٹالی وڈ (2) بالی ووڈ (3) ہالی ووڈ (4) تلگوووڈ

(13) ہندی فلمی صنعت کو کہتے ہیں۔

(1) ٹالی وو (2) بالی ووڈ (3) ہالی ووڈ (4) ہندی نگری

(14) ہندی فلمی صنعت میں شہنشاہ جذبات کہا جاتا ہے۔

(1) دلیپ کمار (2) امیتابھ بچن (3) گرودت (4) ونود کھنہ

(15) راموجی فلم سٹی واقع ہے۔

(1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) بنگلورو

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-4	6-2	7-3	8-2	9-1	10-3
11-4	12-1	13-2	14-1	15-3					

قومیت' تجارت اور کھیل

- کرکٹ کی مثال لیجیے اسے انگلستان میں گاؤں کے کھلے میدانوں میں دہقان کھیلا کرتے تھے جیسے ہمارے گاؤں کے رہنے والے کبڈی کھیلتے ہیں۔لیکن آج کرکٹ ہمارے ملک میں گاؤں اور شہر دونوں جگہ کھیلا جاتا ہے۔
- کرکٹ کی ایجاد انگلستان میں ہوئی۔19 ویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا بن گیا جو بہت سے زمینات رکھنے امیر لوگ ہوتے تھے۔اس کھیل سے توقع کی گئی کہ وہ انگلستانی قدریں جیسے شفافیت' نظم وضبط' شریفانہ صفات کی آئینہ داری کرے گا۔
- انگلستان کے دوسرے کھیلوں جیسے فٹ بال' ہاکی کے برعکس کرکٹ نے اُن ممالک میں اپنی جڑیں پیوست کیں جہاں برطانوی حکومت تھی۔اپنی نوآبادیات میں کرکٹ ایک مقبول عام کھیل کی حیثیت سے تشکیل پایا۔
- اُسے سفید فارم پناہ گزینوں نے (جنوبی افریقہ' زنبابو' آسٹریلیا' نیوزی لینڈ' ویسٹ انڈیز اور کینیا میں) فروغ دیا۔اس کے علاوہ مقامی عمائدین شہر نے بھی اپنے نوآبادیاتی کے اعداد واطوار کی نقل کرنی چاہی۔ہندوستان میں بھی سب کچھ ایسا ہی ہوا۔
- ہندوستانی کرکٹ کا ماخذ ممبئی میں رہا۔پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ پارسی تھی۔پارسی لوگ اپنی تجارتی سرگرمیوں

کے باعث برطانوی حکمرانوں سے رابطے میں آئے اور وہ پہلے ہندوستانی طبقے تھے جو مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھل گئے۔

- پارسیوں نے پہلا ہندوستانی کرکٹ کلب ممبئی میں 1848ء میں اورینٹل کرکٹ کلب کے نام سے قائم کیا۔ پارسی تاجروں جیسے ٹاٹا اور واڈیا نے پارسی کلبوں منڈ مہیا رکیا اور اُن کی سرپرستی کی۔
- ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں نے پرجوش پارسیوں کی مدد نہیں کی۔ درحقیقت سفید فارم افراد کے ممبئی جم خانہ اور کرکٹ کھیلنے والے پارسیوں کے درمیان عوامی چمن کے استعمال پر جھگڑا ابھی ہوا۔
- جب یہ بات صاف ہوگئی کہ نوآبادیاتی حکمراں انگریزوں کی تائید میں جانبدار ہیں تو پارسیوں نے کرکٹ کھیلنے کے لیے الگ سے جم خانہ تعمیر کیا۔
- پارسیوں اور نسل پرست ممبئی کے جم خانے کی رقابت کا اختتام ہندوستانی کرکٹ کے اولین معماروں کے لیے خوش آئند ثابت ہوا۔ پارسیوں کی ایک ٹیم نے 1889ء میں کھیلے گئے کرکٹ میں ممبئی جم خانہ کو شکست دی۔ یہ واقعہ 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے صرف چار سال بعد ہی پیش آیا تھا۔
- پارسی جم خانہ کا قیام دیگر ہندوستانیوں کے لیے ایک مثال بن گیا۔ انہوں نے بھی مذہبی کمیونٹی کی بنیاد پر کلبوں کو قائم کیا۔ 1890ء تک ہندو اور مسلمان چندوں کی وصولی میں مصروف ہو گئے اور وہ ہندو جم خانہ اور اسلامی جم خانہ کی تائید کے حصول میں جٹ گئے۔
- جم خانہ کرکٹ کی تاریخ میں فرقہ وارانہ اور نسلی خطوط پر فرسٹ کلاس کرکٹ کی تشکیل عمل میں آئی۔ نوآبادیاتی ہندوستانی ہمیں کرکٹ کے عظیم الشان اور مشہور مقابلوں میں وائی ٹیمیں علاقائی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔ جیسے کہ موجودہ دور میں دائی ٹرافی میں کیا جاتا ہے۔
- ٹیمیں مذہبی طبقوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان کھیلوں کے مقابلے کو مخمس کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں پانچ ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ یوروپی‘ پارسی‘ ہندو‘ مسلمان اور دیگر لوگوں نے حصہ لیا تھا۔
- 1930ء کے اخری اور 1940ء کی ابتداء میں صحیفہ نگاروں‘ کرکٹ کھلاڑیوں اور سیاست دانوں نے مخمس کھیل کے مقابلوں کی نسلی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر نکتہ چینی کا آغاز کر دیا۔
- جدید کرکٹ پر ٹسٹ اور ایک دن کے بین الاقوامی کھیل کا غلبہ ہے۔ یہ قومی ٹیموں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ کھلاڑی جنھوں نے اپنے ملک کے لیے کھیلا وہ بہت مشہور ہوئے اور وہ کرکٹ دیکھنے والے لوگوں کے حافظے میں رہتے ہیں۔
- آزادی سے 15 سال قبل 1932ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں 1932ء میں داخل ہوئی۔ کرکٹ ٹیسٹ میاچ اپنی ابتداء یعنی 1877ء سے آزاد قوموں کے بجائے برطانوی قلم رو کے مختلف حصوں میں مقابلے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ کرکٹ کے کھیل کے ذریعے ایک طرح سے نوآبادیاتی حکمرانوں سے مساوات کا مطالبہ تھا اور اُن کے لیے ایک للکار تھی۔
- 1970ء وہ دہائی جس میں کرکٹ تبدیل ہوگیا۔ یہ وہ وقت تھا جب ایک روایتی کھیل بدلتی ہوئی دنیا کے لائق بن گیا۔ 1970ء ہی میں جنوبی افریقہ کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کر دیا گیا۔
- 1971ء ایک یادگار سال ہے۔ پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل ملبورن میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا۔ مختصر ترین کھیل کی نوعیت کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اس وجہ سے 1975ء میں کامیابی کے ساتھ پہلے عالمی کپ کا مقابلہ منعقد ہوا۔
- جب 1977ء میں کرکٹ کے ٹیسٹ میچوں کا 100 سالہ جشن منایا جارہا تھا اُس وقت یہ کھیل ہمیشہ کے لیے تبدیل ہوگیا۔ اس میں تبدیلی

کھلاڑی یا کرکٹ کے ناظم نے نہیں لائی۔ایک تاجر کیری پاکر (Kerry packer) نے انقلابی قدم اٹھایا۔وہ آسٹریلیائی ٹیلی ویژن کا رئیس سربراہ تھا۔

- اُس نے محسوس کیا کہ کرکٹ میں ٹیلی ویژن کھیل کی حیثیت سے دولت پیدا کرنے کی طاقت ہے۔اُس نے قومی کرکٹ بورڈ کی خواہشات کے خلاف دنیا کے سرکردہ 51 کرکٹ کھلاڑیوں سے معاہدہ کیا اور تقریباً دو سال تک ورلڈ سیریز کرکٹ کے نام سے غیر سرکاری ٹیسٹ اور ایک دن کا بین الاقوامی میاچ کھیلا گیا۔اُس زمانے میں پاکر کی ٹیم کو سرکس کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔
- اسی لیے کھیل کی مرکزیت جنوبی ایشیاء میں منتقل ہوگئی۔اب انڈین کرکٹ کلب (ICC) کے صدر مقام کو لندن سے بے محصول دبئی میں منتقل کردیا گیا۔یہ اقدام بڑی تبدیلی کی علامت تھا۔
- مرکزی مقام کی تبدیلی کی ایک اور علامت قدیم انگریز آسٹریلیائی محور کی بھی تبدیلی تھی۔کرکٹ میں کی گئی موجودہ تبدیلیاں برصغیر ہندوستان، پاکستان اور سری لنکا سے وقوع پذیر ہوئیں۔
- پاکستان نے گیند پھینکنے میں دو نئی چیزوں *doosra* اور پشت سے لہرا کے (Reverse swing) گیند پھینکنے کی اختراع کی۔یہ ہنرمندیاں بھی برصغیر کے حالات میں فروغ پائیں۔اسپین گیند بازی کو جدید وزنی بلّوں سے خطرہ ہوگیا تھا۔
- اس لیے جارمانہ ہے بازوں کے خلاف اسپن گیند بازوں نے Doosra روشناس کروایا۔پشت سے لہرا کر گیند کو کھلے آسمان کے نیچے، گردآلود، ردعمل ظاہر نہ کرنے وکٹوں پر پھینک رہے تھے۔ابتداء میں برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک نے دو اختراعوں کا خیر مقدم کیا لیکن انہیں اس تکنیک کے تعلق سے شک وشبہ تھا۔
- اُن ممالک نے انہیں کرکٹ کے قوانین کو در پردہ غیر قانونی انداز میں توڑنے موڑنے سے تعبیر کیا۔لیکن گیند پھینکنے کے اس نئے طرز کو تسلیم کرلیا گیا۔کرکٹ کے قوانین کو صرف برطانیہ اور آسٹریلیا ہی اپنی مرضی کے مطابق نہیں بناسکتے۔یہ نیا انداز، نیا طریقہ ساری دنیا میں تمام گیند پھینکنے والوں (باؤلرس) کی تکنیک کا حصہ بن گیا۔
- 150 سال پہلے ہندوستان کے پہلے کرکٹ کھلاڑی پارسیوں کو کھیلنے کے لیے کھلے میدان کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔لیکن آج ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے عالمی منڈی کھل چکی ہے۔انہیں بہت پیسہ دیا جارہا ہے۔انہیں شہرت بھی مل رہی ہے اور اُن کے لیے ساری دنیا ایک اسٹیج بن چکی ہے۔
- ہاکی ملک کا ایک مشہور (Popular) کھیل ہے۔ہندوستانی ٹیم نے نوآبادیاتی دور میں بھی بہت سے مقابلے جیتے۔
- ہندوستان 1980ء تک بین الاقوامی ہاکی کے کھیلوں میں غلبہ رکھتا تھا۔تاہم، پچھلی دہائیوں میں اس کا انحطاط ہوا۔کرکٹ کے برعکس ہاکی کو میڈیا یا تجارتی گھرانوں کی تائید حاصل نہیں ہوسکی۔
- کبڈی بھی ہندوستان کا ایک روایتی کھیل ہے۔ یہ دس برس قبل سے بین الاقوامی سطح پر کھیلی جارہی ہے۔اس میں کامیابی۔دوسرے کھیلوں جیسے تیر اندازی، بیاڈ منٹن، مکے بازی، وزن اٹھانا، شطرنج، ٹینس وغیرہ میں بھی ہندوستانی کھلاڑیوں نے بین الاقوامی مقابلوں میں کئی تمغے حاصل کیے۔

- مہاتما گاندھی کا خیال تھا کہ کھیل جسم اور دماغ میں توازن قائم کرنے کے لیے ضروری ہے۔انھوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ کھیل جیسے کرکٹ اور ہاکی کو انگریزوں نے باہر سے ہندوستان میں متعارف کیا اور روایتی کھیلوں کو ہٹا دیا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) کرکٹ کی ایجاد ہوئی۔

(1) ہندوستان (2) انگلستان (3) جنوبی آفریقہ (4) نیوزلینڈ

(2) انیسویں صدی کے اختتام تک یہ کھیل شریف آدمی (Gentleman) کا کھیل بن گیا۔

(1) کرکٹ (2) فٹبال (3) کبڈی (4) ٹینس

(3) ہندوستانی کرکٹ کا ماخذ ہے۔

(1) دہلی (2) ممبئی (3) حیدرآباد (4) کولکتہ

(4) پہلی ہندوستانی کمیونٹی جس نے کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا وہ تھی۔

(1) بدھسٹ (2) ہندو (3) مسلم (4) پارسی

(5) آزادی سے کتنے سال قبل ہندوستانی کرکٹ ٹیم ٹسٹ دنیاوی میں داخل ہوئی۔

(1) 19 (2)17 (3)16 (4)15

(6) پہلا بین الاقوامی ایک دن کا کھیل ملبورن میں انگلینڈ اور کس کے درمیان کھیلا گیا۔

(1) آسٹریلیا (2) جنوبی آفریقہ (3) نیوزلینڈ (4) پاکستان

(7) ونڈے کرکٹ کا پہلا عالمی کپ کونسے سال منعقد ہوا۔

(1) 1975ء (2) 1976ء (3)1970ء (4)1972ء

(8) 1970ء ہی میں کونسی ٹیم کو بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدہ کر دیا گیا۔

(1) جنوبی افریقہ (2) ویسٹ انڈیز (3) ہندوستان (4) بنگلہ دیش

(9) کونسے ملک نے گیند پھینکنے میں دونئی چیزوں *doosra* اور پشت سے لہرا کے (Reverse swing) گیند پھینکنے کی اختراع کی۔

(1) ویسٹ انڈیز (2) ہندوستان (3) آسٹریلیا (4) پاکستان

(10) ICC کا ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔

(1) ممبئی (2) دبئی (3) سڈنی (4) کیپ ٹاؤن

جوابات

1-	2-1	3-2	4-4	5-4	6-1	7-1	8-1	9-4	10-2

تباہی سے نمٹنا

- صرف ہندوستان میں ہی ہر سال 80 ہزار لوگ سڑک حادثات میں مارے جاتے ہیں۔ جو ساری دنیا میں ہونے والے سڑک حادثات کے اموات کا 13% ہیں۔ مزید یہ ان حادثات میں مرنے والوں کی نصف تعداد 44-15 سال کے جوان العمر لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو عموماً اپنے خاندان کے واحد کفیل ہوتے ہیں۔
- 2000ء کے اعداد و شمار کے مطابق حادثات کی وجہ سے خام گھریلو پیداوار (GDP) کا 3% نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے سڑک حفاظتی تعلیم زندگی کے بقاء کے لئے دیگر مہارتوں کی طرح نہایت ضروری ہے۔ ملک بھر میں جنوری 2006ء میں سڑک حفاظتی ہفتہ منایا گیا۔ جس کا اہم مقصد اور نعرہ تھا کہ ''تحفظ سڑک کا مطلب حادثے نہ ہونا ہے''
- اگر آپ کسی متاثرہ شخص کو دیکھیں تب آپ 108 پر کال کر سکتے ہیں یا کسی پولیس اہلکار یا مقامی افراد کی مدد حاصل کریں اور اگر ضروری ہو تو طبی امداد فراہم کرنے کے لئے درخواست کریں۔
- دنیا بھر میں ریلوے کے جال کی وسعت کے ساتھ ہندوستان میں بھی ریلوے حادثات میں اضافہ ہوا۔ ریلوے حادثوں کی سب سے عام قسم گاڑی کا پٹری سے اتر جانا ہے۔ جو عموماً مناسب دیکھ بھال نہ ہونے، انسانی کوتاہیوں یا کسی سازش کے نتیجے میں رونما ہوتا ہے۔
- ایک حادثہ میں یکم ڈسمبر 2006ء کی صبح کو بہار کے بھاگل پور ضلع میں 35 لوگ مارے گئے جہاں 150 سال قدیم شمی الٹا پل غیر مناسب دیکھ بھال کی وجہ سے منہدم ہو کر ہوڑہ۔ جمال پور سپر فاسٹ ٹرین پر گر پڑا۔
- ایر انڈیا کا جہاز کنشکا 182 پرواز کے دوران 23 جون 1985ء کو بم دھماکہ سے تباہ ہوگیا۔ اس وقت یہ جہاز مونٹریال۔ لندن۔ دہلی۔ ممبئی کے لئے پرواز کر رہا تھا کہ آئر لینڈ کے ساحل پر دھماکے سے تباہ ہوگیا۔ اور بحر اوقیانوس میں جا گرا۔ تمام 307 مسافرین اور جہاز کے 22 ملازمین (Crew) ہلاک ہو گئے۔
- **آگ کے حادثات:** 2004ء میں کمبا کونم، ٹاملناڈو میں ایک اسکول میں لگنے والی آگ نے ملک بھر میں اسکولوں کے تحفظ کے بارے میں سوالیہ نشان لگا دیا۔ اس حادثے میں 93 معصوم جانیں گئیں۔
- ہر سال لگ بھگ 30,000 قیمتی جانوں کی ہلاکت کا سبب آگ سے متعلق حادثات ہوتے ہیں۔ گرمی، ایندھن اور آکسیجن، یہ تینوں عوامل آگ کو بڑھاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی رسد کو روک دینے سے ہم ہونے والی تباہی کی شدت کو کم کر سکتے ہیں۔
- 101 نمبر پر فون کریں اور فائر انجن طلب کریں۔ ان کو اپنا پتہ واضح اور پر سکون انداز میں لکھوائیں۔
- اگر کسی عوامی مقام پر یا بس وغیرہ میں کوئی اجنبی شئے جیسے بیگ، سوٹ کیس وغیرہ نظر آئے تو پولیس کو اطلاع دیجئے، ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی دھماکو شئے ہو۔
- ٹیلی فون نمبر 100 پر پولیس کنٹرول روم سے ربط پیدا کریں۔ ہر شہری کو پولیس کو فون کرنے کا حق حاصل ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ہندوستان کے شہریوں کا گیارواں فرض جس کا دستور میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(1) سائنسی مزاج، انسانیت، تحقیق اور اصلاح کے جذبوں کو فروغ دے　　(2) عوامی املاک کا تحفظ کرے

(3) تمام میدانوں میں فوقیت اور سربلندی کی جدوجہد کرے　　(4) اپنے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرے

(2) حق مساوات کی ایک اور خصوصیت ہے۔

(1) معاشی مساوات (2) سماجی مساوات (3) معیار زندگی کی مساوات (4) تہذیبی مساوات

(3) مملکت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ چھ سے کتنے سال کے بچوں کے لئے مفت لازمی تعلیم فراہم کرے۔

(1) دس (2) بارہ (3) چودہ (4) پندرہ

(4) میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا۔

(1) 1992 (2) 1989ء (3) 1996 (4) 1990

(5) گھریلو تشدد و جنسی ہراسانی پر مدد کا ٹول فری نمبر ____________

(1) 18004252906 (2) 18004252909 (3) 18004252908 (4) 18004252901

(6) ________ مقام پر خواتین کے حقوق کا اعلان نامہ جاری کیا گیا تھا۔

(1) ایشیاء (2) جنوبی امریکہ (3) بیزنگ (4) آسٹریلیا

(7) قانون برائے جہیز کی ممانعت پر ________ میں منظوری دی گئی۔

(1) 1963 (2) 962 (3) 1965 (4) 1961

(8) ملک بھر میں 2006ء کے کونسے مہینے میں سڑک حفاظتی ہفتہ منایا گیا۔

(1) جنوری (2) فبروری (3) ڈسمبر (4) اپریل

(9) لوک عدالت کا مطلب ہے۔

(1) عوام کی عدالت (2) وکیلوں کی عدالت (3) ملزمین کے لئے عدالت (4) سنوائی عدالت

(10) اگر کسی 21 سال سے زائد عمر والے مرد نے بچے کی شادی کا معاہدہ کیا ہو تو اس کو کتنے سال کی قید اور ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

(1) چھ سال (2) دو سال (3) تین سال (4) چار سال

جوابات

1-4	2-2	3-3	4-3	5-3	6-2	7-4	8-1	9-1	10-2

جماعت نہم

ہماری زمین

- انسان اس زمین پر دیگر کئی ملین جانوروں، نباتات اور خوردبینی اجسام کے ساتھ رہتا ہے۔ انسانوں کی آمد اس زمین پر تقریباً ایک لاکھ سال پہلے ہوئی۔
- دیگر جانداروں کی بہ نسبت انسان ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہا کہ زمین کو زندگی گذارنے کے لئے ایک بہترین مقام بنائے۔ انسان مسلسل اپنے آپ میں اور اپنے اطراف واکناف میں تبدیلی لانے کوشاں رہا۔
- عظیم عمل کے دوران انسانوں اور زمین کے دیگر باشندوں کے ساتھ ساتھ خود انسانوں میں تصادم ہونے لگا۔
- ناجائز استعمال کا مطلب جنگلات، دریاؤں، پہاڑوں، جانوروں اور یہاں تک کہ خود انسانوں کی تباہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ماحولیاتی بحران، جیسے عالمی حدت میں اضافہ اور مٹی، پانی اور ہوا میں زہریلی آلودگی کے مسائل پیدا ہونگے۔

- **ہماری کائنات، سورج اور زمین:** ہزاروں سال سے انسان آسمان کی طرف دیکھتا آرہا ہے اور اس میں چمکنے والے اجسام کے بارے میں سمجھنے کی کوشش کرتا آرہا ہے۔یعنی تارے جو غیر تغیر پزیر حالت میں رہتے ہیں۔
- سورج، سیارے اور چاند جو تغیر پزیر حالت میں رہتے ہیں۔ یہ سب کیا ہیں اور یہ کس طرح سے ہم سے جڑے ہوئے ہیں؟ یہ کس طرح سے ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ بہت سے لوگ ان اجسام کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ان کی حرکات وسکنات کو قلمبند کرتے ہیں۔ان کے حرکات اور کام کرنے سے متعلق خاکے تیار کرتے ہیں۔
- ابتداء میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین مضبوطی سے جمی ہوئی اور ساکن حالت میں ہے جبکہ دیگر اجسام اس کے اطراف گھومتے ہیں۔ وہ یہ بھی سوچتے تھے کہ زمین تارے اور سورج ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہینگے۔(بناء کسی تبدیلی کے)
- تقریباً 500 سال پہلے سائنسدانوں نے ایک نئے خیال کو پیش کیا کہ زمین کا مرکز نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ زمین سورج کے اطراف گردش کرتی ہے اور سورج بھی گردش کرتا ہے۔آسمان میں موجود بے شمار تارے درحقیقت کئی سورج ہیں۔پچھلے سو سالوں کے دوران سائنسدانوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ تارے پیدا ہوتے ہیں، بڑھتے ہیں اور ختم بھی ہوجاتے ہیں۔
- سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا کہ تارے درحقیقت ایک بہت بڑے گروہوں کے حصے میں جس سے کہکشاں کہا جاتا ہے۔ کائنات میں اس طرح کی کئی ملین کہکشاں موجود ہیں۔
- ایک نظریئے کہ مطابق کائنات کی ازخود ابتداء تقریباً 13.7 بلین سال پہلے بیگ بینگ "Big Bang" سے ہوا۔اور کئی بلین سال بعد اس کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔اس طرح سے کہکشاں وجود میں آئے۔اور کہکشاں میں تارے اور تاروں کے اطراف گردش کرتے سیارے وجود میں آیا۔
- ہماری زندگی میں چیزیں تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور ہر لمحہ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں تاہم اس طرح کی فلکیاتی تبدیلیاں کئی ہزار سالوں میں بعض اوقات کئی ملین سالوں میں واقع ہوتی ہیں۔
- مختصر یہ ہے کہ سورج اور زمین انتہائی وسیع کائنات کا ایک حصہ ہے، جس میں مسلسل حرکت اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ زمین اور اس پر زندگی ان تبدیلیوں کی پیداوار ہیں اور یہ تبدیلیاں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- **زمین بحیثیت سیاری رکن:** نظام شمسی کے تمام سیارے کی طرح زمین اپنے محور پر گردش کرتے ہوئے سورج کے اطراف مداری گردش کرتی ہے۔ مدار زمین کے لیے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔ یہ مدار یکساں اور مسطح ہے جو کہ مدار کا مسطح کہلاتا ہے۔
- اصل میں زمین کا مدار نیم دائروی ہے۔اور سورج سے زمین کے سب سے زیادہ دوری کا فاصلہ (152 ملین کلومیٹر) اور قریب ترین فاصلہ (147 ملین کلومیٹر) کے درمیان بہت ہی کم فرق ہے۔
- زمین سورج کے اطراف 1,07,200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اس رفتار سے زمین اپنی محوری گردش مکمل کرنے کے لیئے 1/4 365 دن لگاتی ہے۔ہم اس کو ایک مکمل سال کہتے ہیں۔
- زمین کے مختلف حصے سورج سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔اور زمین کی سورج کے اطراف گردش کے نتیجہ میں موسم گرما اور سرما جیسے موسم واقع ہوتے ہیں۔
- انگریزی لفظ ''ارتھ'' قدیم انگریزی لفظ 'Eorthe'' سے اخذ کیا گیا ہے 'Earth' کے معنی میدان، مٹی، خشکی کے ہیں۔(ڈکشنری آن لائن ڈاٹ کام) ہندوستانی زبانوں میں زمین کے لیے مختلف الفاظ ہیں۔
- سنسکرت میں کئی الفاظ جیسے بھومی، پرتھوی، دھرانی وغیرہ، کئی ہندوستانی زبانوں میں سنسکرت کے ان الفاظ کو استعمال کیا ہے۔

- **زمین کا ارتقاء:** آج تک بھی سائنسدانوں کے لیے یہ موضوع زیر بحث چلا آرہا ہے کہ زمین کس طرح وجود میں آئی۔ بہت سے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ تقریباً $4\frac{1}{2}$ بلین سال پہلے زمین بننا شروع ہوئی۔
- زمین موجودہ شکل حاصل کرنے مختلف مراحل (ادوار) سے گزری۔ زمین ابتداء میں گرد وغبار/ابر آلود گیند کی شکل میں اور پھر پگھلنے کے مرحلے سے گذری۔ اُس وقت زمین بہت زیادہ گرم تھی اور خلاء سے پتھروں، دیگر خلائی اجسام کی مسلسل بارش جیسی گولہ باری زمین پر ہوا کرتی تھی۔ اس طرح زمین کی جسامت میں اضافہ ہوتا گیا۔
- زمین اتنی زیادہ گرم تھی کہ وہ مائع کی حالت میں پگھل گئی۔ جب آپ کسی گاڑھے Soup (یخنی) کو جوش دیتے ہیں تو آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ Soup میں موجود وزنی اجزاء اس کے تہہ میں جم جاتے ہیں جب کہ ہلکے اجزام اس کے سطح پر تیرنے لگتے ہیں۔ یہ ہلکے اجزاء جب ٹھنڈے ہوتے ہیں تو ایک قسم کی پرت بناتے ہیں۔ (جیسے بالائی)
- اس طرح وزنی اجزاء پگھلا ہوا مرکزہ ہلکے اجزاء اوپر کی سطح پر آکر ٹھنڈے ہوجاتے ہیں اور آہستہ سے اوپر کی پرت میں موجود ہلکے اور ٹھنڈا اجزاء پگھلے ہوئے حصے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔
- جیسے جیسے زمین کی اندرونی ساخت مسلسل ٹھنڈی ہوتی گئی زمین سکڑ گئی اور زمین کی اوپری سطح تہہ دار Wrinkled ہوکر پہاڑ اور Basins (نشیبی علاقے جو بعد میں بحر اعظم میں تبدیل ہوئے) کی شکل اختیار کرگئی۔
- زمین کی فضاء مختلف گیسوں اور آبی بخارات کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بہت سی گیس زندگی گذارنے کے لیے نامناسب تھیں۔ ان گیسوں میں آکسیجن گیس شامل نہیں تھی۔ جو زندگی کے وجود کے لیے ضروری ہے۔
- موجودہ فضاء جس میں ہم سانس لیتے ہیں نمو کے لیے ایک لمبا عرصہ لگا۔ مسلسل بارش کی وجہ سے زمین کے نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے جو بعد میں سمندر کہلائے۔
- زمین کی آدھی سے زیادہ تاریخ میں وہ بنجر اور بغیر زندگی کے رہی۔ آخر کار زندگی کی شروعات بحر اعظموں میں ہوئی۔ یہ آہستہ آہستہ نمو پاتے ہوئے مختلف نباتات اور جانداروں بشمول انسانوں کی شکل اختیار کی۔ یہ عمل کئی ملین سالوں پر محیط رہا۔
- **زمین کے اندرونی ساخت:** زمین کی اندرونی ساخت کو سمجھنے کے لیے ہمیں سائنسی تحقیق اور حقائق کا تجزیہ کرنے کے لیے کئی سال لگے۔ اسکی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے جو گہری کانیں کھودی وہ چند کلومیٹر سے زیادہ گہری نہ تھیں۔ جب کہ زمین کا نصف قطر یا زمین کا اندرونی مرکز کا فاصلہ تقریباً 6000 کلومیٹر ہے۔
- زمین تین اہم پرتوں سے بنی ہے۔

  1. اوپری پرت یا قشرہ (Crust)
  2. میانہ پرت (Mantle)
  3. مرکزی کرہ (Core)
- 1۔ **اوپری پرت:** ہم زمین کے اوپر کی سطح پر زندگی گذارتے ہیں۔ اس کو اوپری کی پرت کہتے ہیں۔ آپ نے پچھلے حصہ میں اس پرت کے بننے کے بارے میں پڑھا ہے۔ یہ پرت زمین کے اندر 30 سے 100 کلومیٹر تک پائی جاتی ہے۔ یہ پرت زیادہ تر مختلف اقسام کے چٹانوں پر مشتمل ہے۔

- **2۔درمیانی پرت (Mantle)**:اس پرت کی موٹائی تقریبا100-2900 کلومیٹر ہے۔Mantle کی اوپری سطح سخت حالت میں نہیں ہوتی ہے۔جس کےاوپرزمین کی اوپری پرت(Crust) تیرتی ہے۔یہ پرت درحقیقت Silicates نامی کیمیکل پر مشتمل ہے
- **3۔مرکزی کرہ(Core)**:اس پرت کی موٹائی 2900 تا6376 کلومیٹر ہے۔اس پرت میں بھاری مقدار میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔اس پرت کو دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- **بیرونی مرکزی کرہ یاOuter Core**:یہ پرت تقریباً2900 تا5100 کلومیٹر تک ہوتی ہے۔جس میں نکل اور لوہا جیسی دھاتیں مائع حالت میں پائی جاتی ہیں۔
- **اندرونی مرکزی کرہ یاInner Core**: زمین کی ٹھوس اندرونی مرکزی کرہ کی موٹائی 5,100 سے 6376 کلومیٹر تک ہے یہ پرت ٹھوس لوہے کے اجزاء سے ملکر بنتی ہے جس میں بھاری مقدار میں سونے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔
- دلچسپ بات یہ ہے کہ Mantle کی اندرونی سطح آتشفانوں اور بڑے شگافوں (Fissures) کے ذریعہ بحر اعظموں کے سطح پر آ کر ٹھنڈے ہوتے ہیں تو وہ زمین کی اوپری پرت Crust بن جاتی ہے۔
- دنیا کے کئی خطوں میں زمین کی اوپری پرت Crust کے حصے Mantle میں شامل ہوکر دوبارہ پگھل جاتے ہیں۔زمین کے پرتوں کے بننے اور بگڑنے کے مسلسل عمل سے ہم پر یہ حقائق واضح ہوتے ہیں کہ ہماری زمین اب بھی بہت زیادہ فعال ہے زمین کی جس پرت پر ہم زندگی گذارتے ہیں اس میں زلزلوں' آتشفشانوں' زمین کا سرکاؤ اور پہاڑوں کا وجود میں آنا یہ سب زمین کے اندر جاری رہنے والے عوامل کا نتیجہ ہے۔
- زمین کے حجم میں زمین کی اوپری پرت صرف ایک فیصد ہے جبکہ Mantle16% ہے اور Core83% ہے۔اگر ہم زمین کو پورا ایک انڈا فرض کریں تب زمین کی اوپری پرت Crust کی موٹائی انڈے کے چھلکے کی موٹائی کے برابر ہے۔
- **زمین کے اوپری سطح Crust کی حرکت**: 20ویں صدی کے ابتداء میں' جرمن ماہر موسمیات اور ماہر طبیعات الارض الفرڈ ویگنر نے براعظمی ہٹاؤ کے نظریے کو پیش کیا۔جس میں براعظموں اور بحر اعظموں کی موجودہ ترتیب کی ضاحت اور کچھ حد تک تشریح کی گئی۔
- اس کے مفروضے کے مطابق 220 ملین سال پہلے ایک عظیم الشان براعظم موجود تھا جس نے اسے Pangaea (یونانی ''مکمل زمین'') قرار دیا اور پھر وہ بعد میں کئی بڑے بڑے حصوں میں بکھر گیا۔
- اس نے یہ بتلایا کہ زمین کے بڑے بڑے حصے حرکت کرتے ہوئے ایک دوسرے سے دور چلے گئے۔کئی ملین سال بعد ان میں سے چند براعظموں میں تصادم عمل میں آیا وہ اب بھی برابر حرکت کرتے رہتے ہیں۔
- Pangaea ایک مفروضے پر مبنی براعظم ہے اس نظریے میں Mesozoi دور سے لے کر موجودہ دور کے براعظموں کے وجود کی پیش کیا گیا۔Wagener کے مفروضے کے مطابق بڑے براعظم کے ٹوٹنے پر یہ وجود میں آئے۔
- 1. Laurensia (موجودہ شمالی امریکہ' گرین لینڈ' اور یوریشیاء کا پورا علاقہ ہندوستانی کا شمالی حصہ) اور
- 2. Gondwana-land (موجودہ جنوبی امریکہ' افریقہ' مڈغاسکر' ہندوستان' عرب' ملیشیا' ایسٹ انڈیز' آسٹریلیا اور انتارتیکا
- یہ دونوں حصوں کو ایک لانبے کم گہرے سمندر (جس سے Tethys سمندر کہا جاتا ہے) نے جدا کردیا تھا
- براعظموں کو کرہ ارض پر موجودہ اشکال اور مقامات حاصل کرنے کے لئے کئی ملین سال کا عرصہ لگا۔آج بھی بہت سے براعظم آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔اور ایک دوسرے کو ڈھکیلتے رہتے ہیں۔

- **زمین کا جنگلہ (Earth Grid)**: آپ عرض بلد کے بارے میں ایک اچھے اٹلس یا آن لائن Google Earth کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔
- یہاں ایک مثال دی جا رہی ہے کہ کس طرح سے عرض بلد اور طول بلد کے بارے میں اٹلس سے معلومات حاصل کی جائیں یہ معلومات اٹلس کے پیچھے حصہ میں حروف تہجی اعتبار سے مقامات کی ایک فہرست کے طور پر ہوتی ہیں۔ جس طرح سے لغت (Dictionery) میں الفاظ حروف تہجی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ **مثال**: Kobe کے عرض بلد اور طول بلد کی معلومات کی تلاش کیجیے۔
- گلوب پر عرض بلد اور طول بلد کے لکیروں کا جال ہوتا ہے۔ اس کو Grid یا جنگلہ کہتے ہیں۔ اس جنگلہ کی مدد سے ہم مقامات کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور انکے بارے میں پڑھ سکتے ہیں کہ وہ مقامات کتنے سرد یا گرم ہوتے ہیں۔ کس سمت جاننے سے ہم ان مقامات تک پہنچ سکتے ہیں، اور کس لمحہ میں وہاں کیا وقت ہے معلوم کر سکتے ہیں۔
- **عرض بلد**: افقی دائرہ نما لکیر جو کہ زمین کے دونوں قطب، قطب شمالی اور قطب جنوبی سے مساوی فاصلہ پر کھینچی گئی ہے۔ خط استواء کہلاتی ہے۔ کیونکہ یہ لکیر زمین کو دو نصف مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ خط '0' درجہ عرض بلد بھی کہلاتا ہے۔
- جیومٹری میں زاویوں کی طرح عرض بلد کو ڈگری (0^0) منٹ (') اور سکنڈ (") میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ آپ اکثر اٹلس میں منٹ اور سکنڈ کے زاویے نہیں پائیں گے
- خط استواء سے دونوں قطبین کی جانب متوازی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ ہر لکیر کو عرض بلد کہا جاتا ہے۔ لفظ Latitude لاطینی زبان کے لفظ Latitudo سے نکلا ہے۔ جس کے معنی Width یا چوڑائی کے ہیں۔۔ یہ لکیریں ہمیں نقشہ کی چوڑائی بتلاتی ہیں۔
- عرض بلد کی قدر 0^o درجہ (خط استواء) سے لیکر 90^o درجہ شمالی (قطب شمالی) اور 90^o درجہ جنوب (قطب جنوبی) ہے ہر عرض بلد کو اس کے سمت کے اعتبار سے شمال کے لیے N یا جنوب کے لیے S سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- خط استواء کو بتلانے کے لیے شمال یا جنوب کی سمت ظاہر نہیں کی جاتی۔ چند عرض بلد کو مخصوص نام دیئے گئے ہیں۔ یہ عرض بلد سورج کی کرنوں کے زمین پر گرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔
- خط استواء سب سے طویل عرض بلد ہے جب دیگر تمام عرض بلد خط استواء کے شمال یا جنوب میں جاتے جاتے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قطبین پر 90^o شمال اور 90^o جنوب میں محض ایک نقطہ بن جاتے ہیں۔
- خط استواء اور قطب شمالی کے درمیان واقع زمین کا آدھا حصہ شمالی نصف کرہ کہلاتا ہے۔ خط استواء اور قطب جنوبی کا حصہ جنوبی نصف کرہ کہلاتا ہے قطب شمالی سے لیکر قطب جنوبی تک 180^o عرض بلد ہیں (خط استواء کو چھوڑ کر)
- **طول بلد، نقشوں کی لمبائی**: طول بلد کو انگریزی میں Longitudes کہتے ہیں۔ اس کے معنی لانبائی کے ہیں۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے طول بلد سے ہمیں نقشہ کی لمبائی یا اونچائی معلوم ہوتی ہے۔ طول بلد دائرہ نما نہیں ہیں بلکہ یہ نصف دائرہ کی شکل میں ایک قطب سے دوسرے قطب تک ہوتے ہیں۔ ہر طول بلد، تمام عرض بلدوں کو قطع کرتے ہیں۔
- انگلینڈ کے مقام گرین وچ میں موجود فلکیاتی رصد گاہ کے مقام سے گزرنے والے طول بلد کو 0^o درجہ طول بلد کہا جاتا ہے اس طول بلد کو خط نصف النہار یا گرین وچ نصف نہار بھی کہا جاتا ہے۔
- بہت سے ممالک نے اپنے علاقوں سے گذرنے والے طول بلد کو 0^o درجہ طول بلد مقرر کی کوشش کی۔ آخر کار انگلینڈ کے مقام گرین وچ سے گذرنے والے طول بلد کو 0^o درجہ طول بلد قرار دیا گیا چونکہ اس وقت دنیا کے بڑے حصے ان کی حکومت قائم تھی اس لیے تمام نے اس کو قبول کیا۔

- جملہ طول بلد 360 ہیں۔ہم ان کو دو اہم حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ 0^o درجہ سے لیکر 180^o مشرق کی جانب کو مشرقی طول بلد کہتے ہیں اور 0^o درجہ سے لیکر 180^o مغرب کی جانب کو مغربی طول بلد کہتے ہیں۔
- 0^o اور 180^o درجہ طول بلد کو کسی بھی سمت سے ظاہر نہیں کیا جاتا جب کہ دیگر طول بلد کو سمتوں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔مثلاً $28^o E$ درجہ کو 28^o مشرقی طول بلد؛اسی طرح $127^o W$ درجہ کو 127^o مغربی طول بلد کہا جاتا ہے۔
- ہر طول البلد (عرض بلد کی طرح) زاویوں کو (^{o}) منٹ (') اور سکنڈ میں ('') میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ 180^o طول بلد جو 0^0 کے طول بلد کے راست مخالف ہوتا ہے اسے مخالف۔خط نصف النہار کہتے ہیں۔
- تمام مشرقی طول بلد ملکر مشرقی نصف کرہ بناتے ہیں اور تمام مغربی طول بلد ملکر مغربی نصف کرہ بناتے ہیں۔
- آخری میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ عرض بلد یا طول بلد صرف خیالی لکیریں ہیں۔
- عرض بلد کو متوازی خطوط بھی کہتے ہیں۔چونکہ وہ ایک دوسرے کے متوازی ہیں!
- طول بلد کو خط نصف النہار بھی کہتے ہیں انگریزی لفظ Meridianus سے لیا گیا ہے (خط نصف نہار) کو لاطینی زبان کے لفظ Meridian جس کے معنی دوپہر کے ہیں جب کہ سورج برابر سر کے اوپر (دوپہر) دیئے گئے طول پر ہوتا ہے اس لیے طول بلد سے وقت سے متعلق ہے۔
- **ٹائم زون:** دنیا کو 24 مختلف وقت کے زمروں (Time Zone) میں تقسیم کیا گیا جو کہ گرین وچ سے شروع ہوتے ہوئے مشرق اور مغرب کی جانب جاتے ہیں۔
- ہر ایک ٹائم زون کا فاصلہ 15^o طول بلد ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ٹائم زون کا اس کے بعد والے ٹائم زون کے وقت میں 1 گھنٹے کا فرق پایا جاتا ہے (15^o عرض بلد×4 منٹ ہر 1 عرض بلد کے لئے =60 منٹ)
- اگر آپ گرین وچ سے مشرق کی جانب جائینگے تو آپ وقت میں اضافہ کرینگے۔اور اگر گرین وچ سے مغرب کی جانب جائینگے تو آپ وقت میں کمی ہوتی جائے گی۔
- 0^o درجہ طول بلد پر پیر کا دن دوپہر کے 12:00 بجے رہے ہیں تو اس کے مخالف طول بلد (مخالف نصف النہار) پر رات کے 12:00 کا وقت ہوگا۔جب کہ 180^o مغربی طول بلد پر منگل کا دن کی ابتدائی ساعت ہوگی۔اسی طرح سے مشرقی جانب پیر کی آخری ساعت ہوگی۔
- یہ نکتہ غور طلب ہے کہ اگر آپ مقررہ ٹائم زون کو مان کر چلیں تو بعض ممالک میں ایک سے زائد ٹائیم زونس ہیں جو کہ 1 گھنٹے سے بھی کم فرق کے ہوسکتے ہیں۔مثال کے طور پر ہندوستان میں $1/2$ گھنٹے کے فرق کے دو ٹائم زونس ہوسکتے ہیں،اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے مشرقی حصوں اور مغربی علاقے کے وقت کے درمیان $1/2$ گھنٹے کا فرق ہوگا۔
- ایسے حالات میں کچھ ممالک اپنے ملک میں سے گذرنے والے کسی ایک طول بلد کو وقت کے لیے مقرر کرتے ہیں۔اور تمام ملک کے لیے اس وقت مان لیا جاتا ہے کہ یہ وقت اس ملک کا معیاری وقت کہلاتا ہے۔ہر ملک میں ٹائم زون کو الگ الگ نام دیتے ہیں۔
- ہندوستان نے ہندوستانی معیاری وقت Indian Standard Time' پاکستان نے پاکستانی معیاری وقت' اسی طرح دوسرے ممالک نے بھی الگ الگ نام دیے۔

- اس کے فوائد خاص طور پر ہندوستان میں مثال کے طور پر آپ جہاں کہیں پر ہو وقت مساوی ہوتا ہے جن ممالک میں زائد طول بلد ہوں ' وہاں وقت مقرر کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ایسے ممالک اپنی سہولت کے لیئے ٹائم زون میں تقسیم کرلیتے ہیں۔ جو کے عام طور پر 1 گھنٹے کے فرق کے ٹائم زونس ہوتے ہیں۔
- زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے۔اورطول بلد خیالی لکیریں ہیں۔ جب ہم مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کی طرف سفر کرتے ہیں تو وقت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔
- اگر آپ مغرب سے مشرق سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول البلد عبور کرنے پر چار منٹ کے وقت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن اگر آپ جب مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتے ہیں تب ہر ایک طول بلد عبور کرنے پر چار منٹ کم ہونگے اس سے EGA اور WLS (EGA: East Gain Add) ' WLS: West Lost Subtract) کہتے ہیں۔

کثیر جوابی سوالات

(1) ان میں سے کونسی ماحولیاتی بحران کی مثال نہیں ہے۔

(1) عالمی حدت (2) ہوائی آلودگی (3) سیارچوں کا ٹکراو (4) سمندر کی آبی سطح میں اضافہ

(2) ان میں سب سے عظیم ہے۔

(1) کہکشاں (2)Milky Way (3) سورج (4) کائنات

(3) کائنات کا ارتقاء تقریباً کتنے سال قبل ہوا۔

(1)18.7 بلین سال (2)13.7 بلین سال (3)16.7 بلین سال (4)15.7 بلین سال

(4) زمین کے لئے سورج کے اطراف گھومنے کا راستہ ہے۔

(1) محور (2) مدار (3) قطعہ (4) کہکشاں

(5) Earth کس زبان کا لفظ ہے۔

(1) فرانسیسی (2) جرمن (3) ڈچ (4) انگریزی

(6) زمین سورج کے اطراف کتنے کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔

(1)1,07,200 (2)6200 (3)152 ملین (4) 1,02700

(7) زمین کو اپنی محوری گردش مکمل کرتی ہے۔

(1)28 دن (2)30 دن (c)360 دن (d) 365 1/4 دن

(8) اس کے نتیجہ میں زمین پر موسم وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

(1) زمین کی روزآنہ محوری گردش
(2) چاند کی زمین کے اطراف ماہانہ گردش
(3) زمین کی سورج کے اطراف گردش
(4) زمین کی محوری گردش کا اپنے مدار پر ایک جانب جھکاو

(9) تقریباً کتنے سال قبل زمین بننا شروع ہوئی۔

(1) ہندوستان (2) 1/2 4 بلین (3)1,07,200 (4) 6 بلین

(10) سب سے پہلے کس کا وجود عمل میں آیا۔

(1) انسان (2) نباتات (3) حیوانات (4) سمندری انواع

(11) زمین کا نصف قطر ہے۔

(1) 1,07,200 کلومیٹر (2) 9000 کلومیٹر (3) 8848 کلومیٹر (4) 6000 کلومیٹر

(12) زمین کی اوپری پرت کہلاتی ہے۔

(1) قشر Crust (2) Mantle (3) مرکزی کرہ Core (4) اندرونی کرہ

(13) زمین کی کونسی پرت کی موٹائی زیادہ ہے۔

(1) قشر Crust (2) Mantle (3) مرکزی کرہ Core (4) اندرونی کرہ

(14) زمین کو کونسی پرت پتلی ہے۔

(1) قشر Crust (2) Mantle (3) مرکزی کرہ (4) اندرونی کرہ

(15) زمین کی کونسی پرت میں Silicon ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر Crust (4) اندرونی کرہ

(16) زمین کی کونسی پرت میں لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر Crust (4) اندرونی کرہ

(17) زمین کی کس پرت میں سونا پایا جاتا ہے۔

(1) مرکزی کرہ (2) Mantle (3) قشر Crust (4) اندرونی کرہ

(18) براعظمی ہٹاؤ کے نظریہ کو پیش کیا۔

(1) الفرڈ نوبل (2) الفرڈ ویگنر (3) جان ڈالٹن (4) گیلی لیو

(19) اس کی مدد سے ہم مقامات اور محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔

(1) عرض بلد (2) طول بلد (3) جنگلہ (4) خط استواء

(20) عرض بلد ہیں۔

(1) دائرے (2) خطوط مستقیم (3) نیم دائرے (4) خطو منحنی

(21) طول بلد ہیں۔

(1) دائرے (2) نیم دائرے (3) خطوط مستقیم (4) خطوط منحنی

(22) کونسے عرض بلد کو خط سرطان کہتے ہیں۔

(1) 0 عرض بلد (2) 1/2 23 جنوب (3) 1/2 23 شمال (4) 1/2 66 شمال

(23) کتنے ڈگری عرض بلد کو خط جدی کہتے ہیں۔

(1) 1/2 23 جنوب (2) 0 عرض بلد (3) 1/2 23 شمال (4) 1/2 66 شمال

(24) 0ڈگری نصف النہار کو کہتے ہیں۔

(1) گرین وچ نصف النہار (2) مخالف نصف الہنار (3) UTC (4) خط استواء

(25) 180ڈگری نصف الہنار کہلاتا ہے۔

(1) گرین وچ نصف النہار (2) مخالف نصف الہنار (3) UTC (4) خط استواء

(26) زمین کو 1 طول بلد کا فاصلہ طئے کرنے کتنا وقت درکار ہے۔

(1) 24 گھنٹے (2) ایک گھنٹہ (3) 4 منٹ (4) 4 گھنٹے

(27) زمین کو اتنے وقت کے زمروں Time Zone میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) 36 گھنٹے (2) 24 گھنٹے (3) 30 گھنٹے (4) 60 گھنٹے

(28) اگر لندن میں دن کے 2 بج رہے ہیں تب ہندوستان میں کیا وقت ہوگا۔

(1) صبح کے 9 بجے (2) صبح کے 30-8 بجے (3) رات کے 30-7 بجے (4) رات کے 30-9 بجے

(29) اگر گرین وچ پر اتوار کی رات کے 12 بج رہے ہیں تب ہندوستان میں کیا وقت ہوگا۔

(1) پیر کی صبح 30-5 بجے (2) اتوار کی صبح 30-5 بجے (3) اتوار کی شام 30-6 بجے (4) پیر کی صبح 30-5 بجے

(30) لفظ Meridian جس کے معنی کے ہیں۔

(1) شام (2) صبح (3) دوپہر (4) یہ تمام

جوابات

1-3	2-4	3-2	4-2	5-4	6-1	7-4	8-4	9-2	10-4
11-4	12-1	13-3	14-1	15-2	16-1	17-4	18-2	19-3	20-1
21-2	22-3	23-1	24-1	25-2	26-3	27-2	28-3	29-1	30-3

زمین کے عبوری حصے

- ایسے لوگ جو زمین کا مطالعہ کرتے ہیں یعنی ماہرین ارضیات عام طور پر زمین کے تین یا چار عبوری قدرتی حصوں کو ظاہر کرتے ہیں۔
- زمین کے عبوری حصوں میں چند مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے ماہرین ارضیات (1) خاکی کرہ (Lithosphere)' (2) آبی کرہ (Hydrosphere) (3) فضائی کرہ (Atmosphere) اور (4) حیاتی کرہ (Biosphere) کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔
- **1۔خاکی کرہ (Lithosphere)**: یہ زمین کا اوپری ٹھوس یا سخت حصہ ہوتا ہے۔ یہ چٹانوں اور نمکیات سے بنا ہوا ہوتا ہے اور مٹی کی موٹی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے۔ (یونانی زبان میں لیتھوٗ کا مطلب پتھر یا چٹان ہے اور Spharia کا مطلب کرہ یا گولہ ہے)۔
- خاکی کرہ پر بلند و بالا پہاڑ' سطح مرتفع یا بلند زمین' گہری وادیاں اور بہت ہی گہرے Basins جو پانی سے بھرے ہوتے ہیں (سمندر) ان میں کئی ایک خصوصیات پانی اور ہوا کی وجہ سے تشکیل پاتی ہیں۔ اس کا کچھ حصہ دھول وغیرہ کی شکل میں ہوا میں مل جاتا ہے۔
- سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جب Lithosphere گرم یا ٹھنڈا ہوجاتا ہے تو یہ پانی اور ہوا پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمارے علاوہ دیگر جاندار بھی اس پرت پر زندگی بسر کرتے ہیں ہم اس سخت پرت میں دستیاب چٹانوں اور مٹی و دیگر اشیاء کو کئی ایک طرح سے استعمال کرتے ہیں۔

- **2۔آبی کرہ(Hydrosphere)**: پانی کے عبوری حصے آبی کرہ کہلاتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی زبان ہوڈر (Hudor) سے ماخوذ ہے۔ پانی کا کچھ حصہ زمین کی گہرائی میں چٹانوں کے درمیان (زیرزمین پانی یا معدنی پانی) موجود ہوتا ہے یہ کرہ پانی کے مختلف وسائل اور مختلف اقسام کے آبی ذرائع جیسے ندیاں، جھیلیں، سمندر اور بحرآعظموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **3۔فضائی کرہ Atmosphere**، ہوا کی وہ پتلی سی پرت جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے Atmosphere کہلاتی ہے۔(یہ یونانی لفظ Atmos مطلب آبی بخارات سے ماخوذ ہے) یہ کرہ کئی گیسوں مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ، آبی بخارات وغیرہ اور دھول کے ذرات مشتمل ہوتا ہے۔
- **4۔حیاتی کرہ Biosphere**: اس کرہ میں زندگی موجود ہوتی ہے جس میں فضائی کرہَ کی بلندی یا گہرے سمندروں میں زندگی گزارنے والے بیکٹر یا بھی شامل ہوتے ہیں۔(یونانی زبان سے ماخوذ Bios کے معنی زندگی کے ہیں) آپ نے اب تک محسوس کیا ہوگا کہ زندگی کے لئے دیگر تینوں حصے زمین، پانی اور ہوا ضروری ہیں۔
- **زمینی اشکال:۔ Landforms**: Lithosphere زمین کے اوپری حصہ سے متعلق ہے جس پر ہم زندگی بسر کرتے ہیں۔ زمین غیر مسطح ہے اور نشیب میں واقع Basins بحر اعظموں سے بھر چکے ہیں اور دیگر حصوں میں برآعظم واقع ہیں۔ ماہرین جغرافیہ اس کو پہلے درجے کے زمینی اشکال کہتے ہیں جو براعظموں اور بحر اعظموں میں منقسیم ہیں۔
- براعظموں کی سطح ہموار نہیں ہوتی۔ اس میں ہموار زمین، سطح مرتفع اور بلند پہاڑیاں موجود ہیں۔ یہ تمام زمین کے اندرونی تعاملات کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔ ماہرین جغرافیہ ان پہاڑوں، سطح مرتفع اور ہموار زمین کو دوسرے درجہ کی زمینی اشکال (Second order landform) کہتے ہیں۔
- **جگ سا معمہ اور متحرک تختیاں The Jigsaw Puzzle and the moving plates**:
- کئی سالوں تک بغور مطالعہ کرنے کے بعد ماہرین ارضیات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کے تمام براعظم یہاں تک کہ تمام بحرآعظم بھی حقیقت میں چٹانوں کے ایک بھاری بنیاد پر مجتمع تھے جنہیں Plates یا تختیاں کہا جاتا ہے۔
- زمین پر تقریباً چھ بڑے Plates اور کئی چھوٹے Plates موجود تھے۔(بڑے Plates آفریقی، شمالی امریکی، ہند، آسٹریلیائی، انتاتیکی، یوریشیائی اور بحر الکاہل کے Plates کہلاتے ہیں۔
- چھوٹے Plates میں Nazce اور عرب Plates کا شمار ہوتا ہے) Plates دراصل Mantle پر تیرتے ہیں۔ یہ مستقل طور پر ڈھکیلے جانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگے۔ یہ اتنا آہستہ حرکت کرتے ہیں کہ ہم ان کی حرکت کو محسوس نہیں کر سکتے۔ اس حرکت کے نتیجے میں ایک Plate دوسری قریبی Plate کو ڈھکیلتی ہے۔
- وہ مقام جہاں یہ دو Plates آپس میں مل کر ایک دوسرے کو ڈھکیلتے ہیں وہاں ایک دوسرے کی وجہ سے بہت زیادہ دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایک Plate، Mantle کے اندر اور دوسرے Mantle Plate کے اوپر ڈھکیلے جاتی ہے جس سے پہاڑیوں کا ایک سلسلہ بنتا ہے۔ Plates کی یہ حرکت Plate tectonics کہلاتی ہے۔
- اس عمل سے زلزلے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔
- **پھیلتا ہوا سمندری فرش**: سمندر کی گہرائی میں زمین کی حالت کا مطالعہ کرنے والے ماہرین اراضیات نے دریافت کیا کہ بحر الکاہل جیسے چند بحرآعظموں میں وسط سمندری پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں۔

- یہ Mantle سے نکلنے والے لاوا کی وجہ سے بنتے ہیں۔ان پہاڑوں میں ہونے والے آتش فشانی عمل سے نئے سمندری فرش بنتے ہیں جس میں Basalt چٹانیں پائی جاتی ہیں۔ یہ پہاڑوں کے اطراف بڑھتے اور پھیلنے لگتے ہیں۔ یہ زمین پر بننے والے نئے Crust ہیں۔
- یہ Crust آہستہ آہستہ Plates کو ان پہاڑوں کے طرف سے دور ڈھکیلتے رہتے ہیں۔جس کے نتیجے میں سمندری فرش پھیلتے ہیں۔یا یہ سمندری فرش کے پھیلنے کی وجہ بنتے ہیں۔
- **حاشیوں پر ڈرامہ:** Plates کے حاشیے یا حدود وہ جگہ ہے جہاں Plates ایک دوسرے سے آپس میں ملتے ہیں اور جہاں ارضی سرگرمیاں زیادہ ہوتی ہیں۔
- ذرا تصور کیجئے بہت دور مستقبل میں ایک دن جس زمین پر آپ کھڑے ہوئے ہیں۔وہ ہمالیہ کے نیچے چلی جائیگی۔اور پگھلی ہوئی Mantle میں مل جائے گی۔درحقیقت ہندوستانی Plate کے Eurasion Plate کو ڈھکیلنے کی وجہ سے ہمالیہ پہاڑ وجود میں آتے ہیں۔
- کئی ایک Plate کے حدود آتش فشاں کے پھٹنے سے اور زلزلوں سے وجود میں آتے ہیں۔ایسے علاقے زلزلوں اور آتش فشانوں کے خطرے سے خالی نہیں ہے۔
- **آہستہ وقوع پذیر حرکات اور اچانک وقوع پذیر حرکات:** تیزی سے وقوع پذیر حرکت ہے جو زلزلوں اور آتش فشاں کے لئے اچانک پھٹ پڑنے کی وجہ بنتی ہیں۔تیزی سے ہونے والی حرکت تباہ کن اور نقصان دہ ہوتی ہے۔اس کے علاوہ یہ حرکات زمین کے اشکال میں تبدیلی کی ذمہ دار بھی ہوتی ہیں۔
- آتش فشاں زمین کی سطح پر وہ مقام جہاں Mantle سے پگھلا ہوا مادہ سطح پر ابل پڑتا ہے۔اس پگھلے ہوئے مادے میں بھاپ‘ دھواں اور مختلف قسم کی گیسس پائی جاتی ہے جو زمین کی گہری پرتوں سے نکلتے ہیں۔دھواں‘ راکھ تو فضاء میں پھیل جاتے ہے لیکن پگھلا ہوا مادہ ٹھنڈا ہوکر سخت چٹانوں کی شکل اختیار کرتا ہے جس کو (Igneous rocks) کہا جاتا ہے۔
- لاوا کا کچھ حصہ سطح زمین سے باہر نہیں نکلتا ہے اور زمین میں ہی ٹھنڈا ہوکر چٹان بن جاتا ہے۔انہیں Intrusive landforms کہا جاتا ہے۔عام طور پر یہ پرانی چٹانوں سے ڈھکا رہتا ہے اور بعض مرتبہ پرانی چٹانوں کے کٹاؤ سے یہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔لاوا کا کچھ حصہ جو سطح زمین سے اوپر نکلتا ہے Extrusive landofrms بناتا ہے۔
- یہ لاوا صرف آتش فشاں سے ہی نہیں نکلتا بلکہ کچھ زمین کی سطح پر Fissures کی وجہ سے بھی نکلتا ہے اور اطراف میں پھیل جاتا ہے۔مثال کے طور پر اس طرح کا لاوا دکن کے علاقے میں نکل کر Extensive لاوا کے سطح مرتفع کے بننے میں مددگار رہا ہے
- **خارجی عمل:** ایک طرف یہ بیرونی عمل چٹانوں اور پہاڑ کی چوٹیوں سے ذرات کو نکال کر گہرے گڑھوں اور Basins میں منتقل کرتا ہے۔ اس طرح ذخیرہ کرنے سے زمین مسطح ہوتی جاتی ہے۔
- اس طرح ہوا اور پانی کی وجہ سے زمین کی اشکال بننے کا عمل ماہرین ارضیات کے بموجب تیسرے درجے کے زمینی اشکال (Third order Landforms) کہلاتا ہے۔اس طرح کے زمینی حصوں میں تراشی ہوئی چٹانیں‘ وادیاں‘ ڈیلٹا اور ریتیلی چوٹیاں وغیرہ پائے جاتے ہیں۔Weathering‘ Erosion اور حمل ونقل‘ وغیرہ اس طرح کی زمینی اشکال کے بننے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- اس عمل کو Denudation کا عمل کہتے ہیں۔یہ ایک مسلسل عمل ہے۔آج کل نظر آنے والے اتھل اور ہموار زمین وغیرہ کسی زمانے میں پہاڑ اور سطح مرتفع تھے

- Denudation کے عمل سے زمین کی ہیئت مسلسل بدلتی رہتی ہے۔ لیکن یہ تبدیلیاں بہت ہی آہستہ واقع ہوتی ہیں۔ پہاڑوں اور سطح مرتفع کی ساخت Erosion cycle یا Geomorphic cycle کہلائے جانے والے عمل کی وجہ سے مسلسل تبدیل ہوتی ہے۔
- درحقیقت سخت ابتدائی چٹانیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جاتی ہیں۔ ایسے ٹکڑے بڑی چٹانوں سے علحدہ ہوجاتے ہیں اور دوسرے مقامات تک لے جائے جاتے ہیں۔ جہاں وہ جمع ہوجاتے ہیں۔ اس کو باقاعدہ طور پر مندرجہ ذیل طریقے سے بیان کیا جاسکتا ہے۔
- i) **موسمیات:** کرہ ہوائی یا موسم کے اثرات سے چٹانیں بتدریج تحلیل ہوتی ہیں۔ جب چٹانیں حرارت سے تماس میں آتی ہیں تو پھیل جاتی ہیں اور ٹھنڈی ہونے پر سکڑ جاتی ہیں۔
- یہ عمل دن رات روز آنہ اور سالہا سال چلتا رہتا ہے۔ یہ موسم گرما اور موسم سرما دونوں موسموں میں جاری رہتا ہے۔ جب اوپری سطح کی چٹانیں سکڑتی اور پھیلتی پھر سکڑتی ہیں تو بتدریج کمزور ہوجاتی ہیں اور ٹوٹ جاتی ہیں۔
- ہوا میں موجود پانی اور رطوبت اس عمل میں مدد دیتے ہیں۔ پانی چٹان میں موجود کیمیائی مادوں سے تعامل کرتا ہے اور چٹان کو مزید کمزور بناتا ہے۔ یہ عمل جس میں چٹانیں کمزور ہوکر ٹوٹ جاتی ہیں' Weathering یا موسمیانہ کہلاتا ہے۔

ii) **Erosion' کٹاؤ:**۔ بہنے والے پانی اور ہوا میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ یہ چٹانوں کو کاٹتے ہیں اور اپنے ساتھ مٹی کی پرت اڑا لے جاتے ہیں۔ پانی مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ جیسے ندی' بارش کا پانی' زیر زمین پانی' سمندری تموج اور گلیشرس وغیرہ۔

- اس طرح ہوا کی بھی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً سست رفتار ہوا' باد تیز ہوا وغیرہ اس طرح یہ حرکت کرنے والے عوامل کی وجہ سے زمین کی سطح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا Erosion کہلاتا ہے۔

iii) **Transportation حمل ونقل:**۔ چھوٹی چٹانیں' مٹی' دھول' کیچڑ' باریک مٹی وغیرہ جو ہوا اور پانی کے ذریعے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچائی جاتی ہیں۔ یہ عمل Transportation یا حمل ونقل کہلاتا ہے۔

- ندیاں' ہوائیں اور موجیں وغیرہ مٹی' اور پتھروں وغیرہ کو لے کر طویل فاصلوں تک ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہنچاتی ہیں۔ بعض اوقات یہ کئی سو کلومیٹر تک پہنچائے جاتے ہیں۔

iv) **Deposition ذخیرگی:** جب ندیاں اور ہوائیں آہستہ چلنے لگتی ہیں تو ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ ان چٹانوں اور مٹی کے ریزوں کو مزید کچھ دور لے جاسکیں۔ اس طرح وہ ان اشیاء کو وہاں چھوڑ دیتی ہیں۔

- یہ اشیاء' میدان اور دریائی Basins وغیرہ کے بننے میں مددگار ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ تر ندیوں سے سمندروں کو منتقل کی جاتی ہیں۔ جہاں یہ پرت در پرت ایک دوسرے پر جم جاتی ہیں اور گہرائی میں ایک طویل مدت کے بعد تلچھٹی چٹانوں (Sedmientaris rockes) میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔
- اس عمل کے چار پہلو بھی دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف شرح سے متوازی طور پر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا واقع ہونا ڈھلانوں کی خاصیت' چٹان کی ساخت' مقامی آب وہوا اور انسانوں کی مداخلت پر منحصر ہوتا ہے۔

پانی کی کارکردگی:Work of Water:۔ کسی بھی دریا کا کام اس کے منبع سے ہی شروع ہوجاتا ہے جو بلند چٹانوں میں واقع ہوتا ہے ۔ ندی کے بہنے سے اس میں زیادہ قوت آتی ہے اس کی وجہ سے وہ چٹانوں سے تیزی سے نیچے کی طرف بہتا ہے۔

- یہ چٹانوں کو توڑ کر اپنے ساتھ لے جاتی ہے اس سے گہری وادیاں وجود میں آتی ہے۔ جو گہرائی میں تنگ اور اوپری حصہ میں چوڑی ہوتی ہیں۔ ان کو عام طور پر V شکل کی وادی کہا جاتا ہے۔

- اس مرحلے میں پانی میں وہ طاقت ہوتی ہے جو بھاری اور کل وزن چٹانوں کو ساتھ لے جاتی ہے۔ایسے مواقعوں پر جہاں چٹانیں بہت ہی سخت ہوتی ہیں۔ندیاں کناروں سے اس کو کاٹتی ہیں جس کی وجہ سے تنگ وادیاں بنتی ہیں۔جس کو Gorges کہا جاتا ہے۔
- آندھرا پردیش میں گوداوری ندی پر Byson اور کشمیر میں Indus gorge اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ایک اور اہم کٹاؤ Canyon ہے۔ایک Canyon بہت ہی گہرے اتار والا ہوتا ہے۔اور یہ Gorge کے برابر گہرائی بھی رکھتا ہے۔Gorge کی چوڑائی اوپر سے نیچے تک مساوی ہوتی ہے۔اس کے برخلاف Canyon اوپر چوڑا اور نیچے کم چوڑا ہوتا ہے۔
- پہاڑی علاقوں میں جہاں ڈھلانیں کثرت سے ہوتی ہیں وہاں آبشار بنتے ہیں۔یہاں سے پانی بڑی زور کی طاقت سے نیچے گرتا ہے اور نیچے موجود چٹانوں کو کھود دیتا ہے۔جس کی وجہ سے وہاں تالاب (Punge Pool) بنتے ہیں۔
- جب ندی میدانی علاقوں میں داخل ہوتی ہے تو ڈھلان کم ہو جاتا ہے اور ندی کا بہاؤ بھی کم ہوتا ہے۔اب ندی میں وہ طاقت برقرار نہیں رہتی کے وہ وزنی زرات کو لے جا کر اپنے کنارے پر یا bed پر اس کو جمع کیا جاسکے جب کبھی ندی میں طغیانی ہو تو یہ زیادہ طاقت رکھتی ہے اور مٹی کا کٹاؤ بھی زیادہ ہوتا ہے (اس کو Silt کہتے ہیں) اور جب طغیانی نہ ہو تو یہ ذرات تہہ میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔
- گنگا کے میدان' کرشنا' گوداوری کے میدان جیسے میدان اسی طرح وجود میں آتے ہیں۔جب سیلاب کا پانی دوبارہ آتا ہے تو River Bed بلند ہو جاتا ہے۔اس کی وجہ چٹانوں کے ذرات کا جمع ہونا ہے۔تب یہ اپنا معمول بدل کر دوسرا راستہ بنا تا ہے۔
- یہ ندی کے لئے اپنا معمول بدل کر میدان کے علاقوں میں بہنے کے لئے معاون ہوتا ہے۔سیلابی میدان میں ندی عام طور پر ایک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی چلتی ہے اور Meaniders بناتی ہے۔ان Meander کے کناروں پر ذرات جمع ہونے سے اس کے سرے ایک دوسرے کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ایک عرصہ کے بعد Meanrers loop ندی سے کٹ جاتے ہیں اور ایک Cut off lake جھیل بناتے ہیں جس کو Ox-bow جھیل کہا جاتا ہے۔
- جب ایک دریا سمندر تک پہنچتی ہے تو عمدہ ذرات جو دریا کے ساتھ بہتے آئے تھے۔سمندر کے دہانے جمع ہو جاتے ہیں۔جس سے ڈیلٹا بنتے ہیں۔لفظ ڈیلٹا یونانی حرف تہجی ڈیلٹا سے ماخوذ ہے۔جو مثلثی شکل سے ملتا جلتا ہے۔
- **گلیشیرس کی کارگردگی:** ہمالیہ یا آلپس (Alps) جیسے سرد مقامات پر بارش کے بجائے کثرت سے برفباری ہوتی ہے۔یہ منجمد ہو کر برف بن جاتی ہے۔جب یہ زیادہ ہو جاتی ہے تو آہستہ یہ گرم علاقے کی طرف بہنا شروع ہو جاتی ہے۔
- جہاں یہ پگھل کر ایک چھوٹی ندی کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ہمالیہ کے گنگوتری گلیشرس سے اسی طرح گنگا ندی وجود میں آتی ہے۔برف کے تودوں (ڈھیر) کا آہستہ آہستہ حرکت کرنا گلیشرس کہلاتا ہے۔
- گلیشرس کی حرکت' پانی کے بہاؤ کے برخلاف بہت ہی سست ہوتی ہے۔یہ ایک دن میں چند سنٹی میٹر تک یا اس سے بھی کم حرکت کرتے ہیں۔دراصل قوت کشش کی وجہ سے گلیشرس حرکت کرتے ہیں۔
- گلیشرس Plucking کے عمل سے کٹاؤ کرتے ہیں۔جس میں یہ چٹانوں کے ٹکڑوں کو اٹھاتے ہیں۔اور انہیں دوسرے مقام تک پہنچاتے ہیں۔
- یہ چٹانوں کے ٹکڑے اور بہنے والا برف دونوں مل کر چٹان کی سطح پر جس پر سے یہ بہتے ہیں ایک sand paper کی طرح عمل کرتے ہیں۔جس طرح Sand Paper لکڑی پر جمے ہوئے باریک ذرات کو نکالتا ہے اس طرح گلیشر بھی چٹان کی سطح پر اس طرح کام کرتے ہوئے اس کو صاف کرتا ہے۔اس دوہرے عمل کی وج سے گلیشر U شکل کی وادی بناتے ہیں۔

- جب گلیشیر پگھل کر پانی بنتا ہے تو اس میں بڑی چٹانوں کو لے کر جانے کی قوت نہیں پائی جاتی ۔ وہ انہیں ایک بڑے ناہموار ڈھیر کی شکل میں چھوڑ دیتے ہیں ۔ چھوٹے ذرات اور کنکر گلیشرس کی تہہ میں جمع ہو جاتے ہیں ۔ گلیشرس ان کنکروں اور ریت کو ساتھ لاتا ہے ۔
- ان تمام فاضل گلیشیرس انکو پہاڑیوں سے حاصل کرتے ہیں ۔ وہ مادے جو گلیشیرس کے ذریعے لے جائے نہیں جاتے وہ وہیں گلیشیرس پر جمع ہو جاتے ہیں ۔ مادوں کو Till کہتے ہیں ۔ اس طرح Till کا جمع ہونا Moraines کہلاتا ہے ۔
- **موجوں کی کارکردگی Work of Waves**:۔ سمندری موجوں کی وجہ سے کٹاؤ اور مادوں کے جمع ہونے سے ساحلی زمینی اشکال بنتے ہیں ۔ چونکہ سمندری موجیں مسلسل چٹانوں سے ٹکراتی ہیں ۔ ان میں کئی سالوں کے بعد دراڑ پیدا ہوتی ہے ۔ بتدریج ان چٹانوں پر غار نما کھوکھلے حصہ بنتے ہیں ۔
- یہ کافی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں اور غاروں کا چھت باقی رہ جاتا ہے ۔ اور sea Arches (سمندری کمان) بنتی ہیں ۔ مزید کٹاؤ چھت کو توڑ دیتی ہے اور صرف دیواریں باقی رہ جاتی ہیں ۔ ان دیوار نما ساختوں کو Stacks کہا جاتا ہے ۔
- سمندری پانی کے عموداً اونچے پہاڑیوں والا ساحل Sea cliff (کھڑی چٹان) کہلاتا ہے ۔ جب Sea Cliffs پر موسم اثر انداز ہوتا ہے تو یہ مزید کٹے پھٹے راس و رخلیج میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔
- ایک Cape وہ نوکدار زمینی خطہ سے جو کسی بڑے زمینی خطے کا کنارہ ہو ۔ جبکہ خلیج (Bay) سمندروں کے وہ حصے ہیں جو کسی ساحل کے قریب ہوتے ہیں ۔ سمندری موجیں ساحل پر Sediments وغیرہ کو جمع کرتی ہیں ۔ جس سے ریتیلے ساحل Beaches وجود میں آتے ہیں ۔

ہوا کی کارکردگی:۔ **Work of Wind**: گرم ریگستانوں میں ہوا ایک بااثر عامل ہے ۔ دنیا کی جملہ زمین کا 1/5 حصہ ریگستان پر مشتمل ہے ۔ چند چٹانی ' چند پتھریلی اور دیگر علاقے ریتیلے ہیں ۔

- تیز ہوائیں اپنے ساتھ ریت اور باریک مٹی کو اڑا لے جاتی ہیں جو چٹانوں سے ٹکراتی ہیں ۔ یہ بھی ایک رگڑنے والے Sand paper کی طرح عمل کرتے ہیں اور سخت چٹانوں کو کاٹتے ہیں ۔ تیز ہواؤں کے اثر سے ریگستان میں بڑے ہی دلچسپ کٹاؤ اور جمع ہونے کے مناظر تشکیل پاتے ہیں ۔
- **ریت کے ٹیلے Sand Dunes**:۔ موسمیانہ کے عمل اور مسلسل ہوا کے اثرات سے کئی ریگستانی علاقوں میں باریک ریت ایک مقام پر جمع ہو جاتی ہے ۔ اس سے ریت کے ٹیلے Sand Dunes تیار ہوتے ہیں ۔
- یہ ریت کے ناقیام پذیر پہاڑ ہیں جو تیز ہواؤں سے حرکت کرتے ہیں ۔ جب یہ حرکت کرتے اور جمع ہوتے ہیں تو کئی ایک اشکال بناتے ہیں ۔
- باریک مٹی یا گرد جو ریگستانی حدود کے باہر اڑتی ہے آس پاس کی زمین پر جمع ہو جاتی ہے ' عام طور پر یہ گرد ' دھول زرد رنگ کی ہوتی ہے اور یہ بہت زرخیز بھی ہوتی ہے ۔ اس مٹی کو ''Loess'' کہا جاتا ہے ۔
- درحقیقت Loess بہت ہی عمدہ اور چونے سے بھری ہوئی اور مسام دار مٹی ہوتی ہے ۔ میدان جو Loess مٹی کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں ۔ Loess میدان کہلاتے ہیں ۔
- لفظ Techtories ایک یونانی لفظ Tekton سے ماخوذ ہے جس کے معنی بڑھئی یا مستری یا (Builder) کے ہیں ۔ سنسکرت لفظ ' Takshan سے ملتا جلتا ہے جس کے معنی بھی بڑھئی ہے ۔

دنیا کے اہم آتش فشاں

اسٹورم بولی	=	سسیلی
یم ٹی پیلی	=	جزائر غرب الہند
ماؤنٹ ویسوولیس	=	اٹلی
جاپان	=	فیوجیاما
کوٹاپاکس	=	اسکوڈار
مایان	=	فلپائن
بیارین، نارکوڈم	=	ہندوستان
کیلی منجارو	=	کینیا

- دنیا کا سب سے اونچا آبشار اینجلس ہے۔ اسکی بلندی 979 میٹرس ہے۔ اور یہ وینزیلا کی دریا چورن (Churun) پر واقع ہے۔
- دنیا کا دوسرا اونچا آبشار (ٹوگیلا Tugela) آبشار ہے۔ اسکی بلندی 947 میٹرس ہے۔ یہ جنوبی آفریقہ کی ٹوگیلا دریا پر واقع ہے۔
- ہندوستان کا سب سے اونچا آبشار (جاگ فال (JOG) یا Jerosoppa ہے۔ اس کی بلندی 253 میٹرس ہے۔ یہ کرناٹک کی دریا شرواتی پر واقع ہے۔
- دنیا کا سب سے طویل ڈیلٹا سندربن ہے یہ دریائے گنگا اور برہم پترا کے دہانے پر بہتا ہے۔ کرشنا اور گوداوری بھی ہماری ریاست میں دو ڈیلٹا بناتے ہیں۔
- دنیا کا سب سے طویل ڈیلٹا سندربن ہے یہ دریائے گنگا اور برہم پترا کے دہانے پر بہتا ہے۔ کرشنا اور گوداوری بھی ہماری ریاست میں دو ڈیلٹا بناتے ہیں۔ ہندوستان کے نقشہ ہی ان ڈیلٹاؤں کو دیکھئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) زمین کا سب سے اوپری ٹھوس یا سخت حصہ ہوتا ہے۔

(1) حیاتیاتی کرہ (2) فضائی کرہ (3) خاکی کرہ (4) آبی کرہ

(2) حیاتی کرہ سے مراد۔

(1) ہوا (2) زندگی (3) چٹان (4) پانی

(3) براعظموں اور بحر اعظموں کو شامل کیا جاتا ہے۔

(1) زمین کے دوسرے حصے (2) زمین کے تیسرے حصے میں
(3) زمین کا ابتدائی حصہ یا پہلا حصہ (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

(4) پہاڑوں، سطح مرتفع اور زمین کا شمار ہوتا ہے۔

(1) زمین کے دوسرے حصے (2) زمین کے تیسرے حصے میں (3) زمین کا ابتدائی حصہ (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

(5) ہندوستانی Eurasion Plate کو ڈھکیلنے کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔

(1) راکی پہاڑ (2) ہمالیہ پہاڑ (3) اندلس پہاڑ (4) اراولی پہاڑ

(6) زیادہ تر زلزلے اور آتش فشاں اس حلقے کے اطراف واقع ہوتے ہیں۔

(1) بحر ہند کا حلقہ (2) بحر الکاہل کا حلقہ (3) بحر اوقیانوسی (4) بحر شمالی حلقہ

(7) ماؤنٹ ویسوولیس واقع ہے۔

(1) جاپان (2) اٹلی (3) فلپائن (4) تنزانیہ

(8) کراکوٹاواKrakatova آتش فشاں دھماکہ اس سال پیش آیا۔

(1) 1881ء (2) 1981ء (3) 1883ء (4) 1983ء

(9) یونانی زبان کے لفظ "Litho" کے معنی ہیں۔

(1) پانی (2) پتھر (3) زندگی (4) آبی بخارات

(10) Gorges اس کی تعمیر کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔

(1) کثیر منزلہ عمارتیں (2) پلازہ (3) ڈیم (4) مکانات

(11) دنیا کا سب سے اونچا آبشار ہے۔

(1) اینجل (2) نیاگرا (3) وکٹوریہ (4) ٹوگیلا

(12) دنیا کا سب سے طویل ڈیلٹا ہے۔

(1) سندربن (2) کرشنا (3) گوداوری (4) گنگا

(13) ڈیلٹا کی شکل ہوتی ہے۔

(1) O (2) Δ (3) V (4) ▭

(14) کیا کاٹنے سے Gorges بنتے ہیں۔

(1) گلیشر (2) ہوائیں (3) ندیاں (4) نہریں

(15) کس سے U شکل کی وادی بنتی ہے۔

(1) گلیشر (2) ندیاں (3) ہوائیں (4) لہریں

جوابات

1-3	2-2	3-3	4-1	5-2	6-3	7-2	8-3	9-2	10-3
11-2	12-1	13-2	14-1	15-1					

آبی کرہ

- آبی چکر مختلف شکلوں جیسے ٹھوس، مایع گیسی شکلوں میں جاری رہتا ہے۔ یہ آبی چکر عمل سمندروں، آب و ہوا، سطح زمین، زیر زمین اور تمام جانداروں کے درمیان پانی کی منتقلی سے بھی متعلق ہے۔
- آبی چکر کبھی حسابی طریقے سے اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔

RF=Ro+ET جہاں RF (Rainfal) میں تمام قسم کی ترسیب شامل ہے۔ Run off=RO ہے اور Evapo =ET transpiration اخراج بخارات ہیں۔

- آبی دور کے چھ مدارج ہیں۔

☆ تبخیر Evaporation ☆ حمل ونقل Transport ☆ تکثیف Condensation

☆ ترسیب Precipitation ☆ بہاؤ Run off ☆ زیرزمین پانی Ground Water

- **تبخیر Evaporation:**

پانی سطح زمین سے فضاء میں تبخیر کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔یعنی یہ ایسا مرحلہ جس کے ذریعہ پانی مائع سے گیس میں تبدیل ہوتا ہے۔سورج کی گرمی سطح زمین کے پانی کو بخارات بن کر اُڑنے کے لئے توانائی فراہم کرتی ہے۔ زمین' جھیلیں' دریائیں اور سمندروں سے آبی بخارات اٹھتے ہیں اور پودے بھی Transpiration کے ذریعہ ہوا میں پانی خارج کرتے ہیں۔

- **حمل ونقل Transport**

فضاء میں پانی کی حرکت خصوصاً سمندر کے اوپر سے زمین کے اوپر تک بادلوں کی شکل میں' حمل ونقل کہلاتی ہے۔اوپری سطح کی ہواؤں' زمینی سطح پر چلنے والی ہواؤں اور دیگر میکانزم کے ذریعے بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے ہیں۔

- **تکثیف Condensation**

فضاء میں منتقل شدہ پانی کے بخارات تکثیف پاکر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔

- **ترسیب (Percipitation)**

پانی کا آب وہوا سے سطح زمین پر منتقل ہونے کا ابتدائی میکانزم ترسیب ہے۔ جب بادل زمین کی اوپر سرد ہوا سے ٹکراتے ہیں تو بارش اولہ یا برف کی شکل میں زمین (یا سمندر) پر واپس آتے ہیں۔

- **بہاؤ: Runoff**

زیادہ تر پانی جو زمین پر آتا ہے پہاڑوں کے نشیب میں روانی کے ساتھ بہہ جاتا ہے۔کچھ حصہ زمین میں جذب ہوکر زیرزمین پانی سے مل جاتا ہے۔بقیہ پانی دریاوں کے ذریعے واپس سمندر میں چلا جاتا ہے جہاں اسکی تبخیر ہوتی ہے۔

- **زیرزمین پانی: (Ground water)**

مخصوص حالات میں زیرزمین پانی فواری کنوؤں میں اوپر کی جانب بھی بہہ سکتا ہے۔زیرزمین پانی کا بہاؤ Runoff سے دھیما ہوتا ہے۔ آبی دور سمندر' آب وہوا اور زمین کے مابین پانی کی سادہ گردش نہیں ہے۔ بلکہ اس میں متعدد ضمنی ادوار کام کرتے ہیں۔

- **آبی ذرائع:** پانی کا 97.25% سمندری کھارا پانی ہے۔اور صرف 2.75% پانی تازہ ہے۔تازہ پانی کا اعظم ترین حصہ یعنی (68.7%) انتارتیکا آرکٹک اور پہاڑی علاقوں میں برف اور برف کے غلاف کی شکل میں موجود ہے۔ 29.9% زیرزمین تازہ پانی موجود ہے۔
- جملہ تازہ پانی کا 0.26% زمین پر جھیلوں' آبی ذخیروں اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے جو ہماری معاشی ضروریات کے لئے آسانی سے دستیاب ہے اور آبی ماحولیاتی نظام کے لئے بے حد اہم ہے۔
- **سمندر:** بحرآعظم اور سمندر' بحراعظموں زمین کی پہلے درجے کی خصوصیات ہیں۔ بھاری آبی اجسام بحرآعظم کہلاتے ہیں۔ماہرین جغرافیہ نے زمین کے سمندری حصہ کو پانچ براعظمون میں تقسیم کیا ہے۔ان کے نام بحرالکاہل' بحراوقیانوس' بحرہند' بحرمنجمد جنوبی (بحرانتارتیک)' اور بحر قطب شمالی

- لفظ سمندر اکثر بحرآعظم کے ساتھ ادل بدل کر استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن صحیح معنی میں سمندر ایک کھارے پانی کا حصہ ہے۔ جو جزوی یا مکمل طور پر خشکی سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔

ذخیرہ آب	جملہ پانی کا فی صد
بحرآعظم	97.25%
گلیشرس اور برفانی تودہ	2.05%
زیرزمین پانی	0.68%
جھیلیں	0.01%
زمین کی نمی	0.005%
آب وہوا	0.001%
دریائیں	0.0001%
حیاتیاتی کرہ	0.00004%

- عظیم سمندروں کی تقسیم برآعظموں، مختلف مجمع الجزائر اور دیگر معیارات کے ذریعہ نمایاں کی گئی ہے۔مزید معلومات کے لئے حسب ذیل جدول دیکھئے۔نوٹ کیجئے یہ جدول رقبے اور سائز کے اعتبار سے گھٹتی ہوئی ترتیب میں ہے۔

درجہ	بحراعظم	تفصیل
1	بحرالکاہل	ایشیاء اور اوشیانیا (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، پاپوا نیوگانیہ) کو امریکہ سے جدا کرتا ہے
2	بحراوقیانوس	امریکہ کو یوروپ اور افریقہ سے جدا کرتا ہے
3	بحرہند	جنوبی ایشیا میں بہتے ہوئے آفریقہ اور آسٹریلیا کو جدا کرتا ہے
4	بحرانتارتک (بحرجنوبی)	کبھی بحرالکاہل سے، بحراوقیانوس اور بحرہند کی توسیع سمجھا جاتا تھا انتارتیکا کے اطراف ہے
5	بحرمنجمد شالی (آرکٹک)	کبھی اوقیانوس کا سمندر سمجھا جاتا تھا جو آرکٹک دائرہ کے زیادہ تر حصہ پر پھیلا ہوا ہے اور جنوبی امریکہ اور یوریشیاء میں بہتا ہے

روایتی سمندری مطالعاتی تحقیق کا آغاز برطانوی مہم Challenger سے ہی ہوا جو پہلی کامیاب عالمی عمیق سمندری مہم تھی۔

- **بحراعظم کے نشیب وفراز:** بحری طاس کی سطح زمین کی طرح سمندری فرش میں بھی مشابہہ ہیں پہاڑی چوٹی، سطح مرتفع، گہری وادیاں، اور میدان پائے جاتے ہیں سمندری فرش کو عام طور پر 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- **1۔ براعظمی کنارہ (Contenental Shelf):** 200 میٹر تک گہرائی سے سمندری رقبے کے 7.6% حصہ پر پھیلا ہو اہے۔یہ زمین اور سمندر کے بیچ کا سرحدی علاقہ ہے۔
- سب سے بڑا براعظمی کنارہ سائبریائی کنارہ ہے جو بحرمنجمد شالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی 1500 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔
- براعظمی کنارے نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ:

- مچھلیوں کے ذخائر اس علاقے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔
- یہاں بندرگاہوں کی تعمیر ممکن ہے
- **2۔ براعظمی کا ڈھلان:** براعظمی کا ڈھلان پیچیدہ نشیب وفراز کے ساتھ 200 سے 3000 میٹر تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جو 15% سمندری رقبے پر کا احاطہ کرتا ہے براعظمی کے ڈھلان کی سرحد براعظموں کی نشاندہی کرتی ہے۔
- سمندری وادیوں کا مشاہدہ اس علاقے میں کیا جاسکتا ہے۔ جو دریاؤں اور گلیشر وں کے کٹاؤ کے عمل کی وجہ سے بنتے ہیں۔
- **3۔ گہرے سمندری میدان(Abyssal Plain):** یہ میدان سمندری طاس کے کم ڈھلان والے علاقے ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کے ہموار ترین اور ملائم ترین خطے ہیں۔ یہ 3000 سے 6000 میٹر کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ سمندری فرش کا 762% حصہ گھیرے ہوئے ہیں۔
- **4۔ عمیق سمندری میدان یا خندق Trenches:** یہ سمندری خندقیں وسیع وعریض سمندروں میں 6000 فٹ گہرائی تک ڈوبی ہوئی ہیں۔ ہماری توقع کے برخلاف زیادہ تر گہری خندقیں سمندروں کے بیچ میں واقع نہیں ہیں بلکہ براعظموں کے قریب پائی جاتی ہیں۔ تبھی تو یہ Plate کی حرکات کے مطالعہ میں بے حد اہم ہیں۔ اب تک 57 خندقوں کی تحقیق کی جاچکی ہے

سلسلہ نشان	خندق کا نام	بحراعظم	گہرائی (میٹروں میں)
1	چیلنجر یا ماریانہ	بحرالکاہل	11,022
2	Puertoricoیا Naves	بحراوقیانوس	10,475
3	Java	بحر ہند	7,450

- Isobaths سمندری تہہ کو زیر سطح مساوی عمودی فاصلے پر جوڑنے والا خط ہے جو کبھی سمندر کی گہرائی ظاہر کرنے والا خط کہلاتا تھا۔
- **سمندر کا کھارا پن:** 1000 گرام سمندری پانی میں تحلیل شدہ نمک کی مقدار (گراموں میں) جو عام طور پر حصے فی ہزار (0%) یا PPT کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھارا پن 0/ 35% ہے جو 1000 پانی کے حصوں کا 35 واں حصہ ہے۔
- تمام سمندروں کے پانی میں تحلیل شدہ معدنی مادوں کی بھاری مقدار پائی جاتی ہے۔ جس میں صرف سوڈیم کلورائیڈ یا عام نمک کی مقدار 77.8% فیصد ہوتی ہے۔
- دریائی پانی میں 0/ 2% سوڈیم کلورائیڈ پایا جاتا ہے۔
- سمندری لہریں بھی کھارے پن کی تبدیلیوں میں مدد و معاون ہوتی ہیں۔

آبی اجسام میں عظیم ترین کھارا پن	آبی اجسام میں اقل ترین کھارا پن
1۔ ویان جھیل-ترکی 0/ 330%	1۔ بالٹک سمندر 0/ 3-15%
2۔ بحرمردار-اسرائیل 0/ 238%	2۔ خلیج ہڈسن 0/ 3.15%
3۔ گریٹ سالٹ لیک-امریکہ 0/ 220%	

- **Isohaline**: ایک خط ہے جو سمندر میں موجود کھارے پن کی کو جوڑتا ہے۔Isohaline کہلاتا ہے۔
- **سمندری درجہ حرارت**: سمندری حرارت پر عرض بلد' سمندری لہریں' ہوائیں' زمین کی غیر مساویانہ تقسیم' اور موسموں کی تبدیلی اثرانداز ہوتی ہیں۔ عام طور پر سمندری درجہ حرارت 2 ڈگری سلسیس تا29 ڈگری سیلسیس کے درمیان ہوتا ہے۔
- **درجہ حرارت کی عمودی تقسیم**: جیسے جیسے کوئی سمندر میں گہرائی میں جائے گا پہلے کلومیٹر پر تیزی کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوگی پھر وہی برقرار رہے گا۔ اسکے بعد 5 کلومیٹر کی گہرائی تک درجہ حرارت میں یکساں کمی ہوتی ہے۔ اسکے بعد سمندر کے نچلے حصے میں درجہ حرارت 2^o ڈگری سلسیس برقرار رہتا ہے۔
- **سمندری لہریں**: سمندری پانی کی وہ عام حرکت جو طویل فاصلے تک ایک واضح سمت میں ہو سمندری لہریں کہلاتی ہیں۔ سمندری لہروں کو سمندری دریائیں بھی کہا جاتا تھا۔
- Inland Seas میں ریکارڈ شدہ اعظم ترین درجہ حرارت سب سے زیادہ درجہ حرارت 38^o بحراحمر میں ہوتا ہے۔
- حرارت کی بنیاد پر سمندری لہروں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ جیسے سرد لہریں اور گرم لہریں عام طور پر گرم لہروں کا بہاؤ قطبین کی جانب ہوتا ہے جبکہ سرد لہریں خط استواء کی جانب بہتی ہیں۔
- رفتار اور ہلکے بہاؤ کی بنیاد پر سمندری موج کی درجہ بندی ہوسکتی ہے۔ سمندری پانی کی لہر جو تیزی سے بہتی ہے اسے ریلاStream کہتے ہیں۔ آہستہ بہنے والی لہر کوDrift یا رو کہتے ہیں۔
- 1۔ **سمندری لہروں کی وجوہات**:Centrifugal Force **مرکز گریز قوت**:
- مرکز گریز قوت قطبین کے مقابلے میں خط استواء پر زیادہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ دوران گردش بڑے چکرے خط استواء سے ملتے ہیں ان قوتوں کی تبدیلی خط استوائی پانی کو قطبین کی جانب ڈھکیلتی ہیں۔
- 2۔ **ہواؤں کا اثر**: ہوا کا دباؤ اور حرکت لہروں کی فرضی سمت تبدیل کرتے ہیں۔ ہواؤں کے روانی سے ٹکراؤ کے باعث سمندر کا پانی ہوا کی سمت کھینچا چلا جاتا ہے۔ اس طرح 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار کی ہوا0.75 میل فی گھنٹہ کی رفتار والی موج پیدا کرسکتی ہے۔
- 3۔ **ترسیب کا اثر**: استوائی خطوں میں کثیر بارش سے سطح سمندر اونچی ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں پانی خط استواء سے شمال اور جنوب کی سمت حرکت کرتا ہے۔
- **4۔شمسی توانائی کا اثر**: پانی جب شمسی توانائی سے گرم ہوتا ہے تو پھیل جاتا ہے۔ جس سے استوا کے قریب سمندری پانی کی سطح وسطی عرض بلد کے مقابلے 8 سنٹی میٹر اونچی ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں ہلکا اضافہ پانی کو ڈھلان کی جانب اترنے پر مائل کرتا ہے۔
- کھاراپن' کثافت' کا فرق' برف کا پگھلنا بھی سمندری لہروں پر اثرانداز ہوتا ہے۔

خالص پانی کی رسائی	
برف کی شکل میں	68.7%
زیر زمین پانی	29.9%
دریائیں' جھیلیں' آبی ذخائر	1.4%
جملہ	100.0%

کثیر جوابی سوالات

(1) ایک دورانی ذریعہ ہے۔

(1) پانی (2) ہوا (3) کوئلہ (4) آندھی

(2) پودے ہوا میں آبی بخارات چھوڑتے ہیں۔ یہ عمل کہلاتا ہے۔

(1) ترسیب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر

(3) پانی کے بخارات تکثیف پا کر چھوٹے قطرے یا بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس عمل کو کہتے ہیں۔

(1) ترسیب (2) تکثیف (3) اخراج (4) تبخیر

(4) عام طور پر کہا جائے تو سمندروں کا کھاراپن 0 / ہے۔

(1) 2.5 (2) 0.003 (3) 3.0 (4) ان میں سے کوئی نہیں

(5) جملہ تازہ پانی کا کتنا فیصد زمین پر جھیلوں، آبی، ذخائر اور دریائی نظام میں پایا جاتا ہے۔

(1) 0.50% (2) ي0.30 (3) 0.26% (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

(6) یہ بحر اعظم ایشیاء اور اوشیانا کو جدا کرتا ہے۔

(1) بحرالکاہل (2) بحر ہند (3) بحراوقیانوس (4) بحرانتارتک

(7) کونسا بحر اعظم امریکہ اور یورپ کو جدا کرتا ہے۔

(1) بحرالکاہل (2) بحراوقیانوس (3) بحر ہند (4) بحرانتارتک

(8) چٹانی پٹرول اور قدرتی گیس یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(1) بحر اعظمی ڈھلان (2) بر اعظمی کنارہ (3) سمندری میدان (4) سمندری گہرائی

(9) نمک Salt کا کیمیائی نام ہے۔

(1) ہائیڈروجن کلورائیڈ (2) سوڈیم کلورائیڈ (3) پوٹاسیم کلورائیڈ (4) المونیم کلورائیڈ

(10) کس کو 0/000 یا PPT کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

(1) سمندری کھاراپن (2) سمندری کثافت (3) سمندری حرارت (4) سمندری کا فضائی دباؤ

(11) سمندر کا اوسط کھاراپن ہے۔

(1) 3/5% (2) 35% (3) 30.5% (4) 30%

(12) سب سے بڑا برا عظمی کنارہ سائبریائی کنارہ ہے جو بحر منجمد شمالی میں واقع ہے جسکی چوڑائی کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔

(1) 1800 (2) 1400 (3) 1500 (4) 1600

(13) دریائی پانی کے کتنے حصے میں سوڈیم کلورائیڈ پایا جاتا ہے۔

(1) 22% (2) 2% (3) 35% (4) 28%

(14) عظیم ترین کھاراپن پایا جاتا ہے۔

(1) بحرمردار (2) خلیج ہڈسن (3) بالٹک سمندر (4) ویان جھیل

(15) اقل ترین کھاراپن پایا جاتا ہے۔

(1) بحرمردار (2) خلیج ہڈسن (3) بالٹک سمندر (4) ویان جھیل

(16) ایک خط جو سمندر میں موجود کھارے پن کی یکساں مقدار کے نکات کو جوڑتا ہے۔

(1) Isobar (2) Isoytes (3) Isohaline (4) Isobaths

(17) پانی کے عظیم حصے کہلاتے ہیں۔

(1) آبشار (2) دریا (3) سمندر (4) بحراعظم

(18) جنوبی بحراعظم ہے۔

(1) انٹارکٹک (2) آرکٹک (3) بحرہند (4) بحراوقیانوس

(19) بحراعظموں میں نارمل درجہ حرارت ہوتا ہے۔

(1) $-2 to 29^\circ c$ (2) $2 to 29^\circ c$ (3) $2 to -29^\circ c$ (4) $38^\circ c$

(20) سمندر کے نچلے حصے میں درجہ حرارت کتنے ڈگری برقرار رہتا ہے۔

(1) 29 ڈگری سلسیس (2) 2- ڈگری سلسیس (3) 1.8 ڈگری سلسیس (4) 38 ڈگری سلسیس

جوابات

1-1	2-3	3-2	4-2	5-3	6-2	7-2	8-2	9-2	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-2	16-3	17-4	18-1	19-2	20-4

فضائی کرہ

- ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں اس میں آکسیجن ہوتی ہے۔ ہم اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب ہم سانس چھوڑتے ہیں تو کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ فضائی کرہ دیگر اسباب کی بناء پر بھی زندگی کو ممکن بناتا ہے۔
- پودے شعاعی ترکیب کے لیے کاربن ڈائی آکسائیڈ، سورج کی روشنی اور پانی استعمال کرتے ہیں۔ اور ہم آخر کار ان سے لذیذ میوے، ترکاریاں، اجناس وغیرہ پاتے ہیں۔ یہ ہمیں پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، شکر، چربی، معدنیات، اور دیگر مقوی بخش غذائیں فراہم کرتے ہیں۔ جو ہمیں زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے۔

- ہوائیں ہی ہوئی ہیں جو وسط سمندروں سے براعظموں کو پانی بارش کی شکل میں پہنچاتی ہیں۔
- فضاء کرہ کے بغیر ہم ٹھنڈی مانسونی ہواؤں، خوشبودار پھولوں کی مہک اور موسیقی کی صداؤں کا مزہ لےنہیں پاتے۔ ہم خوبصورت پتنگیں اڑانہیں سکتے تھے۔ چڑیاں اُڑنہیں سکتی یا آسمان میں اونچی اڑان نہیں بھرپائیں۔
- فضائی کرہ ایک گیسوں کا سمندر ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب ہم سب گیسوں کے سمندر میں تیر رہے ہیں (جیسے مچھلیاں پانی کے سمندر میں تیرتی ہیں) جب ہم زمین کی جسامت سے تقابل کرتے ہیں تو فضائی کرہ ایک بہت ہی باریک غلاف ہے۔ جو زمین کو گھیرے ہوتے ہیں۔
- فضائی کرہ تقریباً 1000 کیلومیٹر موٹا ہے۔ اقوام متحدہ امریکہ کے خلائی ایجنسی (NASA) کی توضیح کے مطابق زمین کی جسامت ایک باسکٹ بال کی طرح ہے تو فضائی کرہ اس کے اطراف لپیٹی ہوئی پلاسٹک شیٹ کی طرح ہوگی۔
- گیسوں پر مشتمل ہونے کے ناطے فضائی کرہ گیسوں کی تمام خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے یہ سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ اور اسکی کوئی ساخت نہیں ہوتی۔ (چھوٹی جگہ میں زیادہ سے زیادہ گیس بھری جاسکتی ہے۔
- فضائی کرہ میں کئی گیسیس ہیں لیکن آکسیجن (تقریباً %21 بہ اعتبار حجم) اور نائٹروجن (تقریباً %78 بہ اعتبار حجم) نمایاں ہیں۔ دوسری گیسوں کا تناسب بہت کم ہے۔ جن میں argon، neon ، کاربن ڈائی آکسائیڈ (تقریباً %0.3 بہ اعتبار حجم)، methane، امونیا، Ozone وغیرہ۔
- پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کی مقدار تقریباً %0.4 لیکن یہ مقدار زیادہ تر سطح سے قریب ہوتی ہے۔ (سطح زمین سے 6 کلومیٹر اوپر تک) جی ہاں آبی بخارات گیس ہے! نہیں آسمان میں آپ جو بادل دیکھتے ہیں وہ آبی بخارات نہیں ہیں۔ وہ پانی کے چھوٹے قطرے (Droplets) ہیں۔
- فضاء میں گیسوں کے علاوہ ملائم گرد کے اجزاء ہیں۔ جو ذرات کہلاتے ہیں۔ ذرات قدرتی طریقوں سے بھی آسکتے ہیں (مثال کے طور پر صحرا میں ریت کے طوفان اور جنگل میں لگی قدرتی آگ) اور انسانی عمل سے بھی (مثلاً جنگلوں کو جلانا، پٹرول جلانا اور صنعتی اخراج) یہ ذرات فضائی حالات کو تبدیل کرسکتے ہیں۔
- **فضائی کرہ کی ساخت Structure of the atmosphere:** فضائی کرہ میں بھی مختلف پرتیں ہیں جو مختلف اجزاء پر مشتمل ہیں۔
- سائنسدان اس بارے میں غباروں اور سٹیلائٹس وغیرہ کے ذریعہ معلومات حاصل کررہے ہیں۔ کیمیائی ترکیب کی بنیاد پر فضائی کرہ دو وسیع پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1۔ Homosphere 2۔ Heterosphere
- **Homosphere:** 90 کلومیٹر کی اونچائی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں تین حراری Thermal پرتیں پائی جاتی ہیں۔ ٹرافوسفیر، اسٹرٹوسفیر، میزوسفیر، گیسوں جیسے نائٹروجن، آکسیجن، آرگن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ترکیب میں یکسانیت اس کی خاص خصوصیت ہے۔
- **Heteroshpere:** فضائی کرہ میں 90 کلومیٹر سے اونچی پرت heterosphere کہلاتی ہے۔ چونکہ اسکی ترکیب غیر یکساں یا مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے Hetrosphere کہا جاتا ہے۔ اس کی دو حراری پرتیں ہیں۔ تھرموسفیر اور ایکزوسفیر کثافت اور درجہ حرارت کی بنیاد پر فضائی کرہ کو 5 مختلف پرتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- **Troposhere -1**: ٹروپوسفیر فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے اسکی اوسط بلندی 13 کلومیٹر ہے۔ جو قطبین کے قریب کم وبیش 8 کلومیٹر اور خط استواء پر تقریباً 18 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ ٹروپوسفیر کی پرت خط استواء پر موٹی رہتی ہے۔ کیونکہ انتقال حرارت سے پیدا ہونے والی ہوا کی گردش حرارت کو بڑی بلندیوں پر منتقل کرتی ہے۔
- جو فضائی کرہ کی جملہ گیسوں کی کمیت کے تقریباً 75% حصے اور عملاً تمام نمی اور گرد کے ذرات پر مشتمل ہے۔ موسم کی مکمل اصطلاح دراصل اس کرہ میں ہے۔ اس پرت میں جیسے جیسے بلندی پر جائیں گے درجہ حرارت کم ہونے لگتا ہے۔ جو عام طور پر شرح ہبوط حرارت Normal Lapse rate کہلاتا ہے۔ تکثیف، تبخیر بارش، طوفان وغیرہ۔ اس پرت میں عمل میں آتے ہیں۔
- **2۔ بالائی کرہ ہوائی Strotosphere**: یہ پرت 50 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ پرت بادلوں اور موسم کے حالات سے مکمل آزاد ہے جو ہوائی جہازوں کو اڑنے کے لئے حالات نہایت سازگار بناتی ہے Stratosphere کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اس میں اوزون پرت Ozone layer پائی جاتی ہے جیسے جیسے بلندی میں اضافہ ہوتا ہے حرارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- **Metsosphere -3**: یہ پرت 80 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پرت میں (Meteorites) حجر شہابی خلاء سے داخل ہوتے ہی جلنے لگتے ہیں۔ بلندی میں اضافے کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- **Thermosphere -4**: جو 400 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس پرت میں بلندی میں اضافہ کے ساتھ درجہ حرارت تیزی سے بڑھتا ہے۔ اس میں برقی سے چارج کئے ہوئے ذرات پائے جاتے ہیں۔ جنہیں ions برقیرے کہتے ہیں۔ جو ریڈیائی لہریں زمین سے ارسال کی جاتی ہیں ان برق پاروں کے ذریعہ واپس زمین پر منعکس ہوتی ہیں۔ اسے Inosphere بھی کہتے ہیں۔
- **Exosphere -5**: یہ فضائی کرہ کی سب سے اوپری پرت ہے یہ بلند ترین پرت ہے جس کے بارے میں بہت کم جانکاری ہے
- **ہوا کا دباؤ**: ہمارے اطراف جو ہوا ہے گیس کے سالموں (بہت چھوٹے ذرات) پر مشتمل ہے۔ یہ سالمے ہمیشہ ایک دوسرے کو یا جو شئے ان کے راستے میں آتی ہے ڈھکیلتے رہتے ہیں۔ اس ڈھکیلنے کے زیر اثر اکٹھا کسی شئے پر زور ڈالنے کو بطور ہوا کا دباؤ بیان کیا جاتا ہے۔ یوں ہوا زوردار دباؤ نہ صرف اوپر بلکہ نیچے اور بازو سے کسی شئے پر ڈالتی ہے۔
- اس لیئے ماہرین جغرافیہ کہتے ہیں، جب ہوا گرم ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے اور جب ٹھنڈی ہوتی ہے تو ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ سادہ جملے میں اگر ایک بڑھتا ہے تو دوسرا گھٹتا ہے جسے معکوس تعلق کہتے ہیں۔
- جب گرم ہوا بلند ہو جاتی ہے تب زمین سے حاصل کی ہوئی توانائی (گرمی کی شکل میں) کھونا شروع کرتی ہے۔ جب توانائی کم ہوتی ہے تو سالمے دھیمے اور سست بن جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔
- ہوا سرد اور کثیف بنتی جاتی ہے۔ کثیف ہوا کشش کی بناء پر واپس زمین پر گرنا شروع ہوتی ہے۔ اب اُن کے پاس کشش سے مزید مقابلہ کرنے تو انائی ناکافی ہوتی ہے! جہاں یہ ٹھنڈی ہوا اترتی ہے ہوا کا دباؤ بڑھتا ہے۔
- **Pressure Belts دباؤ کی پٹیاں**: سطح زمین یکساں گرم نہیں ہوتی۔ زمین سمندر سے جلد گرم ہوتی ہے۔ اندرونی زمین جو سمندر سے دور ہوتی ہے تیزی سے گرم ہوتی ہے۔ بہ نسبت زمین کے جو سمندر کے قریب ہے۔ تو سطح زمین سے اوپر کی ہوا بہت جلدی گرم ہوتی ہے۔ پانی گرم ہونے زیادہ وقت لیتا ہے۔ لہٰذا ہوا جو پانی کے اوپر ہو بہت آہستہ گرم ہوتی ہے۔

- تاہم جب ٹھنڈا ہونے کی بات آتی ہے تو زمین تیزی سے ٹھنڈی ہوتی ہے اور اس کے مقابلے میں پانی آہستہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ایک دوسرے کے مقابلے اسطرح گرم اور ٹھنڈا ہونے کا عمل مختلف جگہوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر دباؤ میں بھی تبدیلی آتی ہے۔
- منطقہ حارہ کے عرض بلد بہت شدید مقدار میں اشعاع حرارت Solar rediation پا کر گرم تر ہوتے ہیں بہ نسبت معتدل یا قطبی عرض بلد سے جو کم شدت کی اشعاع حرارت پاتے ہیں لہٰذا منطقہ حارہ بقیہ دنیا سے گرم ہوتے ہیں۔اس لئے دنیا میں درجہ حرارت میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ دباؤ میں تبدیلی ہوتی ہے۔
- جیسا کہ پانی اونچے مقام سے نچلے مقام کو حرکت کرتا ہے۔اور حرارت گرم اشیاء سے ٹھنڈی اشیاء کی طرف حرکت کرتی ہے۔ہوا زیادہ دباؤ والے علاقوں سے کم دباؤ کی طرف حرکت کرتی ہے۔جب ہوا اس طرح حرکت کرتی ہے تو ہم اسے باد wind کہتے ہیں۔
- اگر یہ دھیمی رفتار سے چلے تو اور ہم اس میں ہم آرام دہ محسوس کرتے ہیں تو ہم اسے نسیم Breeze کہتے ہیں۔اگر یہ ہوا مختصر اور تیزی ے ساتھ پھٹ کر آتی ہے تو ہم اسے Gust جھکڑ کہتے ہیں۔
- اگر یہ بہت تیزی سے حرکت کرکے اطراف کی چیزوں کو پھونک مارتی ہے ۔ اسے آندھی کہتے ہیں۔آندھراپردیش کے ساحل پر ہم Cyclones کو دیکھتے رہتے ہیں جو بہت تیز رفتار ہوائیں ہوتی ہیں۔
- ہوائیں دنیا میں ہر جگہ چلتی ہیں۔خط استواء پر زیادہ درجہ حرارت فضائی کرہ کو گرم کرتا ہے۔اور گرم ہوائیں اُٹھتی ہیں۔جو سطح زمین پر خط استواء کے گرد پر کم دباؤ پیدا کرتی ہے۔یہ کم دباؤ والی پٹی (یہ زمین کے گرد پٹی جیسی ہوتی ہے) جو خط استواء کی کم دباؤ والی پٹی یا بین منطقہ حارہ کا سیلانی خطہ Inter Tropical Convergence Zone جس کا مخفف (ITCZ) ہے۔
- جیسے یہ ہوا اُٹھتی ہے یہ ٹھنڈی ہوکر اترنا شروع ہوتی ہے۔لیکن یہ واپس اسی راستے پر نہیں آسکتی جس راستے پر یہ اوپر گئی تھی۔جیسا یہ فضائی کرہ کی اوپری بلندیوں پر پہنچتی ہے۔استوائی خطے سے دور شمالی اور جنوبی نصف کرہ کی جانب پھیل جاتی ہے۔
- جیسے یہ پھیلتی ہے اترنا بھی شروع کرتی ہے۔جو سرد تر' کثیف تر ہوتی ہے اس لئے واپس زمین پر ڈوبنا شروع کرتی ہے۔جہاں یہ اترتی ہے ہمیں پتہ چلتا ہے دباؤ زیادہ ہے۔یہ پٹی Sub Trophical High Pressure Belt زیادہ دباؤ والی منطقہ حارہ کی پٹی کہلاتی ہے
- NP ہوا جب نیچے آچکی ہو تو سطح زمین ٹکرا کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ایک حصہ دوبارہ خط استواء کے کم دباؤ والے علاقے کی طرف دوڑتا ہے جب وہ وہاں پہنچتی ہے تو دوبارہ گرم ہوتی ہے اور اوپر اٹھتے ہے۔اسطرح ہواؤں کا استوائی چکر مسلسل چلتے رہتا ہے۔
- ہوا کا دوسرا حصہ اگلے بلند تر عرض بلد کی جانب دھکیلا جاتا ہے۔جہاں دباؤ کم تر ہوتا ہے ہم یہاں حوالہ کی غرض سے ان ہواؤں کا نام دیتے ہیں۔ A (یاد رہے کہ A ان ہواؤں کا باضابطہ نام نہیں ہے۔ہم اسے یہاں سہولت کے لئے استعمال کر رہے ہیں)
- شمالی اور جنوبی قطبین کے علاقوں میں ہوا اتنی سرد ہوتی ہے کہ جہاں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے (قطبی زیادہ دباؤ کی پٹی) بہ نسبت آرکٹک (شمال میں) اور انتارتک منطقے کے (جنوب میں) (قطبی کم دباؤ والی ضمنی پٹی) لہذا قطبی ہوائیں ان کم دباؤ والے علاقوں کی طرف دوڑتی ہے جہاں وہ A نامی ہواؤں سے ملتے ہیں۔
- ہوائیں شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال منطقہ معتدلہ سے منطقہ حارہ کی طرف سیدھی حرکت کرتی ہیں۔(یاد رہے منطقہ معتدلہ خطِ استواء کی دونوں جانب شمال اور جنوب میں واقع ہے) لیکن اصل میں ہوائیں شمال نصف کرہ کی قدرے سیدھی جانب (مشرق کی طرف) اور بائیں جانب (مغرب کی طرف) جنوبی نصف کرہ میں حرکت کرتی ہیں۔

- یہ اس لئے کہ زمین کی اس کے محور ہے۔اس اثر کو Coriolise Effect کہتے ہیں جو خط استواء کے قریب صفر اثر اور قطبین کے قریب آعظم ترین اثر رکھتے ہیں۔
- اس طرح فضائی کرہ ہمیشہ دنیا کے اطراف گردش کرتا ہے۔دنیا کے اطراف موسم اور آب وہوا کی ترتیب میں ہوائیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ہواؤں نے تاریخ میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔
- مثال کے طور پر واسکوڈی گاما نے ہندوستان کے لئے بحری راستہ ہواؤں کی مدد سے اپنے جہاز چلا کر دریافت کیا۔وہ بڑی مقدار میں کالی مرچ اور دارچینی وغیرہ کی حمل ونقل وتجارت پرتگال کو اسی بنا پر کر سکا۔اس طرح یہ ہوائیں بھی پرتگالیوں کے گوا پر اقتدار کے قیام میں اہمیت کی حامل تھیں۔
- **ہواؤں کی درجہ بندی Classification of Winds**: ہواؤں کی رفتار' انکی خصوصیات' انکی سمت اور ان کی چال کے تحت ان کو تین قسموں میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ 1۔دائمی ہوائیں Planetery Winds: دائمی ہوائیں سال تمام چلتی ہیں۔

2۔موسمی ہوائیں Seasonal Winds: ان کا چلنا علاقوں یا موسموں تک محدود ہے۔

3۔مقامی ہوائیں Local Winds: علاقے تک محدود ہیں۔

- **دائمی ہوائیں Planetary Winds**: وہ ہوائیں جو عالمی دباؤں کی پٹیوں اوپر مستقل' مسلسل اور پابندی سے چلتی ہیں دائمی ہوائیں Planetary Wind کہلاتی ہیں۔یہ تین قسم کی ہیں۔تجارتی ہوائیں (Trade Winds)' مغربی ہوائیں (Westerlies) اور قطبی ہوائیں (Polar Winds) تجارتی ہوائیں منطقہ حارہ میں مغربی ہوائیں منطقہ معتدلہ میں اور قطبی ہوائیں قطبی پٹی میں چلتی ہیں۔
- تجارتی ہوائیں مشرقی سمت سے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتی ہیں شمال مشرقی تجارتی ہوائیں شمال نصف کرہ میں چلتی ہیں۔ اور جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔
- مغربی ہوائیں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔اسی لئے انہیں مغربی ہوائیں کہتے ہیں۔۔جنوبی مغربی ہوائیں شمالی نصف کرہ میں اور شمالی مغربی ہوائیں جنوبی نصف کرہ میں چلتی ہیں۔قطبی خطوں میں مشرقی ہوائیں چلتی ہیں۔
- آپ نے نوٹ کیا ہوگا ہوا کا دباؤ اور چلنے کا نظام دراصل آبی کرہ اور خاکی کرہ کا فضائی کرہ پر اثر ہوتا ہے۔یہ ہوائیں دنیا کے گرد حرارت اور نمی کو منتقل کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔اسی لئے دنیا کا کوئی بھی خطہ نہ انتہائی سردی اور نہ انتہائی گرمی حاصل کرتا ہے۔تاکہ زندگی کی بقا ہو۔
- اگر آب وہوا کا وجود نہ ہوتا (جیسا کہ چاند پر) دن میں منطقہ حارہ میں ناقابل برداشت گرمی ہوتی یا قطبی علاقوں میں رات کے وقت اتنی ہی شدت کی سردی ہوتی تاہم یہ ہوائیں گرمی اور نمی کو یکساں تقسیم نہیں کرتے۔جس کی بناء پر ہم زمین کے کچھ حصے بالکل گرم اور کچھ حصے سرد تر کچھ حصوں میں زیادہ بارش اور کچھ میں صحراء دیکھتے ہیں۔
- **موسمی ہوائیں Sesional Winds**: ہندوستان میں جو بارش ہوتی ہے بنیادی طور پر موسمی ہواوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ملک کے تمام عوامل مانسون سے تعلق رکھتے ہیں۔لفظ مانسون عربی زبان کے لفظ موسم سے اخذ کیا گیا ہے۔
- مانسون کا وجود سمندر اور زمین کے ٹھنڈے ہونے میں فرق کی بناء پر ہے۔گرمائی مانسون کا فروغ شمال مغربی ہندوستان میں ہوتا ہے۔ جبکہ جنوبی مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔

- زمین کا گردش اثر Coriolis Effect کے نتیجے میں جزیرہ نما ہند اور متصل ممالک میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔ موسم سرما میں مخالف دباؤ کی پٹیاں یعنی شمال مشرقی تجارتی ہوائیں خط استواء پار کرتی ہیں۔ Coriolis Effect اثر کے نتیجے میں شمال اور شمال مشرقی آسٹریلیا میں جنوب مغربی مانسون بنتا ہے۔
- **مقامی ہوائیں Local Winds:** یہ ہوائیں مقامی طور پر درجہ حرارت اور دباؤ میں فرق کی وجہ سے چلتی ہیں۔ اور چھوٹے سے علاقے کو متاثر کرتی ہے گرم مقامی ہوائیں علاقے کے درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ ٹھنڈی مقامی ہوائیں بعض وقت علاقے کے درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے لاتی ہیں۔ یہ مقامی ہوائیں ٹروپوسفیر کے نچلے پرتوں پر چلتی ہیں۔
- پہاڑ اور وادیوں کی ہوائیں نسیم بحری اور نسیم بری مقامی ہواؤں کی قسموں میں سے زیریں ہوائی کرہ کا گرم یا ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے جو دباؤ بتدریج کمی یا زیادتی (دباؤ میں تبدیلی) قائم ہوتی ہے تو یہ مقامی ہوائیں ردعمل ظاہر کرتی ہیں۔
- **1۔ Chinook** : یہ ہوائیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ' کینڈا' اور شمالی امریکہ کے علاقے میں واقع کوہ راکیز Rockey Mountains سے چلتی ہیں۔ کئی لوگوں کا ایقان ہے کہ لفظ Chinook کے معنی برف خور Snoweater ہیں (اصل میں یہ امریکہ کے متوطن قبیلے کا نام ہے جسے Chinook کہتے ہیں) یہ لوگ اس خطے میں رہتے ہیں جہاں یہ ہوائیں چلتی ہیں۔
- یہ زیادہ تر سرما کے دوران گھانس کے میدانوں کو برف سے صاف رکھتی ہیں۔ ایسی مماثل ہوائیں جو یوروپ میں چلتی ہیں۔ Foehn کہلاتی ہیں۔ جو آلپس Alps کے شمال ڈھلان پر سے چلتی ہیں یہ برف کو پگھلاتی ہیں موسم کو خوشگوار بناتی ہیں اور انگوروں کو جلد پکنے میں مدد کرتی ہیں۔
- **2۔LOO لو:** یہ گرم ہوائیں ہیں جو مئی اور جون کے مہینوں میں شمالی ہند کے میدانوں میں مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہیں۔ عظیم درجہ حرارت کی بنا پر یہ لوگوں کو لُو سے متاثر کرتی ہیں۔
- صحرائے عرب میں Simmon' جاپان میں Yoma' نیوزی لینڈ میں Nor wester' گرم ہواوں کی دیگر چند مثالیں ہیں۔
- **1۔Mistral:** بہت مشہور سرد ہوا مسٹرل ہے۔ جو فرانس کے اوپر آلپس سے بحرہ روم کی طرف چلتی ہیں اس کا گذر وادی رہوم سے ہوتا ہے یہ بہت ہی سرد اور خشک ہوا ہے۔
- **2۔ Puna**: یہ Andes خطے کی سرد مقامی ہوا ہے۔
- **3۔ Pampero**: یہ سرد قطبی ہوائیں ہیں جو جنوبی امریکہ کے Pampas بمپاس خطے میں تیزی سے چلتی ہیں۔
- **موسم اور آب وہوا Weather and Climate:** جغرافیہ کی دو اہم اصطلاحیں ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں کو مختلف طریقوں سے ڈھالتی ہیں۔ اور کئی لوگ ان اصطلاحوں میں الجھ جاتے ہیں۔
- اکثر لوگ موسم کے بجائے آب وہوا اور آب وہوا کے بجائے موسم کا استعمال کرتے ہیں
- گیسوں اور ذرات کا آمیزہ فضائی کرہ Atmosphere کہلاتا ہے۔ یہ جامد نہیں بلکہ بے حد حرکیاتی ہے۔ یہ اوپر نیچے افقی اور تمام سمتوں میں حرکت کرتا ہے۔ حرکت سے اسکی خصوصیات میں تغیر ہوتا ہے۔ یہ گرم سرد تر' خشک یا نم ہوسکتا ہے۔
- جب آپ فضائی کرہ کے مختصر مدت کے حالات (جو زیادہ تر دس دن سے زیادہ ہیں ہوتے ہیں) بیان کرتے ہیں تو وہ علاقے کا موسم ہوتا ہے۔ موسم روزانہ تبدیل ہوسکتا ہے یا ایک ہی دن میں تبدیل ہوسکتا ہے۔

- آب وہوا Climate سے مراد علاقوں میں طویل مدت کے اوسط فضائی کیفیات کا ہیں۔آب وہوا کی کیفیات دہوں پر محیط فضائی اعداد و شمار اوران کے اوسط کی معلومات پر مبنی ہوتے ہیں۔آب وہوا ہمیں سال کی مقررہ مدت کی کیفیات بناتی ہیں نہ کہ مخصوص ایام کی۔
- Atmosphere فضائی کرہ a) درجہ حرارت b) دباؤ c) ہوا d) رطوبت اور e) ترسیب کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب موسم Weather کے عناصر ہیں جنہیں ہم آب وہوا Climate کو بیان کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔اس لیے یہ آب وہوا کے عناصر بھی ہیں۔
- **رطوبت اور ترسیب Humudity and Percepitation**: فضائی کرہ میں پانی کے بخارات ایک اہم عنصر ہے۔زیادہ تر مقامات پر فضائی کرہ میں پانی کے بخارات کی مقدار میں وقت کے ساتھ موسمی ترتیب میں تغیر وتبدیلی آتی ہے۔
- کئی مقامات پر سرما خشک اور سرد ہوتا ہے ایسے مقامات میں ہماری جلد کھجلی اور خشکی محسوس کرتی ہے اور پھٹ سکتی ہے۔آپ شاید پھٹے ہونٹوں کا شکار ہو چکے ہونگے۔جس کے لئے آپ Lip Balm، ویسلین Vasceline اور کسی قسم کا تیل استعمال کر چکے ہوں۔
- یہ آبی بخارات ہی ہیں جو زیادہ درجہ حرارت سے ملکر آپ کو حبس اور پسینہ کا احساس دلانے کا سبب بنتے ہیں۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ''بہت مرطوب'' ہے یا رطوبت زیادہ ہے۔لیکن تمام مقامات اس معاملے میں یکساں نہیں ہیں۔
- کچھ مقامات بہت خشک ہوتے ہیں (مثال کے طور پر صحراء)۔فضائی کرہ میں نمی (آبی بخارات) آبی اجسام سے بذریعہ تبخیر اور نباتات سے بذریعہ اخراج حاصل ہوتی ہے۔رطوبت سے مراد ہوا میں پانی کے بخارات کی مقدار ہے۔زیادہ رطوبت میں ہمارا پسینہ ہمیں ٹھنڈک نہیں دیتا کیونکہ یہ بخارات نہیں بن پاتا۔کم رطوبت میں ہم بہت پیاس محسوس کرتے ہیں۔
- ہم رطوبت کو راست بیان نہیں کرتے بلکہ متناسب رطوبت کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ متناسب رطوبت Relative Humidity دو چیزوں کے درمیان تناسب ہے۔

  1۔مقررہ درجہ حرارت اور دباؤ پر آبی بخارات کی زیادہ سے زیادہ مقدار جس کو ہوا سہارا دے سکتی ہے۔

  2۔کسی مقررہ وقت پر آبی بخارات کی وہ مقدار جو واقعتاً موجود ہے۔
- مثال کے طور پر 20 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت پر ہوا 80 گرام آبی بخارات فی کیوبک میٹر سہار سکتی ہے۔اگر آبی بخارات کی موجودگی کی اصل مقدار صرف 40 گرام ہے تو تناسب رطوبت 50% ہوگی۔درجہ حرارت میں اضافہ اور آبی بخارات میں کمی سے تناسب رطوبت میں کمی ہوتی ہے۔وہ سطح درجہ حرارت جو سطح سیری Saturation Level کو پہنچتا ہے۔نکتہ اوس یا Dew Point کہلاتا ہے۔
- اگر فضائی کرہ 100% متناسب رطوبت رکھے تو یہ سطح سیری Saturation Level کہلاتا ہے۔
- **Condensation تکثیف**: تکثیف ضد ہے تبخیر کی۔جیسا کہ اس میں آبی بخارات پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں یا برف کے قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ جب تناسب رطوبت 100% سے بڑھتی ہے تو فضائی کرہ میں موجود زائد آبی بخارات تکثیف پا کر پانی کے چھوٹے قطرے بنتے ہیں۔مثال کے طور پر 20 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت پر ہوا 49 گرام آبی بخارات فی کیوبک میٹر پر مشتمل ہوتی ہے۔اور 10 ڈگری سیلسیس پر ٹھنڈی ہوتی ہے۔جو صرف 40 گرام آبی بخارات سطح سیری پر رکھ سکتی ہے۔
- زائد 9 گرام آبی بخارات تکثیف پاتے ہیں عمل تکثیف صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب فضائی کرہ میں چھوٹے ذرات موجود ہوں۔ تکثیف سطح اتصال Contact Surface پر بھی ہوسکتی ہے۔

- فضائی کرہ میں گرد کے ذرات آبی بخارات پانی کے سالموں کو اپنی طرف کشش کرتے ہیں جس کے سبب (تکثیف مزید گاڑھا پن) آبی بخارات پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں میں تکثیف پاتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے قطرے لاکھ دس لاکھ مل کر مختلف قسم کے بادلوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔
- اگر بادل کافی سرد ہوں تو ان میں برف کے قلم پائے جاتے ہیں۔ بادلوں کو ان کے اشکال اور بلندیوں کی بناء پر ان کی مختلف قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ مثلاً Cirrus Clouds (جو بلندی پر پائے جاتے ہیں) Cumulus Clouds (درمیانی سطح پر) Strnatus clouds (نچلی سطح پر) Nimbus (بارش رکھنے والے افقی بادل) پائے جاتے ہیں۔
- عمل تکثیف کے ساتھ ہی پانی کے چھوٹے قطرے بھاری ہو کہ زمین پر بطور ترسیب گرتے ہیں (لاطینی لفظ Praecipiatatio کا مطلب سرے کا بل شاقول پر گرنا) مثلاً بارش برف' ژالہ وغیرہ کی شکل میں۔ اگر یہ پانی کے چھوٹے قطرے سطح زمین سے قریب تر تکثیف پاتے ہیں تو ہلکے ہو جاتے ہیں تو کہر یا دھند حاصل ہوتی ہے۔
- **ترسیب کے اشکال Forms of Precipiation:** بارش ترسیب کی سب سے عام مثال ہے۔ جب نقطہ انجماد سے کم درجہ حرارت پر تکثیف عمل میں آتی ہے۔ تو آبی بخارات راست طور پر برف کی قلموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اور برف کے گالوں کی شکل میں زمین پر گرتے ہیں۔ اس قسم کی ترسیب برف باری کہلاتی ہے برفباری وسطی اور اونچے، مقامات اور پہاڑی خطوں میں بالکل عام ہے۔
- جب بارش سطح زمین سے قریب سرد پرت سے گرتی ہے پانی کے قطرے برف میں منجمد ہو کر نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب Sleet کہلاتی ہے۔
- جب فضائی کرہ میں طاقتور عمودی بحری روائیں پیدا ہوتی ہیں۔ تو اونچے مقامات میں کم درجہ حرارت پر تکثیف ہوتی ہے۔ برف کی قلمیں بتدریج بڑی ہوتی ہیں لیکن بڑھتی رووں کی بنا پر نیچے نہیں گرتیں۔ آخر کار برف کی قلموں کے قطر کی ساخت میں کچھ سمر اضافہ ہوتا ہے اور ٹھوس شکل مین نیچے گرتے ہیں اس قسم کی ترسیب ژالہ باری کہلاتی ہے۔ ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔
- **بارش کے اقسام Types of Rainfall:** نقطہ آغاز کی بنیاد پر بارش کی تین قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔

  1۔ Convecational Rainfall گرجتی برسات

  2۔ Orographic Rainfall طبعی بارش

  3۔ Cyclone Rainfall سائیکلونی بارش
- **گرجتی برسات Convectional Rainfall:** اس قسم کی بارش اس وقت ہوتی ہے جبمر طوب ہوا گرم سطح زمین کی وجہ سے اپنے اطراف کی ہوا کی بہ نسبت گرم ہو جاتی ہے تو اوپر کی جانب اٹھتی ہے وہاں ٹھنڈی ہو کر پھیلتی ہے۔
- اپنی رطوبت کا کچھ حصہ گرجتی برسات نشیبی عرض بلد میں عام ہے اس طرح دن کے گرم ترین حصے کے فوری بعد مختصر زوردار چھواروں کی شکل میں بارش ہوتی ہے۔ یہ بارش گرما میں بر آعظموں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے۔ یہ بارش بجلی کی کڑک اور چمک کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔
- **طبعی برسات Oragraphic Rainfall:** طبعی برسات کو کبھی Orogenic rainfall بھی کہتے ہیں لفظ Ores لاطینی لفظ ہے۔ جس کے معنی پہاڑ کے ہیں۔ مرطوب ہوا جب اُٹھ کر پہاڑوں پر یا بلندی پر اپنا راستہ بناتی ہے یہ بارش ہوتی ہے۔

- اس طرح کئی پہاڑی سلسلے ہوا کی سمت بھاری ترسیب حاصل کرتے ہیں جبکہ بارش سے محروم حصے Leeword sides میں ہوا کم چلتی ہے جہاں کم بارش ہوتی ہے ایسی صورتحال زیادہ تر ہندوستان کے مغربی ساحل پر پیدا ہوتی ہے۔
- بحرہ عرب کی مرطوب ہوا کو مغربی گھاٹ کی وجہ سے اوپر کم اُٹھتی ہے نیتجتاً پھیل کر اور ٹھنڈی ہو کر بارش ہوتی ہے۔
- مغربی گھاٹ کی دوسری جانب اترتی ہوا رطوبت سے محروم رہتی ہے۔لہٰذا سطح مرتفع دکن کے مرکزی حصے میں بارش نہیں برساتی اس طرح یہ خطہ خشک رہتا ہے۔جسے بارش کا سا یَانی خطہ rainshadow region کہتے ہیں۔
- **سائیکلونی بارش Cyclonic rainfall**: اس قسم کی بارش ہوا کے کم دباؤ یا سائیکلون کے گذرگاہ سے جڑی ہوتی ہے۔Cyclones دو قسم کے ہیں۔منطقہ حارہ کے سائیکلون اور منطقہ معتدلہ کے سائیکلون لفظ Cyclone لاطینی زبان کے لفظ Kyklon سے لیا گیا ہے۔جس کے معنی گردش کے ہیں۔
- منطقہ حارہ کے سائیکلون اصل میں گرم اور منطقہ حارہ کی بھنوری گردش پر مبنی ہوتے ہیں۔جس کا نصف قطر چھوٹا (کچھ سینکڑوں کیلومیٹر) اور اکثر دائرہ کی شکل کا ہوتا ہے۔اس کا اقل ترین سطحی دباؤ (900mb سے کم) اور ہواؤں کی اعظم ترین رفتار 33 میٹر فی سکنڈ ہوتی ہے۔
- جو گرم سمندر کی سطح (26^0 ڈگری سیلس سے 27^0 ڈگری سیلسیس) پر فروغ پاتی ہیں اور زمین کی طرف چلتی ہیں۔سائیکلون کی حرکت سے یہ ہوائیں اوپر اُٹھتی ہیں۔یہ ہوائیں بھاری بارش برساتی ہیں۔معتدل سائیکلون بارش اسوقت ہوتی ہے۔
- جب سرد' خشک کثیف ہوا کی بھاری مقدار گرم' نم اور بلند ہوا کی مقدار کی طرف مائل ہوتی ہے۔گرم ہوا ہلکی ہونے سے کثیف سرد ہلکی ہوا اسے اوپر اٹھاتی ہے جس کے نتیجے میں بارش ہوتی ہے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) فضائی کرہ میں آکسیجن کی مقدار ہے۔

(1) 78% (2) 21% (3) 0.3% (4) 33%

(2) فضائی کرہ میں کس گیس کی مقدار سب سے زیادہ ہے۔

(1) آکسیجن (2) کاربن ڈائی آکسائیڈ (3) نائٹروجن (4) آرگان

(3) کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب فضائی کرہ میں ہے۔

(1) 33% (2) 3.3% (3) 0.3% (4) 0.03%

(4) پورے فضائی کرہ میں آبی بخارات کا فیصد ہے۔

(1) 0.4% (2) 0.04% (3) 4% (4) 4.4%

(5) بادلوں سے آزاد یہ پرت ہے۔

(1) Heterosphere (2) Thermosphere (3) Homesphere (4) Tropsphere

(6) فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے۔

(1) Strosophere (2) Mesosphere (3) Troposphere (4) Exosphere

(7) گیسوں اور زرات کا آمیزہ کہلاتا ہے۔

(1) خاکی کرہ (2) فضائی کرہ (3) حیاتی کرہ (4) آبی کرہ

(8) لفظ Ores ہے۔

(1) انگریزی (2) یونانی (3) لاطینی (4) فرنچ

(9) فضائی کرہ کی سب سے اونچی پرت ہے۔

Stratosphere(1) Mesosphere (2) Troposphere (3) Exosphere (4)

(10) اس پرت میں اوزون پرت پائی جاتی ہے۔

Stratosphere (1) Mesosphere (2) Troposphere (3) Exosphere (4)

(11) لفظ Ores کے معنی ہے۔

(1) سمندر (2) پہاڑ (3) زمین (4) آسمان

(12) Coriolis effect کا اثر کس کے قریب 0 ڈگری ہوتا ہے۔

(1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین

(13) اعظم ترین Coriolis effect کس کے قریب ہوتا ہے۔

(1) خط سرطان (2) خط جدی (3) خط استواء (4) قطبین

(14) دباؤ اور ہوا کے نظام میں اس کے اثرات ہوتے ہیں۔

(1) فضائی کرہ (2) آبی کرہ (3) خاکی کرہ (4) یہ تینوں

(15) Foehn گرم ہوائیں اس کے شمالی ڈھلان پر سے چلتی ہیں۔

Rockeys(1) Andes(2) Alps(3) Himaliyas(4)

(16) لفظ ''موسم'' کو کونسے زبان سے اخذ کیا گیا ہے۔

(1) انگریزی (2) عربی (3) فرانسسی (4) یونانی

(17) انسانی جلد میں روکھا پن، خراش اور کھجلی محسوس کی جاتی ہے۔

(1) موسم گرما (2) موسم سرما (3) موسم بارش (4) یہ تمام

(18) واسکوڈی گاما نے اپنی کشتیوں کیلئے ہوائی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ملک کی دریافت کی۔

(1) امریکہ (2) ہندوستان (3) ویسٹ انڈیز (4) مصر

(19) کونسے کرہ میں برقی چارج آئنس پائے جاتے ہیں۔

Stratosphere (1) Mesosphere (2) Thermosphere (3) Exosphere (4)

(20) صحرائے عرب میں 'Simmon' جاپان میں 'Yoma' نیوزی لینڈ میں 'Nor wester' مثالیں ہیں۔

(1) سرد ہوائیں (2) معتدل ہوائیں (3) گرم ہوائیں (4) ان میں سے کوئی نہیں

جوابات

1-2	2-3	3-4	4-1	5-3	6-3	7-2	8-3	9-4	10-1
11-2	12-3	13-2	14-4	15-3	16-2	17-1	18-2	19-3	20-3

حیاتی کرہ

- ہماری دنیا ایک ایسا سیارہ ہے جہاں پر زندگی کامیابی کے ساتھ پنپتی ہے۔اس پر زندگی بے حساب انداز میں پائی جاتی ہے۔
- خورد بینی جراثیم سے لیکر بڑے بڑے پیپل کے درخت اور جاندار جیسے ہاتھی' شیر' اور بلو وھیل اور حضرت انسان' درحقیقت دنیا مختلف اجزاء جیسے زمین' ہوا اور پانی اور مناسب درجہ حرارت جو کہ سورج سے مناسب دوری ہونے کی وجہ سے ہے۔
- خاکی کرہ' فضائی کرہ' اور آبی کرہ۔ کئی ماہرین جغرافیہ کے مطابق زندگی نے خود اپنے طور پر ایک علاحدہ کرہ تشکیل دیا جس کو جماداتی کرہ کہتے ہیں۔
- زندگی کی تمام صورتیں (حالتیں) مکمل طور پر ہوا' پانی' زمین اور سورج کی کرنوں سے جوڑے ہوئے ہیں یہ اپنے غذائی ضروریات ان سے حاصل کرتے ہیں اور گھوم پھر کر ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- زندگی کی مختلف صورتیں نہ صرف ان تین کروں سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ ایک دوسرے سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ یہ تمام ایک پیچیدہ غذائی زنجیر کا حصہ ہیں۔ ایک قسم کی زندگی دوسرے قسم کی زندگی کے لیے غذا بنتی ہے۔ زندگی کی مختلف شکلیں Symbiotic ہیں۔ یہ بنیادی اجزاء کا ایک دوسرے کو تبادلہ کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔
- پودے غذا کے بنیادی پیدا کنندا گان ہیں۔ سورج کی شعاعوں سے غذا پیدا کرتے ہیں۔ پودے اپنے آپ زندگی کے لئے ضروری غذاء مٹی سے حاصل کرتے ہیں۔ خاص کر نامیاتی مرکبات جو دوسرے پودوں اور جانداروں کے گلے اور سڑے سے بنتی ہیں۔
- یہ پودے مٹی میں پائی جانے والی نائٹروجن جو جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے حاصل کرتے ہیں۔ پودوں کے اطراف فراہم کردہ غذا کو جاندار کھاتے ہیں۔ جنھیں عام طور پر چرند Herbivorous کہتے ہیں۔
- پودے کھانے والے جاندار جیسے ہرن' ہاتھی' مویشی' بکریاں وغیرہ Carnivorous گوشت خور جاندار جیسے کتے' بلیاں' مچھلیاں' پرندے' شیر وغیرہ۔ پرندوں کو اپنی غذا بناتے ہیں۔ اس طرح سے وہ بلراست پودوں پر انحصار کرتے ہیں۔
- بیکٹر یا اور فنجی مردہ جانداروں اور دوسری کو نامیاتی مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جس کو پودے اپنی نشو ونما کے لیئے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح سے زندگی کا یہ چکر چلتا رہتا ہے۔
- بہت سی صنعتیں کیمیکل اور دھاتوں کا استعمال کرتی ہیں جن کو وہ نالوں یا دریاؤں میں بہا دیتی ہیں۔ اس کی وجہ سے پانی میں ان کیمیکل کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے دھاتیں جیسے مرکیوری Mercury (پارہ) کو پانی میں موجود خورد بینی اجسام کھاتے ہیں جن کو بعد میں بہت بڑی تعداد میں مچھلیاں کھاتی ہیں
- جب انسان ان مچھلیوں کو بطور غذا استعمال کرتا ہے تو ان مچھلیوں کے ساتھ ایک بڑی مقدار میں مرکیوری کو حاصل کرتا ہے جو کے انسانی صحت کے لیئے نقصاندہ ہے۔
- گدھ بطور غذا مردہ جانداروں جیسے بیل' گائے وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ تقریباً 20 سال پہلے تک بھی ہم گاؤں اور قصبوں میں گدھوں کو مردہ جانوروں کی لاشوں کو کھاتے ہوئے دکھائی دینا ایک عام بات تھی۔ تاہم لوگ اس بات کو نوٹ کرنے لگے کہ گدھ غائب ہونا شروع ہو گئے اور بہت کم دکھائی دینے لگے تحقیق سے ثابت یہ ہوا کہ کسان اپنے بیمار مویشیوں کو بطور دوا مخصوص کیمیکل Diclofenac کا استعمال کراتے ہیں۔

- جب یہ مویشی مرجاتے ہیں تو اُن کے گوشت میں یہ کیمیکل پایا جاتا ہے جب اس گوشت کو گدھ کھاتے ہیں تو Diclofenac کیمیکل ان کے گردوں کو ناکارہ بنادیتا ہے جس کی وجہ سے گدھ ایک ہفتہ کے اندر اندر مرجاتے ہیں اس طرح سے گدھ ناپید ہونے کے قریب آگئے ہیں۔
- **قدرتی نباتات:** عام طور پر قدرتی نباتات کو تین بڑے حصوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔ان علاقوں کے جنگلات جہاں مناسب بارش اور سورج نکلتا ہے ان علاقوں کے گھانس کے میدان جہاں معتدل بارش ہوتی ہے۔اور جھاڑ کھنڈ کے علاقے، سرد خطوط میں ہمیں ٹنڈرا کے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اور کائی اور ع Licheas۔
- **منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات:** ان جنگلات کو منطقہ حارہ کے بارش کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ گھنے جنگلات خط استواء کے قریب اور منطقہ حارہ کے نزدیک پائے جاتے ہیں یہ خطے گرم ہوتے ہیں اور یہاں سال بھر بارش ہوتی رہتی ہے۔ یہاں پر موسم (مخصوص طور پر) گرما نہیں پایا جاتا۔
- یہاں کے درختوں کے پتے کبھی نہیں سوکھتے ہیں اس وجہ سے یہ سدا بہار کہلاتے ہیں۔ان جنگلات میں درخت نزدیک نزدیک اور گھنے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی کرنیں دن کے اوقات میں زمین پر نہیں پڑتی۔
- یہاں عام طور پر سخت لکڑی کے درخت جیسے روز ووڈ Rose Wood ' ابونی Ebony ' مہاگنی Mahogany ' پائے جاتے ہیں۔
- **منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات:** منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات مانسونی جنگلات ہیں جو کہ ہندوستان کے ایک بڑے حصہ' آسٹریلیا شمالی حصہ اور امریکہ کے مرکزی حصے میں پائے جاتے ہیں۔ان خطوں میں موسمی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں کے درخت سایہ دار ہوتے ہیں جس سے موسم گرما میں پانی کو بچائے رکھتے ہیں۔
- یہاں کے جنگلات میں سخت لکڑی کے درخت جیسے سال(Sal) ' ساگوان' نیم اور شیشم قابل ذکر ہیں۔ ان درختوں کی لکڑی سے چوبینہ' حمل ونقل اور تعمیری کاموں کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔شیر' ببر' ہاتھی' لنگور' اور بندر ان خطوں کے عام جانور ہیں۔
- **منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات:** منطقہ معتدلہ کے سدا بہار جنگلات خط استواء ساحلی خطے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عموماً براعظموں کے مشرقی پٹی میں پائے جاتے ہیں۔مثلاً جنوبی مشرقی متحدہ امریکہ' جنوبی چین اور جنوب مشرقی برازیل' یہاں نرم اور سخت لکڑی کے درخت پائے جاتے ہیں جیسے اکا Oat ' باٹن یوکلپٹس (Eucalptus) وغیرہ۔
- **منطقہ معتدلہ کے پٹ جھڑ کے جنگلات:** جیسے جیسے ہم خط استواء سے آگے کسی جانب بڑھیں گے وہاں ہمیں منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات ملیں گے۔
- خشک موسم میں یہ درخت اپنے پتوں سے سایہ کرتے ہیں۔عام طور پر ان جنگلات میں Oak ' آئش(ash) ' بیچ(beech)) درخت پائے جاتے ہیں۔ ہرن' لومڑی' بھیڑیئے یہاں کے عام جانور ہیں۔ پرندے جیسے Monals ' چکور(Pheasauts) بھی پائے جاتے ہیں۔
- **بحر روم کے خطے میں موجود نباتات:** براعظموں کا شمال مشرقی پٹی منطقہ معتدلہ کے جنگلات اور منطقہ معتدلہ کے پت جھڑ کے جنگلات سے گھیرا ہوا ہے۔مگر براعظموں کی مغرب اور جنوب مغربی پٹی کا علاقہ مختلف ہے۔
- یہ بحر رومی خطے کے نباتات ہیں۔(خاکہ بحری رومی خطے کا تاکستان (Vineyard) بحر رومی درخت گرما میں اپنے موٹے متولی نما اور موم سے کرے ہوئے پتوں کی مدد سے کم رطوبت خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں) یہ زیادہ تر بحر روم کے اطراف کے علاقے یوروپ ' آفریقہ اور ایشاء پائے جاتے ہیں۔اس قسم کے نباتات اصل بحر رومی خطے کے باہر علاقوں Califonia امریکہ' جنوب مغربی آفریقہ ' جنوب مغربی امریکہ' جنوب مشرقی آسٹریلیا پائے جاتے ہیں۔

- ان خطوں میں موسم گرما سخت اور خشک، ہلکی بارش والے اور موسم سرما ہوتے ہیں۔ یہاں پر ترش پھل جیسے سنتروں، انجیر، زیتون اور انگور کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے قدرتی نباتات کو نکال کر اپنی پسند کی کاشت کرتے ہیں۔ ان خطوں میں جنگلی جانور نا کے برابر ہیں۔
- **صنوبر کے جنگلات:** صنوبری جنگلات زمین کے شمالی نصف میں 50% تا 70% درجہ عرض بلد کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (خاکہ صنوبری جنگلات اور برف سے ڈھکے ہوئے صنوبر کے جنگلات) ان کو ٹائگا بھی کہا جاتا ہے۔ ان جنگلات کو بلند عرض بلد میں بھی دیکھا جاتا ہے۔
- یہ درخت ہمالیہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت لمبے اور ان کی لکڑی نرم اور یہ سدا بہار رہتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی بہت کام میں آتی ہے۔ اس لکڑی کے گودے سے پیپر، نیوز پیپر، بنایا جاتا ہے اس کی نرم لکڑی سے دیا سلائی کی کاڑی اور باندھنے کے ڈبے Packing Bags بھی بنانے کے کام میں آتی ہے۔
- ان جنگلات کے اہم درخت چیر Chair، پائن Pine، Ceder ہیں۔ یہاں پر سلور فوا کس Silver Fox، Mink اور قطبی ریچھ عام طور پر پائے جاتے ہیں۔
- **گھانس کے میدان: منطقہ حارہ کے گھانس کے میدان:** خط استواء کو دونوں جانب، منطقہ حارہ تک پھیلے ہوئے ہیں (خاکہ) یہ اس قسم کی گھانس مناسب سے کم بارش کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔
- گھانس کی لمبائی 3 سے 4 میٹر تک ہوتی ہے۔ یہاں کی گھانس بہت لالمبی ہوتی ہے۔ افریقہ کے سوانا گھانس کے میدان اس کی ایک مثال ہے عام طور پر یہاں ہاتھی، زیبرا، ژراف، چیتا پائے جاتے ہیں۔
- **منطقہ معتدلہ کے گھانس کے میدان:** یہ گھانس کے میدان عرض بلد کے وسطی علاقے اور براعظموں کے اندرونی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ عموماً یہاں کی گھانس پست قد اور تغذیہ بخش ہوتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں جنگلی بھینس، ارنا بھینسا اور بارہ سینگھا شامل ہیں۔
- **Thorny Bushes:** یہ ریگستانی خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے ریگستان، براعظموں جنوبی سرحدی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے نباتات کمیاب ہیں۔ کیونکہ یہاں پر تیز گرمی اور بارش بمشکل برستی ہے۔
- **ٹنڈرا:** جب آپ قطبین تک جائینگے تو اس جگہ کو انتہائی ٹھنڈا پائیں گے۔ یہاں پر قدرتی نباتات بہت کم پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر صرف ماسس (Mosses) کائی (licheus) اور چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں (Shurbs) پائے جاتے ہیں۔
- گرما کی مختصر سی مدت میں ان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کو ٹنڈرا کے گھانس کا علاقہ کہتے ہیں۔ اس قسم کے نباتات قطبین کے علاقے یوروپ، ایشیاء اور شمالی امریکہ میں پائے جاتے ہیں یہاں کے جانوروں کی کھال موٹی اور اس پر فر (Fur) اون نما کھال ہوتی ہے جو کہ ان کو سرد موسم سے بچاتی ہے۔ یہاں کے جانوروں میں Seal دریائی گھوڑے سانبھر، آرکٹک کا الو قطبی ریچھ اور قطبی لومڑیاں پائے جاتے ہیں۔
- بارش کے پانی کو جمع کرنے کے لئے انسانوں نے تالاب بنائے، کھیتوں کو پانی مہیا کرنے کے لیے کنال بنائے اور ندیوں دریاؤں پر ڈیم (باندھ) بنائے۔
- انسان نے دور دراز مقامات کو جانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کی اور بحراعظموں اور سمندروں میں اس نے بادبانی (کشتیاں چلائی) اس طرح سے انسانی سماج نے نہ صرف تمام براعظموں پر (سوائے انٹارٹیکا) بلکہ تمام سمندروں بشمول بحراعظموں پر اپنے قدم جمائے۔

- بتدریج انسانی آبادی میں بہت زیادہ اضافے سے انسانوں نے اس زمین پر اپنا تسلط قائم کیا۔ایک انداز کے مطابق 10000 ق م میں جبکہ زراعت کرنے کی شروعات ہوئی اس وقت دنیا کی مکمل آبادی 40 لاکھ تھی۔
- 1750 میں یہ 50 کروڑ' 17 ویں صدی میں 100 کروڑ' 1950ء کے دوران 250 کروڑ اور 2010 کے دوران یہ 7 بلین آبادی تک پہونچ گئی۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2100ء تک 100 بلین آبادی ہوجائیگی۔
- جدید صنعتیں اور نظام حمل ونقل بے حدوحساب توانائی کا استعمال کرتے ہیں۔ جوکہ بنیادی طور پر کوئلے اور پٹرولیم (جنہیں Fossil Fuels کہاجاتا ہے جوکہ درختوں کے لاکھوں سال قبل زمین میں دفن ہونے سے بنتا ہے) سے حاصل شدہ ہوتے ہیں۔
- Fossil Fuels کے جلنے سے بھاری مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر کیمیکل جیسے نائٹروجن آکسائیڈ' سلفر ڈائی آکسائیڈ' جلد اڑنے والے نامیاتی مرکبات اور بھاری دھاتیں وغیرہ خارج ہوتیں ہیں۔
- سلفیورک ایسڈ' کاربونیک ایسڈ' اور نائٹرک ایسڈ کے خارج ہونے کا موجب بنتی ہیں۔ایسڈ کی بارش (Acid Rain) کا موجب بنتی ہیں۔ایسڈ کی بارش ہونے کی وجہ ایسڈ کے ذرات کا فضاء میں شامل ہوجانا ہے۔
- Fossil Fuels جب جلتے ہیں تو جو صنعتیں بہت زیادہ مقدار میں ناکارہ مادے مختلف صورتوں جیسے ٹھوس' مائع اور گیس کی شکل میں خارج کرتی ہیں۔ یہ ناکارہ مادے ہوا پانی (دریاؤں اور زیرزمین پائے جانے والے دونوں قسم کے پانی کو) اور مٹی کو زہرآلود کردیتے ہیں۔
- آلودگی کے مجموعی اثرات بتدریج ہمارے ماحول کو زہرآلود کررہے ہیں۔
- ایک اہم اثر جو ساری دنیا کی آب وہوا پر کررہا ہے عالمی حدت کہتے ہیں۔
- **عالمی حدت:** کچھ حرارت زمین سورج سے حاصل کرتی ہیں اس میں سے کچھ مقدار آسمان میں واپس کردیتی ہے۔اوراس طرح سے وہ زمین مناسب درجہ حرارت کو برقرار رکھتی ہے۔
- اس کے بدلے اگر وہ زیادہ مقدار میں حرارت حاصل کرکے کم سے کم مقدار میں حرارت کو خارج کرے تو' ایک وقت ایسا آئیگا کہ زمین گرم سے گرم تر ہوجائیگی عالمی حدت میں یہ ہی ہوگا کہ جو حرارت زمین حاصل کرکے اس میں سے کچھ مقدار فضاء میں خارج کریگی لیکن وہ واپس آسمان میں خارج نہیں ہوسکے گی۔
- چند گیس حرارت کو جذب کرتی ہیں جوکہ زمین کی جانب سے آسمان میں خارج کردہ ہوتی ہیں۔اوراس طرح سے مناسب درجہ حرارت قائم رہتا ہے یہ میکانزم کو Green House Effect کہاجاتا ہے "Green House Effect" کو آسان اصطلاح میں فضاء' جو سورج کی شعاعوں کو کسی حدت آسانی سے آنے اور مشکل سے حرارت کو خارج کرتے ہیں۔
- کاربن ڈائی آکسائیڈ (Co2) 'میتھین (CH4) کلوروفلوروکاربن (CFC)' نائٹروآکسائیڈ (N2O) جب وہ سطح سے Long wave radiation کو جذب کرتے ہیں۔ یہ گرم ذرات بعد میں ہوا کے ذرات سے متصادم ہوتے ہیں۔
- اسطرح سے وہ باقی کو گرم کرتے ہیں۔ایک بار جب یہ جذب کی ہوئی گیس گرم ہوتی ہے وہ بھی حرارت خارج کرتی ہیں۔اس میں چند ریڈیشن خلاء میں غائب ہوجاتے ہیں۔مگر تھوڑے سے راست زمین کو واپس ہوجاتے ہیں۔
- یہ زائد شعاعوں کے اخراج کو زمین کی اوپری سطح پر Green House Effect کو پیدا کرتی ہیں۔Green House Effect کو تھوڑی سے وقت میں ایک کانچ کے گھر میں پیدا کریں اور کچھ دوری سے شعاعوں کو اس میں سے گذاریں تو وہ انفراریڈ Infera Red شعاعوں کو نکلنے نہیں دینگے۔بغیر Green House Effect زمین کا درجہ حرارت 320oC سے کم ہوتا ہے۔

- کمی اور Green House Effect میں اضافہ کی وجہ سے زمین پر درجہ حرارت میں اچانک اضافہ ہوتا ہے۔ Green House Effect کی ارتکاز سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ اس کو عالمی حدت (Global Warming) کہا جاتا ہے۔

بڑی گرین ہاؤز گیس	
گیاس کا نام	ذرائع/وجوہات
کاربن ڈائی آکسائیڈ (Co_2)	Combation'Fossil Fuel' جنگلات کی کٹائی
میتھین CH_4	Bio Mass کے جلنے' گڈھوں کو کوڑا کرکٹ سے بھرنے' دھان کے کھیت' کوئلے کی کانیں' قدرتی گیسوں کا اخراج
کلوروفلوروکاربن	Aerasols' فریج' ایرکنڈیشنر' صنعتی محلول
نائٹروس آکسائیڈ (N_2o)	کیمیائی کھاد کا استعمال' Fossil Fuel کاربن

- **عالمی حدت (Global Warming) کے اثرات:**

1. اگر کاربن ڈائی آکسائیڈ دوگنا ہوجائے۔ عالمی حرارت 1.50C تا 40C تک بڑھ سکتا ہے۔
2. 1973ء سے شمالی نصف کرہ میں موجود برف 8% تک کا پگھلاؤ دیکھا جارہا ہے۔
3. زمین پر Green House Effect کے اثرات کی وجہ سے برفباری اور مٹی کی نمی میں کمی واقع ہوئی۔
4. سطحی درجہ حرارت میں اضافہ سے براعظمی اور پہاڑی گلیشر پگھلنے لگیں گے اس طرح سے کئی ممالک کے ساحلی علاقے طوفانوں سے متاثر ہونگے۔ بنگلہ دیش کے نچلے ڈیلٹا کا ایک بڑا حصہ سمندر کے پانی میں ڈوب جاسکتا ہے۔
5. بارش کی کمی' مٹی کی نمی میں کمی واقع ہوگی۔
6. فضاء کی نمی میں کمی کی وجہ سے کئی بیماریاں ہوتی ہیں۔

- جدید زراعت کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کا سب سے خوفناک پہلو یہ ہے کہ (Toxins) ٹاکسز ین (زہریلے ذرات) کا ہماری غذا' خاص طور پر غذائی اجناس اور ترکاریوں اور پھلوں میں اضافہ ہونا یہ ثابت ہوچکا ہے کہ انسانوں کی صحت کے لئے نقصاندہ ہے۔
- عالمی حدت سے زمین کی حفاظت کے لئے ڈسمبر 1997ء میں اقوام متحدہ نے جاپان کے ایک شہر KYOTO میں ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا۔ اس کانفرنس میں شامل ممالک کو Green House Effect کا احساس ہوا اور ایک معاہدہ پر دستخط کئے جس کو KYOTO PROTOCOL کہا جاتا ہے۔
- اس کا ایک اہم مقصد 1990 تک Green House Effect کے اخراج میں کمی لانا۔ 1997ء تک 5.2% کم سے بھی کم۔ اس معاہدہ کے مطابق 2008-2012 تک اس مقصد کو حاصل کرلینا چاہئے۔

کثیر جوابی سوالات

(1) جو جنگلات خط استواء کے قریب کے قریب پائے جاتے ہیں۔ کہلاتے ہیں۔

(1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) معتدل سدابہار جنگلات (4) معتدل خشک جنگلات

(2) غذا کے بنیادی پیدا کنندگان ہیں۔

(1) حیوانات (2) پرندے (3) نباتات (4) انسان

(3) پودوں کی فراہم کردہ غذا کو جاندار کھاتے ہیں۔ وہ کہلاتے ہیں۔

Herbivoves (1) Carnivores (2) Cannibals(3) Omnivores(4)

(4) روز ووڈ، ایبونی اور مہاگنی کے درخت ان جنگلات میں پائے جاتے ہیں۔

(1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) معتدل سدابہار جنگلات (4) معتدل خشک جنگلات

(5) ہندوستان میں اس قسم کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

(1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (2) منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات

(3) معتدل سدابہار جنگلات (4) معتدل خشک جنگلات

(6) ان جنگلات کو مانسونی جنگلات کہتے ہیں۔

(1) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) معتدل سدابہار جنگلات (4) معتدل خشک جنگلات

(7) یہ جنگلات عموماً براعظموں کے مشرقی پٹی میں پائے جاتے ہیں۔

(1) منطقہ معتدلہ کے سدابہار جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (4) معتدل خشک جنگلات

(8) براعظموں کی شمال مشرقی پٹی ان جنگلات سے گھیری ہوتی ہے۔

(1) منطقہ معتدلہ کے سدابہار جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) منطقہ حارہ کے خشک جنگلات (4) بحر روم کے نباتات

(9) ترش پھل جیسے سنتروں، انجیر، زیتون اور انگور کی عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔

(1) منطقہ معتدلہ کے سدابہار جنگلات (2) منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات

(3) بحر روم کے نباتات (4) کوان فیرس جنگلات

(10) ان کو ٹائیگا کے جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔

(1) بحر روم کے نباتات (2) صنوبر کے جنگلات (3) ٹنڈرا کے نباتات (4) خاردار جھاڑیاں

(11) یہاں زندگی ممکن ہے۔

(1) آبی کرہ (2) خاکی کرہ (3) حیاتی کرہ (4) فضائی کرہ

(12) کنیفورس جنگلات کہلاتے ہیں۔

(1) سدابہار (2) ٹائیگا (3) گھنے جنگلات (4) گھانس کے جنگلات

(13) CFC کا مخفف ہے۔

Cluro fine Carbons (1) Chloro full Carbon (2)

Chloro fluro carbons (3) (4) ان میں سے کوئی نہیں۔

(14) Toxins کے معنی ہیں۔

(1) فضائی گیس　(2) زہریلے گیس　(3) قیمتی گیس　(4) ان میں سے کوئی نہیں

(15) یہ سخت لکڑی ہے۔

(1) آک Oak　(2) سال Sal　(3) گھانس　(4) بانس

جوابات

1-2	2-3	3-1	4-2	5-2	6-1	7-1	8-4	9-3	10-2
11-3	12-2	13-3	14-2	15-2					

ہندوستان کی زراعت اور فصلیں

- ہندوستان زرعی ملک ہے۔ ہمارے ملک کی آبادی کا تقریباً 64% حصہ زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ساری دنیا میں بھارت زرعی پیداوار میں مخصوص مقام رکھتا ہے اور بعض زرعی اشیاء کی پیداوار میں ہندوستان کو پہلا مقام حاصل ہے۔ ہندوستان میں دو اہم زراعتی موسم ہیں۔
- خریف اور ربیع۔ خریف کا موسم مئی جون کے آخری دونوں میں مانسون سے پہلے ہونے والی بارش کے بعد شروع ہوتا ہے۔ فصلوں کی کٹائی اکتوبر، نومبر کے مہینے میں کیجاتی ہے۔ اس موسم کی اہم فصلیں چاول، باجرہ، مونگ پھلی، جوٹ اور کپاس ہیں۔
- ربیع کا موسم نومبر میں شروع ہوتا ہے کیونکہ اس وقت تک کاشت کی زمین نئی فصلوں کے لئے نمی بچائے رکھتی ہے۔ ربیع فصلیں مارچ ،اپریل کے درمیان کاٹی جاتی ہیں۔ ربیع کی اہم فصلیں گیہوں، چنے اور سرسوں ہیں۔

  اہم زرعی فصلوں دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔　1.　اناج کی فصلیں　2.　نقدی یا تجارتی فصلیں
- **کاشتکاری کی قیمتیں۔** زراعت ہمارے ملک کی قدیم معاشی سرگرمی ہے۔ حالیہ سالوں میں زراعت کی پیداوار کے طریقے طبعی ماحول ' ٹکنالوجی اور سماجی و ثقافتی عوامل کی ضروریات کے سبب تبدیل ہو رہے ہیں۔ گزارے کی کاشتکاری اور تجارتی کاشتکاری کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں حسب ذیل طریقوں سے کاشت کاری کی جارہی ہے۔
- **1۔ Simple Subsistence Farming**: چھوٹے زمین کے حصے پر روایتی اوزار کدال' سبل اور بیج بونے کی لکڑی کی مدد سے خاندان یا قبیلہ کے مزدور کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس قسم کی کاشت کاری مانسون' زمین کی قطراتی زرخیزی اور فصل کے اضافہ میں مناسب ماحول کے حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ کٹائی کرنے اور جلانے کی زراعت (Slash and burn Agriculture) ہے۔
- **2۔ Intensive Subsistence Farming**: اس طریقے کو کثافت والی آبادی میں اپنایا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ تعداد میں مزدور کام کرتے ہیں۔ زیادہ پیداوار کے لئے حیاتی کیمیا (بائیوکیمیکل) اور آبپاشی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- **تجارتی کاشت کاری Commercial Farming**: اس کاشتکاری کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس طریقہ میں جدید آلات مثلاً زیادہ پیداواری قسموں کے بیج (High Yielding Variety (HYV کیمیائی کھادیں اور کیڑے مار ادویہ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔
- زراعتی تجارت کی پیداوار ایک مقام سے دوسرے مقام پر مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً: چاول ہریانہ اور پنجاب کی تجارتی فصل ہے لیکن اڑیسہ میں یہ گذارے کی فصل ہے۔ پلانٹیشن بھی ایک تجارتی کاشت کاری ہے، اس طریقے میں ایک ہی پیداوار کو وسیع زمین پر اگایا جاتا ہے۔

- ہندوستان کی چائے' کافی' ربڑ' گنا' موز اہم پلانٹیشن فصلیں ہیں۔ چائے آسام اور شمالی بنگال اور کافی کرناٹک کی اہم پلانٹیشن فصلیں ہیں۔
- **فصلوں کی ہیت Cropping Pattern** : کاشتکاری کا انحصار موسموں اور قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، اور سورج کی روشنی پر ہوتا ہے درجہ حرارت اور تپش کے حالات بھی اہم ہوتے ہیں۔ چند فصلوں کی کاشت کاری صرف مخصوص موسموں میں ہی کی جاسکتی ہے جبکہ پانی کی دستیابی اور دیگر آلات کی موجودگی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔ اس لیئے کسی بھی علاقے میں مختلف موسموں میں مختلف فصلوں کو اگایا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں پیداوار کے تین اہم موسم ہیں۔ ربیع' خریف اور زائد۔
- ربیع فصلوں کو موسم سرما کے دوران اکٹوبر تا ڈسمبر میں بویا جاتا ہے اور موسم گرما میں اپریل تا جون کٹائی کی جاتی ہے۔
- ربیع کی اہم فصلیں گیہوں' بارلی' مٹر' چنے اور سرسوں ہیں۔ مغرب سے آنے والے طوفان' موسم سرما میں عمل ترسیب کا ہونا ان فصلوں کی پیداوار یں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سبز انقلاب کے رونما ہونے کی وجہ سے پنجاب' ہریانہ' مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے چند علاقوں میں سب بالاصراحت کردہ ربیع فصلوں کی پیداوار یں کافی اضافہ ہوا ہے۔
- خریف فصلیں مانسون کے آغاز کے وقت ملک کے مختلف حصوں میں اگائی جاتی ہیں۔ اور اس کی کٹائی ستمبر یا اکتوبر میں کی جاتی ہے۔ ان موسموں میں اگائی جانے والی اہم فصلیں دھان' مکئی' جوار' باجرہ' مسور کی دال' تور کی دال' اُڑد کی دال' کپاس جوٹ' مونگ پھلی اور سویابین ہیں۔
- ربیع اور خریف موسم کے دوران ایک مختصر سے وقفہ کا موسم گرما ہی ہوتا ہے۔ جو Zayed Season کہلاتا ہے اس موسم کی اہم پیداوار تربوز' خربوز' ککڑی' ترکاریاں اور گھانس کی فصلیں ہیں۔
- اہم فصلیں: مختلف قسم کی غذائی اور غیر غذائی فصلیں اگنے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں میں زمین کے فرق' آب وہوا اور زراعتی پیداواری طریقوں پر منحصر ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم فصلیں چاول' گیہوں' اجناس' دالیں' چائے' کافی، گنا، تیل کے بیج، کپاس، اور جوٹ وغیرہ ہیں۔
- **چاول**: یہ ہندوستان کی اکثریتی لوگوں کی غذائی پیداوار ہے۔ چاول کی پیدوار میں چین کے بعد ہمارا ملک دوسرا مقام رکھتا ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اس فصل کے لئے 25oC سے زائد درجہ حرارت' اعظم ترین تپش، سالانہ 100CM سے زائد بارش درکار ہوتی ہے۔
- کم بارش کے علاقوں میں اس کی پیداوار آبپاشی سے کی جاتی ہے۔ چاول کی پیداوار ہندوستان کے شمال، شمال مشرقی میدانوں ساحلی علاقوں اور ڈیلٹا کے خطوں میں کی جاتی ہے۔ نہری آبپاشی اور بورویل کی کثیف ترسیل کی ترقی کی وجہ سے کم بارش والے ریاستوں پنجاب' ہریانہ' مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے علاقوں میں چاول کی پیداوار ممکن ہو پارہی ہے۔
- **گیہوں**: یہ دوسری اہم فصل ہے۔ یہ شمال اور شمال مغربی ہندوستان کی اہم غذائی فصل ہے۔ اس فصل کو اگنے کے لئے ٹھنڈا موسم اور کٹائی کے قابل بننے کے لیئے سورج کی تیز روشنی درکار ہوتی ہے۔ اس فصل کو 50cm تا 75cm سالانہ بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ہندوستان میں دو اہم گیہوں کی پیداوار کے خطے ہیں۔ شمال ومغرب میں گنگا، ستلج کے میدان اور کالی مٹی والے دکن کے علاقے۔ گیہوں کی کثیر پیداوار کرنے والی ریاستیں پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، راجستھان، اور مدھیہ پردیش کے علاقے ہیں۔
- **مکئی:Maize**: یہ ایسی فصل ہے جس کی پیداوار (غذائی اور گھانس دونوں کے استعمال کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ خریف کی فصل ہے اور اس کو 21oC تا 27oC کا درجہ حرارت اور بہتر چکنی مٹی درکار ہوتی ہے۔

- چندر یاستوں جیسے بہار میں ربیع کے موسم میں بھی اسکی پیداوار کی جاتی ہے جدید آلات 'HYV بیجس ،کھاد اور آبپاشی مکئی کی زیادہ پیداوار میں معاون ہوتے ہیں ۔مکئی کی پیداواور کی اہم ریاستیں کرناٹک' اتر پردیش ،بہار، آندھرا پردیش ،اور مدھیہ پردیش ہیں ۔
- **اجناس(Millets)**: جوار، باجرہ اور راگی ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم اجناس ہیں ۔اس سے Coarse grains کہتے ہیں ۔ اس کی تغذیہ ہی کافی اہمیت ہے ۔راگی میں وافر مقدار میں لوہا، کیلیشم ،دیگر جزوی مقوی اجزاء پائے جاتے ہیں ۔
- ہندوستان میں جوار (تیسری اہم غذائی فصل علاقے اور پیداوار کے لحاظ سے ہے ۔ یہ بارشی فصل ہے یہ کالی مٹی میں اگتی ہے ۔اور اس کو کم آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے ۔سب سے زیادہ جوار کی پیداوار مہاراشٹرا ہی ہوتی ہے ۔اس کے بعد کرناٹک آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش ہی بالترتیب جوار کی پیداوار کی جاتی ہے ۔
- باجرہ کی پیداوار ریتلی مٹی اور کالی مٹی ہی کی جاتی ہے ۔راجستھان ہی سب سے زیادہ باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے اس کے بعد اتر پردیش ،مہاراشٹرا، گجرات ،اور ہریانہ ہی باجرہ کی پیداوار کی جاتی ہے ۔
- راگی خشک علاقوں کی فصل ہے جو کہ سرخ ، کالی ، ریتیلی اور چکنی مٹی میں اچھی طرح اگتی ہے ۔کرناٹک وائی کی پیداوار سرفہرست ہے اس کے بعد رائی کی پیداوار میں ٹاملناڈو کو دوسرا مقام حاصل ہے ۔
- **دالیں Pulses**: دالوں کی پیداوار اور صرفہ ہی ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے یہ سبز خور غذا کے اہم ذریعہ ہوتے ہیں ۔ ہندوستان ہی جن اہم دالوں کی پیداوار کی جاتی ہے اس میں مسور کی دال ، چنے کی دال ،اڑت کی دال ،تور دال اور مٹر شامل ہیں ۔
- دالوں کی پیداوار کے لئے کم نمی والی مٹی درکار ہوتی ہے ۔اور یہ خشک موسموں کے حالات میں باقی رہتی ہے تور کی دال کے علاوہ تمام دالیں مٹی کو ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے زرخیز بناتے ہیں ۔اس لیئے ان فصلوں کو دوسری فصلوں سے تبدیل کیا جاتا ہے ۔دالوں کی کثیر پیداوار مدھیہ پردیش ،اتر پردیش ،راجستھان ،مہاراشٹرا اور کرناٹک میں ہوتی ہے ۔
- **اجناس کے علاوہ دیگر غذائی فصلیں: گنا sugar Cane**: یہ ایک منطقی (منطقہ حارہ) اور ذیلی منطقہ کی فصل ہے ۔اس کی بہتر پیداوار کے لئے گرم اور زیادہ تپش والی آب وہوا کے ساتھ 21oC تا 27oC اور سالانہ بارش 75cm تا 100cm کے دوران ہوتی ہے ۔
- کم بارش والے علاقوں میں آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے ۔یہ دستی مزدوروں سے بوئی اور کاٹی جاتی ہے ۔
- ہندوستان مین برازیل کے بعد دنیا میں گنے کی پیداوار کی جاتی ہے ۔ یہ شکر ،گڑ ، کھانڈا ساری ،اور Woalsses کا ذریعہ ہے ۔ گنے کی پیداوار کی اہم ریاستیں ،اتر پردیش ،مہاراشٹرا ، کرناٹک ،ٹاملناڈو ، آندھرا پردیش ، بہار ، پنجاب اور ہریانہ ہیں ۔
- **تیل کے بیج Oil Seeds**: ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ تیل کے بیج کی پیداوار کرنے والا ملک ہے ۔مختلف قسم کے تیل کے بیج کی پیداوار فصلوں کے 12 فیصد حصہ پر ہوتی ہے ۔
- ان تیل کے بیج میں چند کا استعمال صابن کی پیداوار ، کاسمٹک اور مرہم دواؤں میں خام اشیاء کے طور پر کیا جاتا ہے ۔مونگ پھلی خریف کی فصل ہے ۔اور نصف سے زیادہ تیل کے بیج ہندوستان میں اس کی پیداوار سے حاصل کئے جاتے ہیں ۔
- آندھرا پردیش میں سب سے زیادہ مونگ پھلی کی پیداوار ہوتی ہے ۔اس کے بعد ٹاملناڈو ، کرناٹک ، گجرات ،اور مہاراشٹرا کا مقام مونگ پھلی کی پیداوار ہی ہے ۔اسی (Linseed) اور سرسوں ربیع فصل ہے ۔
- تل شمالی ہندوستان میں خریف اور جنوبی ہندوستان میں ربیع فصل ہے ۔ارنڈی بیجوں کی پیداوار ربیع اور خریف دونوں میں کی جاتی ہے ۔

- **چائے TEA**: چائے کی پیداوار / شجر دار (Plantation) زراعت کی مثال ہے۔ یہ ہندوستان کی اہم فصل ہے۔ جس کو برطانوی حکمرانوں سے مشروبات کے طور پر روشناس کروایا تھا۔
- موجودہ دور ہی ہندوستان خود چائے کی پیداوار کرتا ہے۔ چائے کے پودے منطقی اور ذیلی منطقی کے آب وہوائی خطے میں اگائے جاتے ہیں۔اس کے لئے گہری اور زرخیز وتراب مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس صنعت کے لئے سال تمام دھول سے پاک وصاف مٹی درکار ہوتی ہے چائے کے پتوں کے نمو کے لئے اس پر مسلسل پانی کا چھڑکاؤ کرنا ضروری ہے۔اسکی پیداوار کے لئے کثیر ماہر مزدوروں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ چائے کی پیداوار تازگی کو برقرار رکھنے کے لئے چائے کے باغات میں ہی کی جاتی ہے۔
- چائے کی پیداوار کی اہم ریاستیں آسام، دارجلنگ کے پہاڑی علاقے جلپا گری اضلاع، مغربی بنگال، ٹاملناڈو اور کیرالا ہے۔ ہندوستان چائے کی پیداوار اور برآمد کرنے والا دنیا کا اہم ملک ہے۔
- **کافی**: ہندوستان دنیا کی 4 فیصد کافی کی پیداوار کرتا ہے۔ ہندوستانی کافی دنیا میں معیار اور ذائقہ کے لئے پہنچانی جاتی ہے۔عربیہ کی قسم یمن سے ہمارے ملک میں پیداوار کے لئے لائی گئی تھی۔اس قس کی چائے کی دنیا بھر میں کافی مانگ ہے۔
- کافی کی کاشت کا آغاز بابوبودان پہاریوں یں کیا گیا۔کافی کی کاشت کرناٹک کے نیلگیری کے علاقے، کیرالا اور ٹاملنادو میں کی جاتی ہے۔
- **باغبانی کی فصلیں Horticulture Crops**: ہندوستان دنیا میں پھلوں اور ترکاریوں کی پیداوار میں سرفہرست ہے۔
- مہاراشٹرا، آندھراپردیش اور مغربی بنگال کے آم ناگپور اور چیراپونجی (میگھالیہ) کے سنترے کیرالا، میزورم، مہاراشٹرا کے موز، اتر پردیش اور بہار کے جام، میگھالیہ کے اناس، آندھراپردیش اور مہاراشٹرا کے انگور، کشمیر اور ہماچل پردیش کے سیب، ناشپاتی، خوبانی اور اخروٹ کی دنیا میں کافی مانگ ہے۔
- ہندوستان دنیا کی تقریباً 13% ترکاریوں کی پیداوار کرتا ہے۔ پھول گوبھی، پیاز، پتہ گوبھی، مٹر، ٹماٹر، بیگن اور آلو کی پیداوار کا اہم ملک ہے۔
- **غذائی اجناس (Food Crops)**: ربر: یہ ایک استوائی فصل ہے، لیکن مخصوص حالات میں اس کی پیداوار منطقی اور ذیلی منطقی علاقوں میں ہوتی ہے۔اس پیداوار کے لیئے معتدل آب وہوا کے ساتھ 200cm سے زائد بارش اور 25oC سے زائد درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے
- ربر اہم صنعتی خام مال ہے اس کی پیداوار کثیر تعداد میں کیرالا، ٹاملناڈو، کرناٹک اور انڈومان نکوبار کے جزیروں کے علاوہ میگھالیہ کے گارو پہاڑیون میں کی جاتی ہے۔قدرتی ربر کی پیداوار کے لئے دنیا میں ہندوستان کو پانچواں مقام حاصل ہے۔
- **ریشہ دار فصلیں Fibre Crops**: کپاس، جوٹ، حشیش، Hemp، اور قدرتی ریشم چار اہم ریشہ دار فصلیں ہندوستان میں اگائی جاتی ہیں۔ پہلے کے تین فصلوں کی پیداوار اس میں کی جاتی ہے۔جبکہ چوتھی فصل کو ریشم کے کیڑوں کے خول (Cocoons) سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- ریشم کے کیڑے یہ خول شہتوت کے پتوں کو کھا کر بناتے ہیں۔ریشم کے کیڑے کے پالنے کو Sericulture کہتے ہیں۔

- **کپاس (Cotton)**: ہندوستان کو کپاس کے پودوں کا حقیقی گھر جانا جاتا ہے۔ کپاس کپڑے کی صنعت کا اہم خام مال ہے۔ کپاس کی پیداوار سطح مرتفع دکن کالی مٹی والے علاقوں میں بہتر انداز ہی ہوتی ہے۔
- اس کی پیداوار کے لئے زیادہ درجہ حرارت، ہلکی بارش اور سال میں 210 دن منجمد ایام اور سورج کی تیز روشنی ضروری ہے۔ یہ ایک خریف فصل ہے جو 6 تا 8 دمہینے میں کٹائی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اسکی کثیر پیداوار مہاراشٹرا، گجرات، مدھیہ پردیش، کرناٹک، آندھراپردیش، ٹاملناڈو، پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش میں ہوتی ہے۔
- **جوٹ**: جوٹ سنہرے ریشے (Golden Fibr) کہلاتے ہیں۔ جوٹ کی پیداوار سیلابی زرخیز مٹی جو کہ سیلابی میدانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر سال بدلتی ہے۔ بہتر انداز میں ہوتی ہے۔ جوٹ کو نمو کے وقت اعظم ترین درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مغربی بنگال بہار، آسام، اڈیشہ اور میگھالیہ جوٹ کی کثیر مقدار پیدا کرنے والی ریاستیں ہیں۔ جوٹ کا استعمال Gunny bags، چٹائی، رسیاں، اون، قالین او دیگر اشیاء کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ قیمت کی وجہ سے بازار میں اس کا استعمال بتدریج ختم ہو رہا ہے۔ اور اس کی جگہ Synmetic Fibre اور نائیلان کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

سلسلہ نشان	فصل	2011 کے مطابق غذائی اجناس کی پیداوار میں اہم ریاستوں کا حصہ (جملہ فیصد میں فی حصہ)
1	دھان	مغربی بنگال (16%) پنجاب (13%) اتر پردیش (12%) آندھراپردیش (12%) اڈیشہ (8%)
2	گیہوں	اتر پردیش (34%) پنجاب (19%) ہریانہ (13%) مدھیہ پردیش (10%) راجستھان (9%)
3	اجناس و دیگر اناج	مہاراشٹرا (19%)، کرناٹک (18%)، راجستھان (12%)، آندھراپردیش (10%)، اتر پردیش (9%)
4	مکئی	کرناٹک (18%)، آندھراپردیش
5	دالیں	مدھیہ پردیش (29.4) 'مہاراشٹرا (16.2) اتر پردیش (13.0) آندھراپردیش (9.8) کرناٹک (7.6)
6	گنا	اتر پردیش (40.1) مہاراشٹرا (22.0) کرناٹک (10.4) ٹاملناڈو (10.2)
7	تیل کے بیج	مدھیہ پردیش (30.7) راجستھان (17.7) گجرات (12.5) مہاراشٹرا (11.3) اور آندھراپردیش (6.0)
8	روئی	گجرات (33.3) مہاراشٹرا (24.4) آندھراپردیش (13.4) پنجاب (8.4) ہریانہ (8.0)

- **زراعت برائے غذائی طمانیت Food Security and Sustainable agriculture**
- اگر حکومت مناسب زراعتی انفراسٹکچر اور قرض کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور جدید ٹکنالوجی کو فروغ دیں تو ہر ایک ضلع اور منڈل کو غذائی اجناس کی پیداوار کے لئے خود کفیل بنایا جاسکتا ہے۔
- صرف چاول اور گیہوں کی پیداوار پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے مخصوص علاقوں میں اگنے والی غذائی فصلوں کی پیداوار کو فروغ دینا چاہیئے ضروری انفراسٹکچر کی فراہمی سے کہ آبپاشی کی سہولیات ترغیب برقی کی دستیابی وغیرہ سے خانگی شعبہ کی سرمایہ کاری اس شعبہ میں ہوسکتی ہے۔ غذائی اجناس پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہوئے آزاد تجارت کو فروغ دیا جائے۔

- ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے برخلاف غذا کی اجناس کی پیداوار ہی کی ہندوستان کے لئے مستقبل میں غذائی طمانیت پر ایک بڑا سوال پیدا کرتی ہے۔ زمین پر غیر زرعی مکانات کی تعمیر اور غیر زراعتی سرگرمیوں کے درمیان مسابقت کے سبب پیداوار کے لئے زمین میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ کھاد، کیڑے مار دوا دو یہ جو ایک مخصوص مدت تک کرشماتی نتائج دیتے تھے۔
- لیکن یہ چیزیں زمین کی زرخیزی کے خاتمہ کا سبب بن رہی ہیں پانی کی قلت کے سبب آبپاشی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ غیر مناسب پانی کے انتظامیہ سے پانی کیچڑ بن رہا ہے اور ضائع ہو رہا ہے۔
- کم پانی والی ریاستوں جہاں پر کاشت کاری کے لیے پانی درکار رہتا ہے کسانوں کو مفت برقی کی سربراہی کرنی چاہیئے۔ جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور یہ زیر زمین پانی اور جھرنوں سے مستفید ہونے کا کسانوں کو موقع فراہم کرتا ہے۔ (مثلاً پنجاب میں چاول مہاراشٹرا میں گنا) زیر زمین پانی کے جھرنوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے کئی کنویں اور بورویل خشک ہو رہے ہیں۔
- **ہندوستانی معیشت کے لئے زراعت کیوں اہم ہے۔**
- قوم کی غذائی طمانیت زراعت پر منحصر ہوتی ہے۔ اور اس شعبہ سے ہی قوم کو غذا کی یقینی طمانیت ملتی ہے۔ صنعتوں کے لئے مختلف قسم کے خام مال کی کاشت کھیتوں میں کی جاتی ہے، گیہوں، چاول اور دیگر غذائی اجناس کی کاشت کسان کرتے ہیں۔
- زراعت ہی کروڑوں لوگوں کے گذر بسر کا ذریعہ ہے اور یہ وسیع پیمانے پر لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔
- ہندوستان کے جملہ مزدوروں میں نصف سے زائد مزدور زراعت یا اس سے متعلقہ سرگرمیوں میں کام کرتے ہیں۔ مرد اور عورتوں کے درمیان عورتوں کو زراعت میں وسیع مواقع ہیں۔ تقریباً 70 فیصد کام کرنے والی عورتیں زراعت سے منسلک ہیں۔
- دو قسم کے لوگ کاشتکاری میں مشغول ہوتے ہیں۔ پہلے زراعتی مزدور اور دوسرے کاشتکار وہ کسان ہیں جن کے پاس قلیل زمین ہوتی ہے۔ اور وہ دوسروں کی زمین کاشتکاری کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
- زراعتی مزدور وہ مزدور ہوتے ہیں جن کے پاس زمین نہیں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی زمین پر کام کرتے ہیں۔ کاشتکار خود روزگار ہوتے ہیں۔ جبکہ زراعتی مزدور دوسروں کی زمین پر کام کے لیئے انحصار کرتے ہیں۔ وہ اپنی گذر بسر کے لئے دوسرے کام بھی تلاش کرتے ہیں۔
- 1950ء میں 70 فیصد کھیتوں میں کام کرنے والے کاشتکار تھے۔ 50 سال بعد کاشتکاروں کا فیصد 55 ہو گیا زراعتی مزدور کا فیصد بڑھ گیا۔
- وقت کے لحاظ سے آبادی میں اضافہ ہوا اور فی الحال ہم حقیقی اعداد و شمار کو دیکھ سکتے ہیں۔ 1951ء میں زراعتی شعبہ میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد 97 ملین تھی۔ جو بڑھ کر 2001ء میں 234 ملین ہو گئی۔ زراعتی مزدور دیہی علاقوں میں گذر بسر کے مواقع تلاش کرنے لگے۔
- حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس کاشتکاری کے لئے زمین نہیں ہے یا پھر بہت ہی قلیل ہے۔ ان کے لئے کونسے روزگار کے مواقع دستیاب ہیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔
- ہندوستان میں کسان مختلف قسم کی کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس کو وسیع پیمانے پر دو حصوں زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ غذائی اجناس Food Grains 'غیر غذائی اجناس Non-Food Grains۔ غذائی اجناس میں اناج جیسے چاول گیہوں، جوار، باجرہ، مکئی، راگی، بارلی اور دوسرے اجناس دالیں، چنے، لال دالیں اور دوسری دالیں شامل ہیں۔
- غیر غذائی اجناس مونگ پھلی، تل، Rip Seeds، سرسوں، السی Linseed، ارنڈی کے بیج اور سورج مکھی ہیں۔ یہ تمام ملا کر بنیادی غذا اور اناج اور دیگر حیاتین تیار کرتے ہیں۔

- ہمارے ملک کو دو چیلنجس درپیش ہیں۔ پہلا مناسب مقدار میں اناج کی پیداوار کرنا دوسرا اس بات کو یقینی بنانا کہ لوگ تغذیہ سے محروم نہ رہے۔جبکہ اناج موجود ہوں۔
- غیر غذائی اناج ریشے Fibres جیسے کپاس، جوٹ، Mesta، اور sannhemp شجردار فصلیں جیسے چائے، کافی اور ربر ہیں۔ ہندوستانی کسان زیادہ تر قلیل زمین رکھتے ہیں۔
- 1950ء تا 1965ء 1966ء تا 1990ء اور مابعد 1991ء ہر مرحلہ ہندوستانی زراعت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔
- **پہلا مرحلہ: آبپاشی میں اضافہ اور باندھوں (ڈیم) کی تعمیرات:** 1950ء اور 1965 کے دوران ہندوستانی حکومت نے آبپاشی اور برقی کے پراجکٹس میں کثیر سرمایہ کاری کی۔ یہ امید تھی کہ اس سے فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔اور غذائی قلت کے مسائل حل ہونگے۔
- آبپاشی کے لئے بڑے ڈیموں اور برقی پیداوار کے لئے بھاکر انگل (پنجاب) دامودر وادی (مغربی بنگال) 'ہیراکُڈ (اڈیشہ)' ناگرجنا ساگر (آندھراپردیش) گاندھی ساگر (مدھیہ پردیش تعمیر کیئے گئے۔
- اس سے آبپاشی کے علاقے اور کاشتکاری میں ترقی ہوئی اور فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔اس مرحلہ میں حکومت سے امداد باہمی سوسائیٹیوں کے قیام کو فروغ دیا۔اور زراعتی توسیعی عہدیداروں (Agriculture extention officers) کے تقررات کیئے تاکہ کسانوں کو فنی مدد ملیں۔
- مختلف قسم کے اقدامات بالخصوص چھوٹے کسانوں کے لئے منڈل و بلاک سطح کی پالیساں سماجی ترقی پروگرام (Community development programme) کے تحت کئے گئے۔
- **دوسرا مرحلہ:** حکومت نے ہندوستانی مٹی کے لئے ہندوستان و دیگر ممالک کے تحقیق اداروں کی ایجاد کردہ نئے بیجوں کو روشناس کروایا۔اس سے زراعت کی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ نئے بیج High Yielding Variety کہلاتے ہیں۔
- کیمیائی کھاد، مشنری، نئے ٹریکٹر اور دیگر آبپاشی کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ دیہی علاقوں میں مختلف قسم کے امدادی بنکوں کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ وہ کسانوں کو قرض مہیا کریں۔اور انہوں نے جدید کاشتکاری کے لئے خام مال، جیسے کھاد، کیڑے مار ادویہ اور مشین وغیرہ کی خریداری کی۔
- **High Yielding Varieties**: اونچی پیداواری قسموں کے بیج (HYV) اور جدید زراعتی ٹکنالوجی کی کلید ہیں HYV بیجیں اس وقت اچھی طرح اگتی ہیں جب کھادیں اور پانی استعمال ہوں۔ان میں اناج وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔اور کم قد کے ہوتے ہیں۔کم عرصہ میں تقریباً فصلیں پختہ ہوجاتے ہیں۔
- قلیل عرصہ میں فصلوں کے پکنے سے دوگنی کاشتکاری کی جاسکتی ہے۔کسان اپنی زمینات کو سال میں ایک سے زائد مرتبہ استعمال کرسکتے ہیں۔
- اس پالیسی پر ابتداءسب پنجاب، ہریانہ، مغربی اترپردیش، آندھراپردیش اور ٹاملناڈو کے چند اضلاع میں عمل آوری کی گئی۔ HYV بیجوں کو وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کی استعمال پہلے سے ہی آبپاشی والے علاقے میں کیا جاتا ہے۔
- گیہوں کی نئی قسمیں پنجاب، ہریانہ، اور اترپردیش ہی اُگائی گئی جبکہ چاول کی نئی قسمیں آندھراپردیش اور ٹاملناڈو میں اگائی گئی تھی۔
- **خشک علاقوں میں زراعت Dryland Agriculture:** ہندوستان میں جملہ کھیتی کیجانے والی زمین میں 40 فیصد سے زیادہ آبپاشی سے کی جاتی ہے۔ یہ فیصد زیادہ سے زیادہ 55 تک جاسکتا ہے مابقی 45% حصے پر آبپاشی سے زراعت کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ بہت مشکل اور مہنگا ہے۔اس لئے ان علاقوں کو مکمل طور سے بارش پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی خشک زمینات ہیں

- ان علاقوں میں پیداوار میں ااضافہ کے لئے کا ی کرنا چاہیئے جو جیسا کہ آبپاشی کی زمینات پر HYV سے کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔ خشک زمینات پر کاشتکاری کرنے کے لئے مختلف مسائل درپیش ہیں۔ پہلا قدم یہ ہونا چاہیئے کہ ان علاقوں میں بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوزی کی جائے اسے بہت سے طریقے ہیں جس سے لوگ بارش کے پانی کو تیزی سے بہنے سے روک سکتے ہیں۔
- اس طرح یہ پانی زمین جذب کرسکتی ہے۔ اور اس کو دوبارہ استعمال کیا جاسکتا ہے یہ اقدامات Watershed Development Programme سے کئے گئے ہیں۔ اس میں جنگلات اگانے کا عمل ہیں۔ Bunding، Afforestation، چیک ڈیموں اور تالابوں کی تعمیر شامل ہیں۔ مٹی کی زرخیزی کو بڑھانے کے لئے (Organic Material) نامیاتی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے،
- **سبز انقلاب کے اثرات: پیداوار میں اضافہ**: ہمارے ملک میں وسیع علاقوں پر HYV کے پھیلاؤ اور نئی فصلوں کے آغاز سے پیداوار میں کافی اضافہ ہوا اور ہندوستان غذائی اجناس میں خود مکتفی بن گیا۔
- غذائی اجناس کی پیداوار ہی اضافہ کی وجہ سے ہمیں دیگر مما لک سے ان کی درآمد کی ضرورت نہیں رہی۔ فی الحال غذائی اشیاء کا ہندوستان کے برآمدات میں 3 فیصد حصہ ہے۔ غذائی اجناس میں گذشتہ پانچ دہوں میں چار گنا اضافہ اور اس کی پیداوار 51 ٹن سے 242 ٹن تک پہنچ گئی۔
- حکومت نئے فوڈ کارپوریشن آف انڈیاFCI کے تعاون سے غذائی اجناس کی بڑی مقدار میں ذخیرہ اندوزی کی ہے۔ اس کا استعمال ملک میں ناگہانی اور قحط کے حالات کے وقت کیا جاسکتا ہے۔ حاصل شدہ غذائی اجناس کو نا قابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔
- حاصل شدہ غذائی اجناس کو نا قابل رسائی علاقوں میں مہیا کیا جاسکتا ہے۔ 1967ء میں حکومت کے پاس صرف 19 لاکھ ٹن غذا ذخیرہ کی ہوئی تھی لیکن یہ 11-2010 کے دوران 220 لاکھ ٹن ہوگئی۔ جملہ غذائی اجناس میں 1/10 حصہ ہندوستان میں پیدا کیا جاتا ہے۔
- سبز انقلاب سے کسانوں کو ایک ہی قسم کی زمین پر غذائی اور غیر غذائی اجناس میں اونچی پیداوار کے لئے مدد ملی۔ کاشتکاری کے لیئے زمین میں کوئی زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔
- 1960ء میں ایک کسان ایک ایکر زمین پر 287 کیلوگرام غذائی اجناس دھان یا گیہوں کی کاشتکاری کرتے تھے۔ لیکن آج وہی کسان فی ایکر اسی زمین پر 800 کیلوگرام کاشتکاری کرتے ہیں۔
- **ماحولیاتی اثرات**: عدم توازن سبز انقلاب سے ماحولیاتی عدم توازن پیدا ہوا پہلے ہی بنایا جاچکا ہے کہ اس کا آغاز شمالی پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش کے علاقوں میں ہوا
- **تیسرا مرحلہ 1990 تا اب تک۔ مابعد زراعتی انقلاب**: 1967ء تا 1991ء کے دوران ہندوستانی کسانوں نے اپنی پیدوار اندرون ملک کے بازار اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے توسط سے حکومت کو فروخت کی ہے۔ عوام ملک کے بازاروں پر غذائی اشیاء کی خریداری کے لئے منحصر تھے۔
- بیرونی پیداواری اشیاء کی تجارت کی اجازت نہیں تھی۔ تقریباً پیداواری اشیاء بالخصوص غذائی اجناس کی برآمد پر پابندی تھی۔ درآمدات کی اجازت نہیں تھی۔ صرف حکومت ہی اختیار تھا کہ وہ غذا کی قلت کے موقع پر اسے درآمد کرسکے۔
- حکومت کسانوں کی مدد سے کاشتکاری کے آلات کی فراہمی اور اقل ترین امدادی قیمت (MSP) سے پیداواری اشیاء کو خرید کر کرتی ہے۔ اس طرح ہندوستانی کسان اندرون ملک کے بازاروں میں اشیاء کو فروخت کرتے ہیں اور حکومت کے تعاون پر منحصر ہوتے ہوئے کاشتکاری سے واجبی آمدنی کماتے ہیں۔

- **پیداواری اشیاء میں بیرونی تجارت:** حکومت نے 1991ء سے قبل بہت سے حفاظتی اقدامات کیے جس سے ہندوستانی زراعت کی پالیسوں میں اہم تبدیلیاں ہوئی۔ ہندوستانی پیداواری اشیاء کی برآمدات اور برآمدات میں پہلے کے مقابلے میں کافی اضافہ ہوا۔ یہ ترقی یافتہ ممالک کے دباؤ کے سبب بھی تھی۔
- صرف ہندوستان میں ہی کاشتکاری کے پالیسیوں کی تبدیلی علحدہ طور پر نہیں ہوئی بلکہ کم آمدنی والے ایشیاء، آفریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک بھی ایسی پالیسیوں میں تبدیلی کرتے ہیں۔ یہ اس لیئے ممکن ہوا کہ ترقی یافتہ ممالک نے ان پر بیرونی تجارت سے دباؤ ڈالا۔
- ترقی یافتہ ممالک اپنی فاضل پیداواری اشیاء کو کم آمدنی والے ممالک میں فروخت کرنا چاہتے ہیں جہاں پر وسیع پیانے پر خریدار ہوتے ہیں۔
- بیرونی تجارت پالیسیوں میں تبدیلیوں کی وجہ سے بہت سے فصلوں کی تجارت کی جاسکتی ہے۔ کسان اب ترکاریوں اور پھلوں، شکر اور گڑ کو درآمد کرتے ہیں۔ ایسے ہی کپاس، ربر، دالوں، تیل کے بیج، کی برآمد ہوسکی لیکن کسان غذائی اجناس کو برآمد نہیں کر سکتے کیونکہ اناج غذا کا اہم جز ہے۔
- ترقی یافتہ ممالک ہندوستان پر مسلسل دباؤ کئے ہوئے ہیں کہ ان ممالک کی پیداواری فصلوں کو ہندوستان میں کثیر تعداد میں درآمد کریں۔ بیرونی تجارت کسانوں کی آمدنی میں کمی وزیادتی کا بہت زیادہ سبب بن سکتی ہے۔
- MSP قیمت وہ ہے جس پر اگر کسان چاہیے تو اپنے اجناس کو حکومت کو فروخت کرسکتا ہے۔ حکومت نے MSP کا تعین کیا تا کہ کسانوں کو پیداواری لاگت اور کم سے کم منافع کا حصول ہوں ارتاجر کسانوں پر زبردستی اقل ترین قیمتوں پر ان کے اجناس کو فروخت کرنے کے لیئے دباؤ نہیں ڈال سکتے ہیں۔
- حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (FCI) کا قیام کسانوں سے اجناس خریدنے اور ذخیرہ کرنے کے لئے کیا ہے۔ یہ ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور راشن کی دکانوں اور دوسرے حکومتی اسکیمات جیسے اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کو یہ اجناس مہیا کرتے ہیں۔
- 1991ء سے قبل حکومت نے کسانوں کو بہت سے طریقوں سے مدد کی تب کسانوں نے سبز انقلاب میں حصہ لیا اور جدید کاشتکاری کے طریقے شروع کئے حالیہ برسوں میں حکومت کا تعاون اتنا زیادہ سرگرم نہ رہا مثلاً حکومت نے آبپاشی کے پراجکٹس کا آغاز کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر کسانوں کو خشک زمین علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بارش پر منحصر ہونا پڑا۔

جماعت نہم

13 ویں تا 18 صدی کے دوران یورپ میں تہذیبی وثقافتی تبدیلی

- **عہد وسطیٰ کی دنیا میں یورپ:** قدیم زمانے میں یورپ پر رومی سلطنت کا تسلط تھا۔ براعظم یورپ کے تقریباً علاقے ترکی اور مصر پر عرصہ دراز سے ان کا قبضہ تھا۔ اس دوران روم اور اسکندریہ کے بڑے شہر وجود میں آئے۔
- یونان اور روم میں سنگ تراشی، نقاشی، فن تعمیر، ادب، فلسفہ اور سائنس کے میدان میں کافی حد تک ترقی ہوئی۔ چار سو صدی عیسوی میں جب رومی سلطنت کا زوال ہوا تو اس وقت مغربی یورپ میں کسی بڑی سلطنت کا وجود نہ تھا۔
- عوامی ثقافت پر رومن کیتھولک نظریات کا غلبہ تھا جو کہ عیسائیت پر یقین رکھتے تھے۔ عوام خود کی اپنی سوچ وفکر سے محروم ہوگئے اور انھیں پروہت کی باتوں پر یقین کرنے کے لیے کہا گیا۔ قدیم دور کے عظیم الشان ثقافتی کارناموں کو بھلا دیا گیا اور گم کردیا گیا۔

- کسانوں نے زرعی غلام، زمین دار اور کلیسا کی برتری کے خلاف آواز اٹھانا شروع کیا۔ مثلاً 1381 عیسوی میں برطانیہ میں کسانوں نے ایک عظیم انقلاب برپا کیا جس سے برطانیہ میں زرعی غلام کا خاتمہ ہوا۔
- اسی قسم کی تحریکیں دوسرے ممالک میں بھی واقع ہونے لگیں۔ عوام پر زمین داروں اور کلیسیا کے تسلط میں تبدیلیاں پیدا ہونے لگیں اور عوام آزادی کے گن گانے لگے۔
- یورپی ممالک اور دور دراز ممالک جیسے چین، عرب ممالک ہندوستان اور مصر میں تجارتی تعلقات کا احیا ہوا اور یورپ میں نئے شہروں اور قصبوں کا وجود عمل میں آیا جہاں تاجر اور ہنرمند لوگ رہا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی شہر سیاسی طور پر آزاد تھے اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ خود مختار حکومتیں قائم تھیں۔
- یورپ میں ایک نئی ثقافتی تحریک کی ابتدا ہوئی جس کو ''نشاۃ ثانیہ'' یا نیا جنم کہا گیا۔ مذہبی پروہتوں (پادریوں) کے مقرر کردہ حدود پر عوام نئے سوالات اٹھانے لگے اور ان سوالوں کے جواب نئے طریقے پر پانے لگے۔
- تاجر اور مہم جو افراد نئے راستوں اور مقامات کی تلاش میں بحری سفر پر نکل پڑے۔ فنون لطیفہ، نقاشی، سنگ تراشی اور ادب کے میدانوں میں نئے رجحانات کا ارتقا ہوا۔ سائنس میں بھی تیزی سے ترقی ہونے لگی۔
- **نشاۃ الثانیہ:** چودھویں صدی عیسوی سے یورپی تاریخ پر کافی مقدار میں مسودے، چھپی ہوئی کتابیں، مصوری، سنگ تراشی، عمارتیں، کپڑوں پر مشتمل مواد موجود ہے۔
- انیسویں صدی سے مورخین نشاۃ الثانیہ کا لفظ اس دور کی ثقافتی تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ وہ مورخ جس نے نشاۃ الثانیہ کو غیر معمولی اہمیت دی تھی وہ ایک سوئس ادیب جیکب برک ہارٹ 1897-1818 تھا جس کا تعلق سوئزرلینڈ سے تھا۔
- 1860 میں اس نے ایک کتاب بعنوان ''اطالیہ میں نشاۃ الثانیہ کی تہذیب''، لکھی جس میں اس نے قارئین کی توجہ ادب، فن تعمیر اور مصوری کی طرف کروائی تاکہ یہ بتا سکے کہ اطالوی قصبوں میں چودھویں صدی تا سترہویں صدی کس طرح ایک نئی انسانی ثقافت پھیلی۔
- **اطالوی شہروں کا احیا:** بازنطینی سلطنت اور اسلامی ممالک سے تجارت کے پھیلاؤ کے نتیجہ میں اطالوی سواحل کی بندرگاہوں کا احیاء ہوا۔
- چونکہ بارہویں صدی میں منگولوں نے چین سے تجارتی تعلقات کی ابتدا کی تھی اور مغربی یورپی ممالک سے تجارت کے اضافے کی وجہ اطالوی قصبوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔
- انھوں نے اپنے آپ کو ایک طاقت ور سلطنت کے جز کے طور پر دیکھنے کے بجائے ایک خود مختار شہری ریاست کی حیثیت سے تسلیم کروایا۔ ان میں سے دو فلورنس اور، وینس تھیں یہ جمہوری مختار ریاستیں تھیں اور دوسرے شاہی دربار کے زیر نگیں شہر تھے جو شہزادوں کی حکمرانی میں تھیں۔
- ان میں کا ایک حرکیاتی شہر وینس اور دوسرا جینوا تھا۔ وہ یورپ کے دوسرے حصوں سے مختلف تھے۔ چرچ میں مذہبی امور انجام دینے والے لوگوں کو سیاسی غلبہ حاصل نہیں تھا اور نہ ہی وہاں پر طاقت ور جاگیرداروں کا وجود تھا۔
- دولت مند تاجر اور بینک کا 'شہر کے انتظامات میں مستعدی سے حصہ لیتے تھے۔ اسی چیز نے شہریت کے نظریے کی ابتداء کی۔ جب ان شہروں میں مطلق العنان فوجی حکمرانوں کی حکومت تھی اس وقت بھی شہر کے لوگوں میں شہری ہونے کا تفاخر موجود تھا۔
- **انسانیت پسندی اور یونیورسٹیاں:** قدیم یونانی ادب نے زندگی میں دلچسپی کی عکاسی کی۔ وہ اپنی دنیا میں بہت حد تک دلچسپی رکھتے تھے بعد میں ایسے طالب علم جو قدیم یونانی لٹریچر جو کہ فطرت اور انسانی فوائد سے متعلق تھا کے دلدادہ تھے ان کو انسانیت پسند کہا گیا۔ انکی دلچسپی کا محور موجودہ دنیا تھی۔

- انکا یہ نظریہ عہد وسطی کے مفکرین کے خلاف تھا جو مستقبل کی زندگی کو اہمیت دیتے تھے۔فطرت' سائنس' اور آرٹ کی ہر وہ چیز جو انسان کی موجودہ زندگی پر اثر انداز ہوتی تھی انسانیت پسندوں کے لئے اہم تھی۔
- 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ حکومت کو زوال ہوا اور ترکی سلطنت یا اوٹو مین سلطنت نے مشرقی سلطنت روم کی جگہ لے لی۔اکثر تعلیم یافتہ لوگ جو یونانی زبان بولتے تھے اپنی حفاظت کے لیے اطالیہ میں پناہ لے لی۔ان میں سے چند اپنے ساتھ یونانی کتابیں لے گئے۔
- یہ اطالیوں میں قدیم یونانی ادب اور زبان میں دل چسپی کا باعث بنا۔اس طرح سے اطالیہ میں یونانی زبان جاننا ایک فیشن بن گیا۔
- انسانیت پسندی کی ابتداء اطالیہ میں ہوئی لیکن بہت جلد فرانس، برطانیہ اور نیدرلینڈ میں پھیل گئی۔ نئے مضامین مثلاً قانون اور مذاہب کو پڑھانے کے لیے یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔
- تعلیمیافتہ لوگ ان میں دلچسپی لینے لگے۔ان میں سے ایک عظیم الشان ولندیزی اراسمس تھا جس کا دور (1536-1466) تک تھا۔اس نے نئی انجیل کا مطالعہ قدیم یونانی زبان اور ابتدائی یونانی عیسائیوں کی تحریروں کی مدد سے کیا۔اس نے کلیساؤں کے عقائد پر تنقید کی۔
- اپنی کتاب غلطی کی ستائش (پریز آف فالی) میں اس نے ان عقائد کو توہمات پر مبنی قرار دیا۔نشاۃ الثانیہ کے دوران انسانیت کے علم بردار محققین نے اس کتاب کو عربوں سے حاصل کیا اور اس کا ترجمہ یونانی اور لاطینی زبانوں میں کر کے اس کا مطالعہ بھی کیا۔
- **فن کار اور حقیقت پسندی:** انسانیت پسندی کے نظریات فنون لطیفہ اور فن تعمیر تک پہنچ گئے۔مصوری اور سنگ تراشی کے فنون میں یہ خیالات حقیقت پسندی کی شکل میں جھلکنے لگے۔مصوروں نے فطرت' لوگوں اور اپنے اطراف و اکناف کی جگہوں کا مشاہدہ کیا اور ان کو جوں کا توں پیش کیا یہ اس مذہبی جذبے سے بالکل مختلف تھا جس کو کلیساؤں نے جاگیرداریت کے دور میں پیش کیا تھا۔
- فن کاروں نے رومی تہذیب کے آثار' ان کی عمارتوں اور ان کی سنگ تراشی کے نمونوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔کئی صدیوں پہلے مرد اور عورتوں کو متناسب انداز میں سنگتراشی کے فن میں ڈھالنے کی ہمت افزائی کے نتیجے میں کئی اطالوی سنگ تراشوں نے اس روایت کو برقرار رکھنا چاہا۔
- 1416 عیسوی میں ڈانٹے لو (1466-1386) نامی سنگ تراش نے اپنے جیتے جاگتے مجسموں کے ذریعہ ایک نئی بنیاد ڈالی۔ سائنسدانوں نے مصوروں کو اپنے فن میں باریک بینی لانے میں مدد کی۔
- ہڈیوں کی ساخت کو جاننے کے لیے مصور طبی اسکولوں کی تجربہ گاہوں کا رخ کرنے لگے۔اینڈ ریس ویسالیس (1564-1514) پاڈا یونیورسٹی کے شعبہ طب کا پروفیسر تھا جو بلجیم سے تعلق رکھتا تھا۔وہی وہ پہلا شخص تھا جس نے انسانی جسم کے تمام اعضا کو علاحدہ کر کے مطالعہ کیا۔
- یہی انسانی جسم کے جدید مطالعے کی ابتداء تھی کئی مصور جیسے لیونارڈو ونچی نے انسانی جسم کی ساخت کا مطالعہ کیا تا کہ اپنی مصوری اور سنگ تراشی میں حقیقت کا رنگ بھر سکے۔
- البرٹ ڈیورر (1528-1471) ایک عظیم مصور تھا۔اس کا کہنا تھا کہ فن فطرت کے اندر سمو دیا گیا ہے جس کسی نے اسے نکال لیا اس نے اسے پالیا۔آپ کا کام فطرت سے جتنا مطابقت رکھے گا وہ اتنا ہی بہتر نظر آئے گا۔کوئی بھی آدمی اس وقت تک خوبصورت تصور خود سے نہیں بنا سکتا جب تک کہ اس کے تخیل میں حقیقی زندگی سے اخذ کئے ہوئے نقش محفوظ نہ ہوں۔
- ڈورر کا بنایا ہوا خاکہ جس میں دعا کے لیے اٹھائے ہوئے ہاتھ دکھائے گئے ہیں ہمیں سولہویں صدی کے اطالوی کلچر کا احساس دلاتے ہیں جس میں لوگ شدت سے مذہب کے پیرو تھے اور ساتھ ساتھ انسان کی اس قابلیت کے بارے میں پر اعتماد تھے جس کے ذریعہ سے وہ کسی چیز کو مہارت سے حاصل کرتے تھے۔اور دنیا جہاں کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے لاتے۔

- مصوروں کو اس بات کا علم ہوا کہ جیومٹری کا علم ان کی تصاویر کو صحیح رخ سے پیش کرنے اور اس میں عمدگی پیدا کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔
- اہل کلیسا نے بھی نئے فنون لطیفہ کی ہمت افزائی کی۔ پوپ اور چرچ کے دوسرے بڑے قائدین نے نامور مصور مائیکل انجیلیو اور رافیل کو ان کے لیے تصاویر، عمارتیں، قبریں اور یادگاریں بنانے پر مامور کیا۔
- **فن تعمیر:** پندرھویں صدی عیسوی میں شہر روم کا شاندار طریقے سے احیا ہوا۔ پوپ نے روم کی تاریخ کے مطالعے کی ہمت افزائی کی۔ انھوں نے رومی فن تعمیر کا مطالعہ کیا تا کہ اس کا احیا کیا جا سکے۔
- اس فن تعمیر میں اونچے ستون کمانوں اور گنبدوں کا استعمال ہوا کرتا تھا۔ اس چیز نے فن تعمیر میں ایک نئے انداز کی ابتداء کی جو دراصل شاہی رومی طرز کا احیاء تھا جس کو موجود دور میں قدیم یونانی طرز قرار دیا گیا۔ پوپ، امیر تاجر، اور دولت مند افراد نے ماہرین تعمیر کو ملازمت دی جو قدیم یونانی طرز تعمیر سے واقف تھے۔
- کئی اشخاص نے مصور، سنگ تراش اور ماہر فن تعمیر کی حیثیت سے مہارت حاصل کی۔ اس کی متاثر کن مثال مائیکل انجیلیو (1475-1564) کی ہے۔ وہ پوپ کے لیے سٹائن چرچ کی چھت پر نقش و نگاری کر کے لافانی ہو گیا فن کے اس شاہکار کو 'پیسٹا'' کا نام دیا گیا۔
- شہر روم کے سینٹ پیٹر چرچ میں دیئے گئے گنبد کے نمونے کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ فلپو برونیلشی (1337-1446) وہ ماہر فن تعمیر تھا جس نے فلورنس کے قابل دید مجسمے کو بنایا تھا اور اسی سے وہ ماہر سنگ تراش کی حیثیت سے مشہور رہا۔
- سولھویں صدی میں اطالوی فن تعمیر کے ماہرین نے شاہی رومی عمارتوں کے فن تعمیر کی تقلید کی۔
- **چھپوائی کی مشین (پرنٹنگ پریس):** اگر دوسرے ممالک کے لوگ عظیم مصوروں کی مصوری، سنگ تراشی یا فن تعمیر کو دیکھنا چاہیں تو انھیں اٹلی کا سفر کرنا پڑے گا لیکن جہاں تک تحریروں کا تعلق ہے وہ اٹلی سے دوسرے ممالک تک پہنچ گئے اس کی وجہ سولھویں صدی میں ہونے والا عظیم الشان انقلاب ہے۔
- پہلے پہلے تحریریں صرف ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارتوں پر منحصر تھیں۔ 1455 میں بائبل کی 150 نقول گٹن برگ (1400-1458ء) گٹن برگ ایک جرمن جس نے چھپوائی کی مشین کو ایجاد کیا کے ورکشاپ یا کارخانے میں چھپیں۔ ابتداء میں کوئی راہب بھی شائد اتنا ہی وقت ایک بائبل لکھنے کے لیے لیتا تھا۔
- 1500 صدی عیسوی تک اٹلی میں کئی کلاسیکی کتابیں جو کہ لاطینی زبان میں تھیں چھپ چکی تھیں چونکہ چھپی ہوئی کتابیں عام طور پر دستیاب تھیں اس لیے انہیں خریدنا ممکن تھا۔ اور طالب علموں کو صرف لیکچر کے مواد پر منحصر نہیں ہونا پڑا۔
- خیالات، احساسات اور اطلاعات کافی وسیع پیمانے پر تیزی سے پھیلنے لگے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب جو نئے خیالات کو فروغ دیتی تھی آسانی سے قارئین تک پہنچ سکتی تھی ان کتابوں کے کئی مسودوں کو خریدا جا سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے عوام میں مطالعہ کی عادت پیدا ہونے لگی۔
- اطالیہ کی انسانی ثقافت پندرھویں صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی اور مغربی یورپ میں تیزی سے عوام میں پھیلنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ چھپی ہوئی کتابیں عوام میں گردش کرنے لگیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ روشن خیالی کی قدیم تحریکیں ایک مخصوص علاقے تک کیوں محدود ہوا کرتی تھیں۔
- **انسانیت پسندوں کا ایک نیا تصور:** انسانیت پسند ثقافت کی ایک خاصیت یہ تھی کہ وہ انسانی زندگی پر سے مذہب کے اثر کو کم کرنا چاہتے تھے۔ اٹلی کے لوگ مادی دولت، طاقت اور عظمت کی طرف شدت سے مائل تھے لیکن بہرحال وہ غیر مذہبی بھی نہیں تھے۔ وہ طاقت کے حصول، دولت اور جسمانی خوشی کو ضروری اور زندگی کا ایک لازمی جز و سمجھتے تھے۔

- نکولو میکاولی نے اس دور کے حکمرانوں کے لیے سیاسیات پر مبنی ایک کتاب ''The Prince'' لکھی، اس نے حکمرانوں کو یہ نصیحت نہیں کی کہ حکمرانی کرنے کے لئے مذہبی اصول کیا ہیں بلکہ اس نے بتایا کہ سماج میں حقیقی سیاست کیسے کام کرتی ہے۔ اس نے حقیقی انسانوں اور ان کی اصلی سیاسی زندگی کا مطالعہ کیا۔
- میکاولی جیسے مفکرین نے ایک مثالی سماج کے تصور کو پیش کرنے کے بجائے خود انسانی سماج کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ انسان کو ذاتی مفاد سے محرک حاصل ہوتا ہے انہوں نے لوگوں کے ذاتی مفادات کا مطالعہ کیا۔ اور اس سے استفادے کے طریقوں کا مطالعہ کیا۔
- **خواتین کی امیدیں:** انفرادیت اور شہریت کے نئے نظریات میں عورت کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ شرفاء کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے مرد عوامی زندگی پر برتری رکھتے تھے اور اپنے خاندان کے فیصلے کرتے تھے۔
- وہ اپنے لڑکوں کو خاندانی کاروبار یا عوامی زندگی میں اپنی جگہ لینے کے لیے تعلیم دلایا کرتے تھے۔ اور اپنے نوجوان لڑکوں کو چرچ میں داخل ہونے کے لیے روانہ کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ خواتین کا مال خاندانی کاروبار میں لگایا جاتا تھا لیکن وہ اپنے شوہروں کو یہ نہیں کہہ سکتی تھیں کاروبار کس طرح کیا جائے۔
- فیڈل کی نگارشات اس زمانے کی تعلیم کے عمومی نقطۂ نظر پر مرکوز ہوتی تھیں۔ وہ وینس کی ان خواتین میں سے ایک تھی جنھوں نے ریپبلک نامی کتاب پر تنقید یں کیں کہ اس میں آزادی کی نہایت محدود تعریف کی گئی جو عورتوں پر مردوں کی برتری کی حمایت کرتی ہے۔
- ایک اور غیر معمولی خاتون مانٹوا ریاست کی مارچیسا کہلانے والی از بیلا ڈی اسٹیٹ، (1474-1539) تھی۔ وہ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں ریاست پر حکومت کرتی تھی۔ کورٹ آف مانٹوا ایک چھوٹی سی ریاست اس کی ذہانت وفطانت کے لیے مشہور تھی۔
- خواتین کی تحریروں نے یہ عزم ظاہر کیا کہ انھیں بھی معاشی قوت، جائیداد اور تعلیم دی جانی چاہئے تا کہ وہ مردوں کے غلبے والی دنیا میں اپنی شناخت بنا سکیں۔
- **عیسائیت میں مباحثے، (اصلاح وتجدید):** تجارت، سفر وسیاحت فوجی فتوحات اور سفارتی تعلقات کے ذریعے اطالوی شہر اور قصبات ساری دنیا سے جڑ گئے تھے۔ پڑھے لکھے اور امیر طبقے نے نئی تہذیب کو پسند کیا اور اس کی تقلید کی۔ یہ نئے نظریات بہت کم عام آدمی تک پہنچے کیوں کہ وہ پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھ سکتے تھے۔
- پندرہویں صدی اور سولہویں صدی عیسوی کی ابتداء میں شمالی یورپ کی یونیورسٹیوں کے کئی ادیب اور کلیسا کے ممبر بھی انسانیت پسند نظریات کی طرف راغب ہوئے۔ اپنے اطالوی ہم منصبوں کی طرح انھوں نے بھی عیسائیت کی مقدس کتابوں کے ساتھ ساتھ قدیم یونانی اور رومی تحریروں کو اہمیت دی۔
- شمالی ممالک کے چرچ کے انسانیت پسند ارکان نے عیسائیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قدیم مذہبی کتابوں میں درج طریقے کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کریں۔ اور غیر ضروری رسومات جن کو قابل مذمت خیال کرتے ہیں کو ترک کر دیں کیونکہ انہیں سادہ مذہب میں بعد میں شامل کیا گیا۔
- انسانوں کے تعلق سے ان کا ایک نیا جارحانہ نظریہ یہ تھا کہ انسان آزاد ہیں اور عقلیت کے نمائندے ہیں۔ بعد میں فلسفیوں نے اس نظریہ کا بار بار اعادہ کیا اور وہ اس عقیدے سے متاثر ہوئے کہ ایسے خدا پر یقین کریں جو آنکھوں سے اوجھل ہے اور جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو مکمل آزادی دی کہ وہ اپنی زندگی کو آزادی سے گزارے اور موجودہ زندگی میں خوشیاں حاصل کرے۔

- انسانیت پسند عیسائی جیسے تھامس مور (1535-1478) انگلینڈ میں اور اراسمس (1536-1466) ہالینڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ کلیسا ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے
- جس کی خاصیت لالچ، عام آدمیوں سے زبردست پیسے کی وصولی ہے کلیسا اس کا ایک پسندیدہ طریقہ یہ تھا کہ چرچ کے مذہبی علم بردار ''معافی کی سند'' فروخت کرتے تھے۔

سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی کے اہم واقعات	
1516: عیسویں میں تھامس مور کی کتاب ''UTOPIA'' چھپی۔	1569: گیرہارڈس مرکیٹر نے استوانی شکل میں زمین کا نقشہ تیار کیا۔
1517: میں مارٹن لوتھر نے پچانوے مقالے لکھے۔	1582: پوپ جارج XIII کے ذریعہ جارجین، کیلینڈر کی تیاری۔
1522: لوتھر نے جرمن زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا۔	1628: ولیم ہاروے نے قلب سے دوران خون کا تعلق بتایا۔
1525: جرمنی میں کسان طبقے کی بغاوت۔	1673: پیرس میں اکیڈیمی آف سائنس کا قیام۔
1543: انسانی جسم کی طبعی ساخت پر انڈرس ویسالیس نے لکھا۔	1687: نیوٹن کی حسابی اصولوں کی اشاعت
1559: انگریزوں کے چرچ کا انگلینڈ میں قیام جس کے سربراہ بادشاہ رملکہ ہوتے تھے۔	

- 1517 عیسوی میں ایک نوجوان جرمن راہب جسکا نام جو مارٹن لوتھر (1546-1483) تھا اس نے کیتھولک کلیساؤں کے خلاف یہ دلیل دیتے ہوئے احتجاج کیا کہ آدمی کو خدا سے تعلق قائم کرنے کے لیے پادریوں یا پروہت کی ضرورت نہیں ہے۔
- اس نے اپنے پیروؤں سے کہا کہ وہ خدا پر مکمل یقین رکھیں۔ کیونکہ درست عقیدہ ہی انھیں صحیح زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جنت میں داخلہ دلواتا ہے۔ اس تحریک کو ''پروٹسٹنٹ اصلاح'' تحریک کہا جاتا ہے جس نے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں چرچوں کو پوپ اور کیتھولک چرچوں سے قطع تعلق کرنے کی طرف راغب کیا۔
- سوئٹزرلینڈ میں لوتھر کے خیالات کو الرچ زونگلی (1530-1484) نے اور بعد میں جین کلیلون (1564-1509) نے شہرت عطا کی تاجروں کی حمایت کی بناء پر قصبوں میں اصلاحات کرنے والوں کا بڑا اثر تھا جب کہ دیہاتوں میں کیتھولک کلیساؤں نے اپنے اثر کو برقرار رکھا۔
- جرمن مصلحین، انا باپٹسٹس کی بہت زیادہ شدت پسند تھے۔ انھوں نے نجات کے نظریے کو ہر قسم کی سماجی جبر واستبداد کے خاتمے سے جوڑ دیا۔ انھوں نے کہا کہ خدا نے سارے لوگوں کو یکساں بنایا ہے اس لیے انھیں ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور انھیں اپنے پروہت کو منتخب کرنے کا حق ہے۔ یہ بات ان کسانوں پر اثر انداز ہوئی جو جاگیرداریت کے ستائے ہوئے تھے۔
- اصلاح پسندی کے نظریات نے جرمنی، ہالینڈ، فرانس اور برطانیہ میں بہت سارے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنالیا۔ ان سارے ممالک میں مختلف عقیدوں کے ماننے والے اور عیسائیت سے متعلق الگ الگ نظریات رکھنے والے لوگوں کو عروج حاصل ہوا اور اس طرح کیتھولک چرچ کی حاکمیت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی۔
- کیتھولک چرچ خود بھی ان اثرات سے فرار حاصل نہ کرسکا اور اس نے اپنے آپ میں اصلاحات لانا شروع کیا۔ اسپین اور اٹلی میں چرچ کے لوگوں نے سادہ زندگی گزارنے اور غریبوں کی خدمت پر زور دیا۔ اسپین میں اگنٹیش لیولہ نے اصلاح پسندوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔
- 1540ء میں اس نے ''مسیحی سماج'' نامی سوسائٹی قائم کی۔ اس کے پیرو مسیحی کہلانے لگے جن کا مقصد غریبوں کی خدمت اور دوسرے ثقافتوں کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دینا تھا۔

- **جدید سائنس کا آغاز:** عہد وسطی کو قدیم نسلوں سے حاصل کردہ معلومات کے لئے سند تسلیم کیا گیا۔ اکثر لوگ اپنی دنیا میں تحقیقات کرنے میں دل چسپی نہیں رکھتے تھے۔ چند لوگ جو دل چسپی رکھتے تھے، انھوں نے جادو اور توہم پرستی کو خلط ملط کرکے استعمال کرنا شروع کردیا۔
- لیکن روجر بیکان ایک سنجیدہ اور سچائی کا متلاشی تھا۔ اس نے دھاتوں اور کیمیائی مادوں کو لے کر چند تجربات کیے اور ایک غیر پختہ دوربین کو تیار کیا۔ اس نے ان نظریات پر کام کیا جو ایجادات کے عملی فوائد کو بتاتے تھے جو کافی زمانہ پہلے بنائے گئے جیسا کہ بھاپ کا ''پانی کے جہاز، موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز وغیرہ، بیکان کے کام کے باوجود سائنس کا سچا جذبہ نشاۃ ثانیہ کے اختتام تک ترقی نہ کرسکا۔
- روجر بیکان کے بعد پولینڈ کے ایک ماہر فلکیات نکولاس کوپرنیکس (1543-1473) نے سائنسی طریقوں کا استعمال کیا۔ اس نے ایک مشاہداتی رصد گاہ تعمیر کی جس میں وہ استقلال کے ساتھ جنت کے بارے میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔
- بیکان اس نتیجے پر پہنچا کہ کائنات کا قدیم نظریہ غلط ہے۔ جس کے مطابق جغرافیہ کا ہیلی سنٹرک نظریے ماہر بطلیموس نے کہا کہ زمین کائنات کا مرکز ہے۔ ستارے، سورج اور سیارے اس کے اطراف گھومتے ہیں۔
- کوپرنیکس نے اس بات کا ادعا پیش کیا کہ زمین کئی سیاروں میں سے ایک ہے جو سورج کے اطراف گھومتے ہیں۔ کلیسا نے اس نئے نظریے کو مسترد کردیا کہ یہ انجیل اور کلیسا کے نظریے کے برعکس تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس نظریے نے آدمی کو اس کی عظمت سے محروم کیا کیوں کہ وہ قلبِ کائنات میں باقی نہ رہا جو اسی کے لیے بنائی گئی تھی۔
- گیلیلیو (1642-1564) اٹلی کا ایک ذہین و فطین آدمی تھا جس نے دوربین بنانے میں مہارت حاصل کرلی جس کی مدد سے 50 میل دور سے آنے والے پانی کے جہاز کو اس طرح صاف دیکھنا ممکن ہوسکا گویا کہ وہ صرف 5 میل کی دوری پر ہو۔ اس آلے نے علمِ فلکیات کے مطالعے میں بھی مدد کی۔
- گیلیلیو ایک مشہور اور ذہین لکچرار اور مصنف تھا۔ اس نے کوپرنیکس کی تھیوری پر بحث کرتے ہوئے اپنے ناظرین سے کہا کہ کیسے خود اس نے مشتری کے سیارچوں کو اور مشتری کو کو اسکے محور پر گردش کرتے دیکھا ہے۔ اس کے کام پر اس کو کلیسا کی ایک عدالت میں حاضر ہونا پڑا جہاں اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی ساری معلومات اور تعلیمات کو واپس لے لے یا لمبی قید اور اذیت کو برداشت کرے۔
- یہ کہا جاتا ہے کہ جب اس نے مقدمے سے دست برداری حاصل کی، وہ یہ بڑبڑا رہا تھا کہ ''دنیا تو گھومتی ہے۔'' گیلیلیو نے رقاص کے کئی قوانین دریافت کیے جو کہ اطمینان بخش گھڑیوں کی تیاری میں معاون ثابت ہوئے۔
- پیسا کے جھکتے ہوئے مینار کے تجربے سے اس نے یہ ثابت کردیا کہ وزنی اور ہلکی چیزیں ایک ہی رفتار سے نیچے کی طرف آتی ہیں۔
- **سمندری راستوں کی کھوج (دریافت):** نشاۃ ثانیہ کے دور میں یوروپی اقوام نے اپنی محدود جغرافیائی معلومات کو وسعت دی۔ اس کی کئی وجوہات تھیں۔ قطب نما اور اصطرلاب جو ملاحوں کو ان کے محل وقوع اور سفر کے سمت کو بتاتے تھے، ایجاد ہوئے۔
- پانی کے جہازوں کو ترقی دی گئی تاکہ وہ سمندر کے سفر کے لیئے مزید بہتر ہوجائیں۔ بعض ملاحوں کا گمان تھا کہ وہ زمین کے دوسرے سرے سے گرجائیں گے اگر وہ سمندر میں بہت دور تک چلے جائیں گے۔ ان کی مدد کے لیے بہتر نقشے بنائے گئے۔
- 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ ترکوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔ مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی راستوں کو بند کردیا گیا۔ یہ سارے حالات جغرافیہ میں دلچسپی' کبھی نئے سمندری راستوں کو کھوجنے کی جستجو کا باعث بنے۔

- پرتگال اور اسپین کے ملاحوں نے جغرافیائی دریافتوں میں اہم رول ادا کیا۔ پرنس ہنری نامی پرتگالی ملاح نے آفریقہ کے مغربی ساحل تک کے سمندری راستے کو دریافت کیا۔
- بالآخر بارتھولومیوڈایاز ایک پرتگالی ملاح نے افریقہ کی انتہائی مشرقی کنارے راس امید کا چکر لگایا۔ واسکوڈی گاما جس نے افریقہ کے اطراف کا سفر کیا اور 1498ء میں ہندوستان میں واقع کالی کٹ کے ساحل پر اترا۔ آخرکار ہندوستان کے سمندری راستے کی کھوج افریقی براعظم کے اطراف سفر کرنے کے بعد مکمل ہوئی۔
- کرسٹوفر کولمبس نے نئے مشرقی راستوں کو دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ بحراوقیانوس کو عبور کرکے ایشیاء کے مشرقی ساحلوں تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس لیے وہ تین چھوٹی کشتیوں کے ساتھ وہاں جانے کے لیے روانہ ہوا۔
- ایک لمبے اور خطرناک سمندری سفر کے بعد کرسٹوفر کولمبوس 12 اکتوبر 1492 کو ایک جزیرے پر پہنچا۔ وہ یہ سمجھا کہ وہ جزائر مشرق الہند کو پہنچ گیا ہے اور وہاں کے باشندوں کو ''ہندوستانی'' کا نام دیا۔
- امریکوویسپکی ایک اطالوی سیاح تھا جس نے کولمبس کی راہ اختیار کی۔ اس نے تصدیق کی کہ کولمبوس کی نئی دریافت شدہ دنیا (امریکہ) ایشیا سے بالکل مختلف ہے۔
- فرڈینینڈ میگیلان جو اسپین کا ملاح تھا، اس نے اسپینی بادشاہ چارلس اول کی مدد سے دنیا کے اطراف کا بحری سفر کیا۔ اس نے بحراوقیانوس کو پار کیا اور جنوبی امریکہ کے جنوبی کونے کے اطراف کا سفر کرتے ہوئے اور مختلف آبناؤں کو عبور کرتا ہوا بحرالکاہل پہنچ کر فلپائن کے جزیروں پر اترا۔ یہ بحری سفر سمندری راستوں میں کھوج میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔
- جدید مصنفین جیسے انگلینڈ کے پیٹر وبروک کہتا ہے کہ برک ہارڈ نے نشاۃ ثانیہ کی اصلاح کو استعمال کرتے ہوئے اس دور میں اور اس سے قبل کے دور میں واضح فرق ظاہر کرنے کی مبالغہ آمیز کوشش کی ہے۔
- جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس دور میں یونانی اور رومی تہذیبوں کا احیاء عمل میں آیا۔ اور اس دور کے بعض عالموں اور فنکاروں نے عیسائیت کے دور کے لئے ماقبل عیسائیت کے دور کو متبادل کے طور پر پیش کیا۔ مذکورہ بالا دونوں نظریات بھی غلو کا شکار ہیں۔ ابتدائی دور کے اسکالرس یونانی اور رومی تہذیب سے واقف تھے۔ اور لوگوں کی زندگی میں مذہب ایک اہم کردار ادا کر رہا تھا۔
- نشاۃ ثانیہ دور کو تبدیلی اور فنی تخلیق کا دور سمجھتے ہوئے عہد وسطیٰ کو ظلمت اور پسماندگی کا دور سمجھنا انتہائی احمقانہ بات ہوگی۔ اطالیہ میں نشاۃ ثانیہ سے متعلق کئی عوامل بارھویں اور تیرھویں صدی سے مربوط تھے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نویں صدی میں فرانس میں نشاۃ ثانیہ جیسی ہی ادبی وفنی ترقی ہوئی تھی۔
- اس دور میں یورپ میں ہوئی ثقافتی تبدیلیاں صرف قدیم اور رومی تہذیب کا عکس نہیں تھیں۔ رومی ثقافت کے آثار قدیمہ اور ادب کے احیاء سے اس تہذیب کو بہت ستائش حاصل ہوئی۔ لیکن یونانیوں اور رومیوں کے مقابلے میں ایشیاء میں ٹکنالوجی اور مہارتیں کافی فروغ پا چکی تھیں۔
- دنیا کے ممالک اکثر وبیشتر ایک دوسرے کے ربط میں آ گئے تھے۔ سمندری سفر کے نئے نئے طریقوں کی وجہ سے لوگ ماضی کے برعکس دور دراز کے مقامات تک سفر کرنے لگ گئے۔
- اسلام کے عروج اور منگولوں کے فتوحات نے ایشیاء اور شمالی افریقہ کو یورپ سے تجارتی اور فنون کے اکتساب کے اعتبار سے جوڑ دیا تھا یورپیوں نے نہ صرف یونان اور روم سے اکتساب کیا بلکہ ہندوستان، عرب، ایران، وسطی ایشیاء اور چین سے بھی بہت کچھ سیکھا۔

کثیر جوابی سوالات

(1) نشاۃ ثانیہ کا مطلب ہے۔

(1) قدیم دور (2) نیا جنم (3) جدید دور (4) یہ تمام

(2) گیلیلو کا تعلق کس ملک سے تھا۔

(1) فرانس (2) اٹلی (3) برطانیہ (4) امریکہ

(3) کتاب ''UTOPIA'' کس نے لکھی۔

(1) نیوٹن (2) مارٹن لوتھر (3) گیلیلو (4) تھامس مور

(4) کس کی مشہور تصویر ''مونالیزا'' ہے۔

(1) فالوپین (2) مائیکل انجلو (3) ڈاونچی (4) بون ڈون

(5) کس کی رزمیہ نظم طربیہ (Divine Comedia) مقبول ہوئی۔

(1) دانتے (2) مائیکل انجلو (3) ڈاونچی (4) بون ڈون

(6) نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔

(1) برطانیہ (2) فرانس (3) اٹلی (4) امریکہ

(7) کلیسا کی زبان رہی ہے

(1) انگریزی (2) لاطینی (3) فرانسیسی (4) ڈچ

(8) انسان دوستی کا شہزادہ کہا جاتا تھا۔

(1) ارسطو (2) افلاطون (3) ایراسمس (4) ملٹن

(9) کس نے ''فردوس گمشدہ'' انگریزی رزمیہ نظم لکھی۔

(1) ولیم شکسپیر (2) افلاطون (3) ایراسمس (4) ملٹن

(10) میگیلان کس ملک کا ملاح تھا۔

(1) فرانس (2) اسپین (3) برطانیہ (4) امریکہ

جوابات

10-2	9-4	8-3	7-2	6-3	5-1	4-4	3-4	2-2	1-2

جمہوری اور قومی انقلابات۔ سترھویں اور اٹھارویں صدی میں

- **انگلستان۔ شاندار انقلاب:** 17 ویں صدی کے آغاز پر یورپ کے دیگر ممالک کی طرح انگلستان پر بادشاہوں اور ملکاوں کی حکمرانی تھی۔ برطانیہ کے سارے علاقے (انگلستان، ویلز، اسکاٹ لینڈ اور آئیر لینڈ) ٹیوڈر بادشاہوں کی سلطنت میں متحد ہوئے۔
- ٹیوڈر فرمارواں نے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے برطانوی قومیت شروعات ہوئی یہ خیال تھا کہ برطانیہ کے لوگ منفرد ہیں۔